﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20 — جمعۃ المبارک 26/اپریل 2013ء — 15/جمادی الثانی 1434 ہجری قمری — 26/شہادت 1392 ہجری شمسی — شمارہ 17

زبان ذکر الٰہی سے تر رہے

حضرت عبد اللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ دین کے حکم زیادہ ہو گئے ہیں۔ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس پر میں کاربند ہو جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فضل الذکر حدیث نمبر 3297)

آج اگر کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختم نبوت کی پہچان ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چلنے والے اگر کوئی ہیں تو وہ احمدی ہیں اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ قرآن اور حدیث کی رُو سے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں اُس کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمایا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مقام خاتم النبیّین ؐ کی پُر معارف تشریح

اگر آج مسلمان اپنا اسلام زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو سوائے خاتم الانبیاء کے عاشقِ صادق کے پیچھے چلنے کے اور کوئی راستہ نہیں۔ اس لئے اس مسیح و مہدی کی دشمنی کو چھوڑ دیں۔

قرآنِ کریم میں کئی آیات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف نبی آ سکتا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے نبی کا آنا آپ کے مقام کو اونچا کرتا ہے نہ کہ کم۔

آج آپ احمدی ہیں جنہوں نے اس خاتم النبیّین کے مقام کو پہچانا ہے۔ آپ ہیں جنہوں نے اس مقام سے دوسروں کو بھی آشنا کرنا ہے۔ اپنی عبادتوں کے وہ اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں جو اس خاتم الانبیاء نے کئے۔ اور جس کے نمونے ہمیں اس کے غلامِ صادق نے دکھا کر ہم سے توقع کی کہ ہم بھی ایسے بنیں اور اس سنّت پر چلیں۔

اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 دسمبر 2005ء

برموقع جلسہ سالانہ قادیان بمقام قادیان دارالامان (انڈیا)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

(الاحزاب:41)

اس زمانے میں جبکہ جماعت احمدیہ کے تمام دنیا میں پھیل جانے کی وجہ سے تقریباً تمام دنیا میں میڈیا کی وجہ سے بھی اور گزشتہ دس گیارہ سال میں ایم ٹی اے کی وجہ سے بھی احمدیت کا تعارف دنیا کے کونے کونے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو چکا ہے۔ اور اگر کسی جگہ ان ذرائع سے یہ تعارف نہیں ہوا تو غیر از جماعت مُلّاں نے ہمارے خلاف زہر اُگل کر یہ تعارف کروا دیا ہے۔ اُس کا فائدہ مُلّاں کو تو پتہ نہیں ہوا کہ نہیں لیکن جماعت کی تبلیغ خوب ہو رہی ہے۔ بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ سلوک ہوتا ہے۔ کئی ملک اس میں شامل ہیں۔ جو یہ سلوک ہے اور اس کی جو رپورٹنگ ہے وہ بھی میڈیا کی وجہ سے منٹوں میں دنیا کے ہر کونے میں پہنچ جاتی ہے۔ بہرحال اب چاہے وہ مغربی دنیا ہو یا جو دوسرے دنیا کے ممالک ہیں ہر جگہ لوگ یہ جان گئے ہیں کہ مُلّاں احمدیت کے خلاف ہے یا احمدیت کے خلاف فضا قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جہاں بھی دورے پر جاؤ، اخبار نویسوں کے علاوہ جن شخصیات سے بھی ملو وہ یہ ضرور پوچھتے ہیں کہ تمہارے میں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ دوسرے مسلمان کیوں تمہارے خلاف ہیں؟ اصل بات تو اُنہیں یہ کہنی چاہئے کہ کیوں یہ نام نہاد مُلّاں تمہارے خلاف ہیں۔ ہمارے خلاف مسلمانوں کی جو اکثریت ہے اُسے جماعت کے بارے میں صحیح علم ہی نہیں ہے۔ صرف مُلّاں کے پیچھے چلنے کی وجہ سے بیچارے اختلاف رکھتے ہیں۔ بہرحال جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے کہ سب سے بڑا الزام ہم احمدیوں پر یہ لگایا جاتا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ اُن سے بڑا نبی تسلیم کرتے ہیں اور آخری نبی سمجھتے ہیں۔ یہ سراسر ایک الزام ہے جو احمدیوں پر لگایا جاتا ہے۔

آج اگر کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختم نبوت کی پہچان ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چلنے والے اگر کوئی ہیں تو وہ احمدی ہیں اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ قرآن اور حدیث کی رُو سے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اُس کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمایا ہے۔ مخالفین اپنے زعم میں، اپنے خیال میں اس آیت کی روشنی میں جو میں نے تلاوت کی ہے یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ''محمدؐ تمہارے جیسے مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے''۔

(الاحزاب:41)

جماعت احمدیہ گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے ان لوگوں کو سمجھا رہی ہے بلکہ حضرت مسیح موعود کے الہام کے زمانے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھا رہے

ہیں کہ دیکھو تم جو خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہو کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ خاتَم کا مطلب مہر ہے اور یہی ہر جگہ لغات سے ثابت ہے۔ تمام لغات دیکھ لیں، ان الفاظ کے اردگرد معنی گھومتے ہوئے نظر آئیں گے۔ یا یہ معنی ہیں کہ خوبصورت، بہترین اور کامل۔ لیکن اب علمی بحث سے تو یہ لوگ تنگ آ چکے ہیں۔ اپنے لٹریچر میں خاتَم اور خاتِم کی بحث میں پڑ گئے ہیں بلکہ مَیں اُردو کی ایک لغت دیکھ رہا تھا اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام باہر صفحہ پر لکھے ہوئے تھے وہاں بھی خاص طور پر زیر ڈال کر خاتِم لکھا ہوا تھا۔ اور بھی اسی طرح بلکہ بعض جگہ تو قرآن میں بھی تحریف کر دی ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ''ختم کرنے والا'' اور اب نبوت ختم ہوگئی۔ بہرحال یہ تو ایک لمبی بحث ہے۔ اس وقت مَیں یہ بیان کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کی رو سے اس مقامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ عربی سے ترجمہ ہے کہ ''پس جان لے اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے کہ نبی مُحدَّث ہوتا ہے اور مُحدَّث نبوّت کی انواع میں سے ایک نوع کے حصول کی وجہ سے نبی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب نبوّت میں سے صرف اس کی ایک نوع باقی رہ گئی ہے اور وہ رؤیا صادقہ و مکاشفات صحیحہ کی اقسام میں سے مبشّرات ہیں۔ اور وہی ہے جو خاص خاص اولیاء پر نازل ہوتی ہے۔ اور وہ وہ نور ہے جو دردمند قوم کے دلوں پر اپنی تجلّی فرماتا ہے۔ پس اے کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنے والے اور بصیرت رکھنے والے! سُن کیا اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ بابِ نبوّت کلّی طور پر بند ہے؟ بلکہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایسی نبوّتِ کاملہ جو وحی شریعت کی حامل ہو وہ منقطع ہو چکی ہے۔ لیکن ایسی نبوت جس میں صرف مبشّرات ہوں، وہ قیامت تک باقی ہے اور کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اور تجھے اس بات کا علم ہے اور تُو نے کتبِ حدیث میں بھی یہ پڑھا ہے کہ رؤیا صالحہ نبوّت یعنی نبوّتِ تامہ کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ پھر جب رؤیاء صادقہ کو یہ مرتبہ حاصل ہے تو پھر وہ کلام کتنا عظیم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے محدّثین کے قلوب پر نازل کیا جاتا ہے۔ پس جان لے، اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے، کہ ہمارے کلام کا ماحصل یہ ہے کہ نبوّت جزئیہ کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھلے ہیں اور اس نوع میں وہ مبشرات اور منذرات آتی ہیں جو اُمورِ غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہیں یا لطائف قرآنی اور علومِ لدنّی سے اُن کا تعلق ہوتا ہے۔ لیکن نبوّتِ کاملہ تامّہ جو وحی کے تمام کمالات کی جامع ہے، ہم اس کے منقطع ہونے پر اُس دن سے ایمان لاتے ہیں جب سے یہ آیتِ قرآنی نازل ہوئی۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:41)''

(ترجمہ عربی عبارت توضیح مرام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 60 تا 61 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 50-51 حاشیہ۔ نظارت نشرواشاعت قادیان 2004ء)

تو یہ بات تو اُسے سمجھ آئے گی جو کھرے اور کھوٹے میں تمیز رکھنے والا ہوگا، جو صاحبِ بصیرت ہوگا۔

اِن بظاہر پڑھے لکھے لوگوں کی مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ اُن میں بصیرت ہی نہیں رہی۔ اُن میں اتنی عقل ہی نہیں رہی کہ کھرے اور کھوٹے میں تمیز کر سکیں۔ ان بظاہر پڑھے لکھے نام نہاد علماء سے تو وہ غریب اَن پڑھ، دیہاتوں کے رہنے والے، بظاہر جاہل نظر آنے والے زیادہ صاحبِ فراست و نظر ہیں جنہوں نے اس نکتہ کو سمجھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آئے۔ یہ نورِ فراست و نورِ بصیرت جو ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے۔

پس مَیں ان لوگوں کو یہ کہتا ہوں کہ اگر نیک دل ہیں تو احمدیوں کے خلاف شور شرابا کرنے کی بجائے عقل استعمال کرتے ہوئے، خدا کا خوف دل میں رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں، اُس سے مدد مانگیں۔ کم علم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی بجائے اگر دل میں خوفِ خدا ہے تو پھر اس بات کی تلقین کریں کہ زمانہ اس بات کا متقاضی ہے، یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ مسیح و مہدی کا نزول ہو، کسی مصلح کا نزول ہو اور اس زمانے میں ایک دعویٰ بھی موجود ہے۔ اللہ سے یہ دعا مانگیں کہ تو ہماری رہنمائی فرما تا کہ ہم بھٹکے ہوؤں میں شمار نہ ہوں اور تیرے غضب کی پکڑ میں نہ آئیں۔ ہم سے یہ سوال نہ ہو کہ جب میرا بھی تمہیں یہ حکم تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح طور پر فرما دیا تھا کہ جب آنے والا آئے تو اُسے میرا سلام پہنچانا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 182 مسند ابی ہریرۃ۔ حدیث 7957۔ عالم الکتب بیروت 1998ء)

تو کیوں نہیں مانا۔ پس جب اس طرح مسلمان دعا کریں گے اور رب سے راہِ ہدایت مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے دعا مانگنے والوں کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔

عام طور پر علماء کی طرف سے یہ نظریہ پیش کیا جاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ ایک تو یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے کہ وہ زندہ موجود ہیں یا نہیں، ہم تو بہرحال اُن کو فوت شدہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ ان لوگوں کے نظریات کے مطابق دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو کیا وہ نبی نہیں ہوں گے؟ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ توہین ہے کہ آپؐ کی نبوت کے اختتام تک پہنچانے کے لئے آپؐ کی اُمّت میں سے تو کوئی اس قابل نہ ٹھہرے اور بنی اسرائیل کے ایک نبی کی خدا کو مدد لینی پڑے۔ گویا خدا تعالیٰ بھی یہاں مجبور ہو گیا کہ اُمّتِ مسلمہ میں کسی کو اعزاز نہ بخش سکا گو کہ وہ کتنا ہی نیک اور خدا کے آگے جھکنے والا ہو۔ یہ تو نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی صفات کا بھی انکار ہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے انکار کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگ ہوش کے ناخن لیں اور سوچیں اور سمجھیں۔ بلاوجہ مسلمانوں کو ابتلا میں نہ ڈالیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ ہمارے نبی خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا اور نہ سلسلۂ نبوّت کے منقطع ہونے کے بعد اُسے دوبارہ جاری کرے گا''۔ (یعنی اُمّت سے باہر) ''اور نہ ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ قرآنِ کریم کے بعض احکام کو منسوخ کرے یا اُن میں اضافہ کرے۔ اور اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کرے اور بھول جائے کہ وہ قرآنِ مجید کو کامل کر چکا ہے اور دینِ متین میں فتنے پیدا ہونے کی راہ کھول دے۔ کیا تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں پڑھتے کہ آنے والا مسیح آپؐ کی ہی اُمّت کا ایک فرد ہو گا۔ اور آپؐ کے دین کے تمام احکام کی اتّباع کرے گا۔ اور مسلمانوں کے طریق پر نماز ادا کرے گا۔ (ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 377 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 53 حاشیہ۔ نظارت نشرواشاعت قادیان 2004ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں تو وہ شخص جو اس مسیح کے نزول کو مانتا ہے جو بنی اسرائیل کا ایک نبی ہے تو بیشک وہ خاتم النبیّین کی نص کا منکر ہو گیا۔ پس افسوس ہے اُن لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ.......... وہ آ کر قرآنِ کریم کے بعض احکام کو منسوخ کرے گا اور بعض پر اضافے کرے گا اور اس پر چالیس سال تک وحی نازل ہوتی رہے گی اور وہ خاتم المرسَلین ہو گا۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور آپؐ کا نام اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء رکھا ہے۔ پھر آپ کے بعد کوئی نبی کیسے آ سکتا ہے''۔ (یعنی امت سے باہر)۔

(ترجمہ عربی عبارت تحفہ بغداد روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 34 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 54 حاشیہ۔ نظارت نشرواشاعت قادیان 2004ء)

تو اس قسم کے مختلف نوع کے نظریات عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بارے میں مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں اور اس سے فائدہ اُٹھا کر عیسائی پہلے بھی سرگرم رہے اور مسلمانوں کو عیسائی بناتے رہے اور اب بھی دوبارہ سرگرم ہوئے ہیں اور اب دنیا میں ان کے حملوں کی بھرمار ہو رہی ہے۔

پس آج اگر مسلمان اپنا اسلام زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو سوائے خاتم الانبیاء کے عاشقِ صادق کے پیچھے چلنے کے اور کوئی راستہ نہیں۔ اس لئے اس مسیح و مہدی کی دشمنی کو چھوڑ دیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دکھانے کے لئے ایسے راستے ہمیں بتائے، جن پر ایک سطح پر رہنے والا جو انسان ہے اُس کی نظر نہیں جا سکتی۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (البقرۃ:5) اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اتارا گیا اور اُس پر بھی جو تجھ سے پہلے اتارا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''ایک اور صفت متقیوں کی بیان کی یعنی وہ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ (البقرۃ:5) کے موافق ایمان لاتے ہیں۔ اور ایسا ہی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اُس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ اگر اتنا ہی ایمان ہے تو پھر ہدایت کیا ہے؟'' (اس سے پہلے جو ہدایت کی آیت ہے) ''وہ ہدایت یہ ہے کہ ایسا انسان خود اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس پر وحی اور الہام کا دروازہ کھولا جاتا ہے''۔ فرمایا ''یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے وحی و الہام کے دروازہ کو بند نہیں کیا۔ جو لوگ اس اُمّت کو الہام و وحی کے انعامات سے بے بہرہ ٹھہراتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں اور قرآنِ شریف کے اصل مقصد کو انہوں نے سمجھا ہی نہیں۔ اُن کے نزدیک یہ اُمّت وحشیوں کی طرح ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات اور برکات کا معاذ اللہ خاتمہ ہو چکا اور وہ خدا جو ہمیشہ سے متکلّم خدا رہا ہے اب اس زمانہ میں آ کر خاموش ہو گیا''۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''یہ یقیناً یاد رکھو کہ وحی اور الہام کے سلسلہ کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں اکثر جگہ وعدے کئے ہیں اور یہ اسلام ہی سے مخصوص ہے۔ ورنہ عیسائیوں کے ہاں بھی مہر لگ چکی ہے۔ وہ اب کوئی شخص ایسا نہیں بتا سکتے جو اللہ تعالیٰ کے مخاطبہ مکالمہ سے مشرف ہو۔ اور ویدوں پر تو پہلے ہی مہر لگی ہوئی ہے..........''۔ فرمایا ''مجھے افسوس ہوتا ہے جب مَیں مسلمانوں کے مُنہ سے اس قسم کے الفاظ نکلتے سنتا ہوں کہ اب مکالمہ مخاطبہ کی نعمت کسی کو نہیں مل سکتی......۔ اگر اسلام میں یہ کمال اور خوبی نہ ہو تو پھر دوسرے مذاہب پر اُسے کیا فخر اور امتیاز حاصل ہوگا؟''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 612 تا 614۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہے مقامِ ختمِ نبوّت اور یہ ہے اُس کامل شریعت کا کمال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری کہ اُس کی پیروی سے آپؐ کی اُمّت کے لوگوں کو بھی وحی والہام ہوتا ہے۔ ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ پھر ہم میں اور دوسروں میں فرق کیا رہ گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''نبوّت کے معنی اظہارِ امرِ غیب ہے۔ اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے۔ یعنی عبرانی میں اس لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنی ہیں خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امورِ غیبیہ کھلتے ہیں''۔

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210-209)

فرمایا: ''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرتِ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے، اُس پر ظلّی طور پر وہی نبوّت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوّتِ محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اُس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اُسی کے جلال کے لئے..........''۔ فرمایا: ''غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کے رُو سے۔ اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا۔ لہٰذا خاتم النبیّین کے مفہوم میں فرق نہ آیا''۔

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 208-207)

پس یہ ہے مقامِ ختم نبوت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے نبوت کا درجہ ملتا ہے۔ نہ یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی صفات سے ہی دستبردار ہو جائے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اگر بصیرت کی آنکھ ہو تو نظر آتا ہے۔ اگر تعصب کی آنکھ سے اپنے آپ کو پاک کر کے دیکھیں گے تو نظر آئے گا۔

سکینڈے نیویا کے ملک میں دورے کے دوران ایک موقع پر ان کی ایک وزیر نے ایک فنکشن میں باتوں کے دوران اس سے متعلق سوال پوچھا۔ گفتگو شروع ہوگئی تو مَیں نے اُسے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ہمیشہ سے قائم ہیں یا نہیں۔ یا کچھ صفات ویسی ہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے کمی کر لی ہے یا ختم کر دی ہیں۔ وہ منسٹر تھی وہ کہنے لگی کہ یہ سب قائم ہیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ تو پھر مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت اور قدرت بھی ہے کہ وہ نبی بھیجتا ہے، تو آج بھی نبی بھیج سکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ کسی پرانے نبی کو لائے جس کے بارے میں مسلمان بھی انتظار کر رہے ہیں اور دوسرے مذہب والے بھی انتظار کر رہے ہیں۔ تو کہنے لگی بات میں وزن تو ہے، logic تو ہے۔ تو اب دنیادار لوگوں کا ماننا نہ ماننا، مذہب کو تسلیم کرنا، یہ علیحدہ بات ہے لیکن کم از کم یہ اُن میں حیا ہے کہ اگر دلیل دل کو لگے تو کج بحثی نہیں کرتے۔ فتنہ فساد نہیں کرتے۔ پھر مخالفین کے لئے قتل و غارت نہیں کرتے۔

پس یہ غور کریں، انتظار کرتے کرتے اپنی عمریں ضائع نہ کریں اور آنے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے مان لیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جب حاضر ہوں تو سرخرو ہو سکیں۔ اور اسی سے مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہی مقامِ ختم نبوت کو اپنے دلوں میں بٹھا رہے ہوں گے۔ ایک ایسے شخص کو مان رہے ہیں جو اُمّتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر244

مکرم محمد خیر حسن محمد صاحب (3)

گزشتہ دوقسطوں میں ہم نے مکرم محمد خیر حسن صاحب کے احمدیت سے تعارف اور تحقیق کے بعد احمدیت کی صداقت کے قائل ہونے تک کے حالات کا تذکرہ کیا تھا، اس قسط میں انکے اس سفرِ احمدیت کے باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔

رؤیا اور بیعت

مکرم محمد خیر حسن صاحب نے جس مولوی سے احمدیت کے بارہ میں فتویٰ لیا تھا اس کا تذکرہ کرتے ہوئے وہ بیان کرتے ہیں کہ: گومولوی صاحب نے تو مجھے احمدیت سے دور کرنے کے لئے بہت سی باتیں کیں لیکن احمدیوں کے بارہ میں میرا تجربہ اس کے بالکل برعکس تھا۔اس روز گھر لوٹا تو مولوی صاحب کے ان خیالات کی وجہ سے میری طبیعت پر بہت بوجھ تھا۔ دعا کرتے ہوئے رات کو جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی ہمارا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔میں جا کر دروازہ کھولتا ہوں تو اپنے سامنے ایک ایسے شخص کو پاتا ہوں جو اپنی ظاہری وضع قطع میں جماعت احمدیہ کا کوئی بہت معزز عہدیدار لگتا ہے۔ وہ بزرگ شخص مجھے سلام کہتا ہے اور دونوں احمدی برادران رأفت یونس صاحب اور مازن عقلہ صاحب کے بارہ میں پوچھتا ہے۔ مَیں عرض کرتا ہوں کہ وہ دونوں گھر کے اندر موجود ہیں۔ یہ کہہ کر مَیں اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتا ہوں۔ وہ بزرگ اندر تشریف لے جا کر فرماتے ہیں کہ ان دونوں کو بتادو کہ خلیفہ رابع تمہیں ملنے کے لئے آئے ہیں۔ جب وہ دونوں آجاتے ہیں تو یہ بزرگ انہیں معانقہ کا شرف بخشتے ہیں۔ پھر ایک ہاتھ سے میرا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں اور دوسرے سے مازن صاحب کا، جبکہ ہم دونوں رأفت صاحب کا ایک ایک ہاتھ تھام کر ایک دائرہ کی شکل بنا لیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر یہ بزرگ اپنے ہاتھوں کو ایسے ہلاتے ہیں جیسے کوئی سلام کرتے وقت گرمجوشی سے ہلاتا ہے۔آپ ہمیں دیکھ کر تبسم فرماتے ہیں اور ہمارے ساتھ عربی زبان میں گفتگو فرماتے ہیں۔

اس رؤیا کی تاثیر کچھ ایسی تھی کہ بیدار ہونے پر میں فرطِ جذبات سے رو رہا تھا۔خوشی اتنی تھی کہ میں صبر نہ کرسکا اور اسی وقت مازن صاحب کو جگا کر یہ رؤیا سنایا۔ گو مجھے احمدیت کے بارہ میں کچھ ابتدائی معلومات تو مل چکی تھیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو نہ جانتا تھا۔ جب میں نے رؤیا سنایا تو مازن صاحب فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصویر لے آئے اور مجھے دکھا کر کہنے لگے کہ کیا تم نے انہیں اپنی خواب میں دیکھا ہے؟ میں یہ تصویر دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ رؤیا میں میں نے بعینہ اسی شخصیت کو دیکھا تھا۔اس سے بڑھ کر میرے لئے احمدیت کی سچائی کی اور کونسی دلیل ہوسکتی تھی؟ مجھے یہ رؤیا دیکھنے کے بعد غیر معمولی خوشی اور خوش بختی کا احساس ہورہا تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصویر دیکھنے کے بعد دوبالا ہوگیا اور خدا تعالیٰ کے اس بے پایاں فضل اور عنایت پر اس کا شکرادا کرنے کے لئے لگتا ہے کہ اس وقت مَیں نے اپنی آنکھوں میں موجود تمام آنسو ہی بہا دیئے تھے۔

مازن صاحب نے یہ خوشی کی خبر فوراً رأفت صاحب کو دی تو وہ بھی آگئے۔انہوں نے کہا کہ شاید اس رؤیا میں یہ اشارہ ہے کہ اب تمہیں جماعت کے عقائد اور تعلیمات کے بارہ میں بتفصیل بتایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے جماعت کے عقائد کے بارہ میں بتانا شروع کیا لیکن مَیں تو پہلے ہی دل سے احمدیت کی صداقت کا قائل ہوچکا تھا، اس لئے دونوں برادران کی باتیں میرے دل ودماغ میں اترتی چلی گئیں۔

رؤیا دیکھنے کے ایک ہفتہ بعد باقاعدہ طور پر میرا بیعت فارم پُر کرنے کا انتظام کیا گیا۔اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ بہت سے احمدی نوجوان بھی موجود تھے۔ یہ سن 2000ء کی بات ہے۔

مسجد بیت المؤمن اور خواب کی تعبیر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جرمنی کی جماعت کو پورے جرمنی میں 100 مساجد کی تعمیر کا ٹارگٹ دیا تھا۔ اس سلسلہ میں سن 2000ء میں مونسٹر (Munster) کے علاقے میں مسجد بیت المؤمن کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا۔اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بھی تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہاں حضور انور سے میری پہلی دفعہ ملاقات ہوئی۔ مسجد کے سنگ بنیاد کے موقعہ پر ہم تینوں عرب احمدی حضور انور کے پاس اسی ترتیب سے کھڑے تھے جیسے میں نے چند سطور قبل مذکور اپنے خواب میں دیکھا تھا اور حضور انور نے ہم تینوں کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ کر نہایت شفقت اور محبت کا اظہار فرمایا۔ یوں میرا رؤیا ظاہری طور پر بھی پورا ہوگیا۔

میں چونکہ ان دنوں میں فارغ تھا لہذا میں نے اپنے دونوں عرب احمدی بردران کے ہمراہ مسجد بیت المؤمن کی تعمیر کے کام میں حصہ لیا اور ایک سال تک وقارعمل میں شرکت کی توفیق پائی۔

جرمنی سے کینیڈا

جرمنی میں رہائش کے دوران اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مجھے حضور انور رحمہ اللہ سے تین بار ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔ ملاقات کے ان مسحور کن لمحات کو لفظوں میں بیان کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ میں جب بھی خلیفۂ وقت سے اپنی کسی ملاقات کو یاد کرتا ہوں تو یہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان لمحات کی روحانی لذتوں سے بہرہ مند فرمائے، آمین۔ سن 2000ء کا جلسہ سالانہ جرمنی میرے لئے خاص اہمیت کا حامل تھا کیونکہ یہ میرے لئے جماعت کے کسی بھی جلسہ میں شرکت کا پہلا موقعہ تھا۔اس کے بارہ میں مَیں یہی کہتا ہوں کہ یہ ایک ناقابل فراموش غیر معمولی اور پرتاثیر روحانی تجربہ تھا۔

جرمنی میں قیام کے دوران مجھے 2001ء کے جلسہ میں بھی شمولیت کا موقعہ ملا جس میں جماعت احمدیہ کبابیر کے اس جلسہ میں شامل ہونے والے وفد کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ نیز اس عرصہ میں مجھے مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم، مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم، مکرم عبداللہ واگس صاحب، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، مکرم سعید گیسلر صاحب وغیرہ سے ملنے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملا۔

2001ء کے جلسہ سالانہ جرمنی کے بعد اللہ تعالیٰ کی خاص مدد ونصرت سے مَیں نے کینیڈا کا سفر اختیار کیا اور آج تک وہیں پر رہائش پذیر ہوں۔

حضور! مجھے آپ سے محبت ہے۔

کینیڈا سے ایک دو بار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی توفیق ملی جہاں حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔لیکن حضور انور سے ایک ملاقات خاص طور پر میری زندگی میں یادگار رہے گی۔ بلا شبہ یہ غیر معمولی ملاقات تھی کیونکہ یہ بغیر کسی امید کے اچانک ہوئی اور بظاہر چند لمحات کی یہ ملاقات زندگی بھر کی حسین یادوں کا خزانہ بن گئی۔

ہوا یوں کہ پچھلی مرتبہ جب حضور انور ایدہ اللہ جلسہ سالانہ کینیڈا کے لئے تشریف لائے تو دیگر احمدی احباب کی طرح مَیں نے بھی ملاقات کے لئے اپنا نام لکھوایا۔ میری درخواست قبول نہ ہوئی کیونکہ میں دوسال قبل برطانیہ میں حضور انور سے ملاقات کر چکا تھا۔اس موقعہ پر ان احمدیوں کا حق بہرحال زیادہ تھا جنہیں حضور انور سے ملاقات کا ابھی تک موقعہ ہی نہ ملا تھا۔ مجھے اپنے طور پر بہت ملال تھا کہ حضور انور کینیڈا میں تشریف لائے ہیں اور میں ملاقات سے محروم ہوں۔ اسی حالت میں بڑے گداز دل کے ساتھ میں نے دعا کی کہ اے خدایا تیرے سامنے تو کوئی کام ناممکن نہیں ہے تُو اپنے فضل سے مجھے حضور انور سے ملاقات کا شرف عطا فرمادے۔

جلسہ شروع ہوا اور ایک ایک کر کے اس کے دن گزرتے گئے حتیٰ کہ آخری دن بھی آکر گزر گیا۔ اس روز میں کچھ دیر سے پہنچا تھا جس کی بنا پر پارکنگ کا علاقہ بھر چکا تھا اور مجھے اپنی گاڑی کافی دور کھڑی کرنی پڑی۔ جلسہ کے اختتام پر ہم حضور انور کو الوداع کہہ رہے تھے جبکہ میرے دل کی حالت بہت عجیب تھی۔ بار بار یہی خیال آرہا تھا کہ میری ملاقات نہیں ہوسکی۔ اسی کیفیت میں مَیں بوجھل قدموں کے ساتھ اپنی گاڑی کی طرف جارہا تھا کہ اچانک میرے قریب حضور انور کی گاڑی آکر رکی اور دوسری جانب سے حضور انور نمودار ہوئے۔ عملہ حفاظت کے ایک رکن نے کار کا دروازہ کھولا اور حضور انور گاڑی میں بیٹھنے کے لئے اس کی جانب بڑھنے لگے۔ اس دوران ایک موقعہ ایسا بھی آیا کہ حضور انور اور میرے مابین صرف ایک میٹر کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ میرے دل میں تو گزشتہ کئی دنوں سے ملاقات کی تڑپ پنپ رہی تھی۔ اب حضور انور کو اتنے قریب سے دیکھا تو جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور تمام حسرتیں اور درد الفاظ میں ڈھل گیا اور میں نے اسی کیفیت میں بلند آواز سے کہا کہ: اے پیارے خلیفہ! مجھے آپ سے محبت ہے، مجھے آپ سے شدید محبت ہے۔ حضور انور نے یہ سنا تو میری طرف دیکھ کر توقف فرمایا اور مجھے اپنے قریب آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ میں لڑکھڑاتے قدموں، اور ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ آگے بڑھا اور پیارے آقا کے دست مبارک کے بوسے لے کر سلام عرض کیا۔ حضور انور نے میرا نام پوچھا اور یہ کہ میں کس عرب ملک سے تعلق رکھتا ہوں؟ میں نے اپنے لئے اور شام میں موجود اپنی اہلیہ اور دیگر احباب جماعت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اور یوں یہ مختصر لیکن نہایت ایمان افروز ملاقات ختم ہوگئی۔ حضور انور تشریف لے گئے تو احباب جماعت مجھے اس خوش قسمتی پر مبارکبادیں دینے لگے۔ فالحمدللہ رب العالمین۔

دعاؤں کے معجزے

میری شام میں ہی ایک فلسطینی فیملی میں شادی ہوئی۔ کینیڈا جا کر میں نے اپنی اہلیہ کو بلانے کیلئے کاغذات وغیرہ جمع کروائے تو مجھے بتایا گیا کہ دوسال کا عرصہ تمام امور کے جائزے کے لئے لگتا ہے۔ اس عرصہ کو کم کرنے کے لئے بعض لوگ وکلاء کی مدد لیتے ہیں لیکن اب کینیڈا نے اپنے قوانین میں سختی کی ہے لہذا مجھے واضح طور پر بتا دیا گیا کہ بہتر یہی ہے کہ دوسال تک چپ چاپ بیٹھ کر انتظار کرو۔ مَیں سخت مشکل میں تھا کیونکہ دن بدن شام کے حالات خراب ہورہے تھے اور مجھے خطرہ تھا کہ دیر ہونے کی صورت میں بیرون ملک سفر کرنا ہی مشکل نہ ہوجائے۔ ان حالات میں مَیں نے حضور انور کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست کی اور احمدی احباب کو بھی دعا کے لئے کہا اور خود بھی باقاعدگی سے دعا کرنے لگا۔

ایک روز مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میری بیوی کینیڈا میں میرے گھر کے باغیچے میں بیٹھی ہوئی ہے اور کسی کے فون کا انتظار کررہی ہے۔ کچھ دیر کے بعد اس کے فون پر کال آتی ہے جسے سن کر وہ گھر کے دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔ اتنے میں گھر کے سامنے ایک بہت خوبصورت کار آکر کھڑی ہوتی ہے جس سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اترتے ہیں اور میری بیوی کو کچھ رقم عطا فرماتے ہیں۔ میری اہلیہ پہلے تو متردّد ہوتی ہے پھر حضور انور کے اصرار پر لے لیتی ہے۔

اس رؤیا کی بنا پر مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی دعا کی برکت سے میری بیوی کا کینیڈا آنے کا معاملہ آسان فرمادے گا اور اسے خیر وبرکت کا موجب بنائے گا۔ چنانچہ اس رؤیا کے بعد ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ معجزانہ طور پر مجھے کینیڈین ہوم آفس کی طرف سے منظوری کی اطلاع مل گئی۔ اس منظوری کے ساتھ مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ شام کے موجودہ خراب حالات کے پیش نظر کینیڈا نے وہاں اپنی ایمبیسی بند کردی ہے اس لئے کینیڈا سے کاغذات اردن بھیج دیئے گئے ہیں جہاں ایمبیسی اپنے طور پر تحقیق کرکے آپ کو ویزا جاری کردے گی۔

میری اہلیہ کے پاس فلسطینی مہاجروں کا پاسپورٹ تھا جس پر وہ اردن کا سفر اختیار نہیں کرسکتی تھی۔ اسی عرصہ میں خراب حالات کے پیش نظر بعض احمدی شام سے مصر بھی منتقل ہورہے تھے اس لئے میری بیوی نے کہا کہ اگر کاغذات مصر میں کینیڈین ایمبیسی میں منتقل ہوجائیں تو وہ وہاں جا کر ویزا حاصل کرسکتی ہیں۔ میں نے اسے مصر جانے کی اجازت دے دی۔ لیکن مصر میں ماحول مختلف ہونے کی وجہ سے میری بیوی تنہائی اور وحشت محسوس کرنے لگی۔ ایک دن اس نے کہا کہ آپ کوئی وکیل کرلیں یا علاقے کے گورنر وغیرہ سے بات کریں تاکہ ہمارے ویزے کا معاملہ جلد حل ہوجائے۔ چنانچہ میں نے اپنے علاقے کے گورنر سے ملاقات کی۔ اس نے پوچھا کہ تمہیں درخواست دیئے ہوئے کتنا وقت ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ 9 ماہ کا عرصہ ہوگیا ہے۔ اس نے کہا پھر جاؤ اور انتظار کرو، کیونکہ قانونی طور پر اس کی کم سے کم مدت 24 ماہ ہے۔ مجھے اس کی بات سن کر کافی مایوسی ہوئی۔ چنانچہ ہم نے غانا جانے کے بارہ میں سوچنا شروع کردیا کہ وہاں سے ویزا کے حصول کے بعد کینیڈا واپس آجائیں گے۔

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرۃالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط دوم)

ڈاکٹر کے نشتر

اسی طرح کوئی شخص ہسپتال کے پاس سے گزرے اور دیکھے کہ ڈاکٹر نے نشتر نکالا ہوا ہے اور ایک شخص کے جسم کو چیر رہا ہے۔ تو اسے کوئی عقلمند آدمی ظلم نہ کہے گا۔ دیکھنا یہ ہوگا کہ کیوں چیرا دیا گیا ہے۔ اگر ڈاکٹر چیرا دے کر پیپ نہ نکالتا یا گندے حصہ کو جُدا نہ کرتا تو وہ شخص مرجاتا۔ پس اگر ڈاکٹر کسی کے زخم سے پیپ نکالتا ہے یا اس کے پیٹ کو چیر کر پتھری نکالتا ہے یا اس کا کوئی دانت نکالتا ہے۔ یا بعض دفعہ اس کا ہاتھ یا پاؤں یا ناک یا کان کاٹتا ہے تو وہ ظلم نہیں کرتا بلکہ رحم کرتا ہے۔ اور جو شخص یہ دیکھے گا کہ ڈاکٹر اس قسم کا کام کر رہا ہے وہ یہی کہے گا اس نے احسان کیا ہے۔ اور اس کے احسان ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ لوگ خود ڈاکٹروں کے پاس جاتے اور بڑی بڑی رقمیں دے کر اپنا ہاتھ یا پاؤں یا کوئی اَور حصہ کٹواتے ہیں۔ اگر یہ رحم اور احسان نہ ہوتا تو روپیہ اس کے بدلے میں دے کر کیوں ایسا کراتے۔ کیا کبھی کوئی اپنے پاس سے روپیہ دے کر بھی سزا لیا کرتا ہے؟

خدا تعالیٰ پر الزام

پس دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ کسی فعل کا مقصد کیا ہے۔ اس کی غرض فائدہ پہنچانا ہے یا تکلیف دینا۔ اور صرف سزا کو دیکھ کر یہ کہنا کہ ظلم کیا گیا ہے درست نہیں ہے۔ ورنہ دنیا کے سارے مجسٹریٹ، سارے استاد، سارے ماں باپ، سارے ڈاکٹر ظالم قرار دینے پڑیں گے۔ بلکہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ خدا کو بھی ظالم کہنا پڑے گا کیونکہ ہم روز دیکھتے ہیں کہ وہ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی جان نکالتا ہے۔ وبائیں آتی ہیں، طوفان آتے ہیں، اگر صرف کسی تکلیف دہ فعل کو دیکھ کر اسے ظلم قرار دینا درست ہوسکتا ہے تو پھر ماننا پڑے گا کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ خدا بھی ظالم ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کے ایسے فعل کی کوئی حکمت ہوتی ہے۔ مثلاً یہی کہ ایک قوم کے نزدیک وہ پچھلے جنم کے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے یا ایک دوسری قوم کے نزدیک گناہوں سے بچانے کے لیے ہوتا ہے۔ یا اگلے جہان میں ترقی دینے کے لیے ہوتا ہے۔ تو ماننا پڑے گا کہ ہر سزا کو دیکھ کر اسے ظلم نہیں کہا جاسکتا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو سزا آتی ہے چاہے اسے تناسخ کا نتیجہ سمجھو، چاہے اس دنیا کی زندگی کے اعمال کی جزا سمجھو، چاہے تنبیہ کے طور پر سمجھو، چاہے ترقی کا ذریعہ سمجھو۔ مگر بہر حال یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ظلم نہیں ہے بلکہ رحم ہے اور انسان کے فائدہ کے لیے ہے۔

غرض کسی انسان کے فعل میں کوئی سختی یا سزا، یا موت یا قتل کا پایا جانا ظلم نہیں ہوتا۔ ظلم اُس وقت ہوتا ہے جب یہ ثابت ہوجائے کہ محبت اور شفقت، ہمدردی اور خیر خواہی کے طور پر نہیں بلکہ انتقام اور بدلہ لینے کے لیے سزا دی گئی ہے۔ اگر غصہ اور بے پرواہی، بدلہ اور لذّتِ انتقام کے لیے سزا دی جائے تو یہ فعل یا تو عبث ہوگا اور یا ظالمانہ کہلائے گا۔ لیکن اگر فعل کی غرض رضائے الٰہی، اصلاحِ نفس سزا یافتہ یا حفاظتِ بنی نوع انسان یا حفاظتِ حقائقِ ازلیہ ہو، تو یہ فعل بُرا نہ ہوگا۔

مذہبی لیڈروں کا لڑائی میں حصہ لینا

چنانچہ ہم کہتے ہیں جتنے بڑے بڑے مذہبی لیڈر ہوئے ہیں انہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں لڑائی میں حصہ لیا ہے۔ رام چندر جی نے لڑائی میں حصہ لیا۔ انہوں نے راون پر جو حملہ کیا اور اسے تباہ کیا یہ درست تھا کیونکہ وہ سبق دینا چاہتے تھے کہ کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہیے۔ ان کے اس مقصد کو دیکھ کر ہر عقلمند اِن کے اس فعل کو درست کہے گا اور ان کی تعریف کرے گا۔ اِسی طرح کرشن جی نے لڑائی میں حصہ لیا۔ لڑائی کرنے کی پُرزور تحریک کی اور گیتا میں اس بات پر بڑا زور دیا کہ لڑائی کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اور اچھے اغراض کے ماتحت لڑائی کرنا منع نہیں۔ اور بتایا ہے کہ کرشن جی لڑائی کی تحریک خدا کے لیے ہی کر رہے تھے۔ اس لیے ان کا فعل اچھا تھا۔ بُرا نہ تھا۔

اسی طرح دوسرے مذاہب میں بھی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لڑائی کا موقع نہیں ملا۔ مگر ان کے بعد میں آنے والے پیروؤں نے لڑائیاں کیں اور حق کے لیے کیں۔ پس جو کام دنیا کی اصلاح اور فائدہ کے لیے کیا جائے، اور نیک نیتی سے کیا جائے، جائز حد تک کیا جائے، وہ بُرا نہیں ہوتا بلکہ اچھا ہوتا ہے۔

رحم کس حال میں اچھا ہے

یہی حال رحمت کا بھی ہے۔ رحم بھی اُسی وقت اچھا ہوتا ہے جب کہ نیک نیتی اور نیک ارادہ سے کیا جائے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس کسی کا لڑکا ہو جو روز بروز خراب ہوتا جائے مگر وہ اسے کچھ نہ کہے اور کسی بُرائی سے نہ روکے تو کوئی شخص اسے اچھا نہ کہے گا۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ اس نے بہت بُرا کیا۔ فلاں کے لڑکے کو خراب کر دیا۔ اِسی طرح طبعی رحم بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ایک شخص میں بزدلی پائی جاتی ہے اور اس وجہ سے وہ کسی کو سزا نہیں دے سکتا تو یہ اس کی خوبی نہیں نہ قابلِ تعریف بات۔ بلکہ یہ نقص ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی رِیاء کے طور پر رحم کرے اُس کے دل میں تو بُغض بھرا ہو مگر ظاہر طور پر وہ رحم کا سلوک کرے تو یہ بھی قابلِ قدر نہ ہوگا۔ یا اگر نیک سلوک اِس لیے کرتا ہو کہ اُسے کچھ حاصل ہوجائے تو یہ بھی قابلِ تعریف نہ ہوگا۔ جیسے شاعر لوگوں کی اِس لیے تعریف کرتے ہیں کہ کچھ مل جائے۔ لیکن اگر حُسنِ سلوک دلیل اور برہان کے تحت ہو، فکر کے نتائج میں ہو، دوسرے کے فائدہ کے لئے ہو کہ اس سے ان کی اصلاح ہوگی اور امن قائم ہوگا۔ تو یہ قابلِ قدر چیز ہوگی۔

نفس کا آرام

پھر نفس کے آرام کا بھی یہی حال ہے۔ وہ جس مقصد کے لیے ہوگا اُسی کے مطابق اس کا درجہ ہوگا۔ اگر وہ لذتِ نفس کے لیے، سستی یا تکبر کے لیے یا آرام طلبی کی غرض سے ہو تو بُرا ہے۔ لیکن اگر حکمت کے ماتحت ہو، اظہارِ شکر کے لیے ہو تو اچھا ہے۔ مثلاً اگر کوئی اس لیے سوتا ہے کہ تازہ دم ہو کر خدا کے لیے یا بنی نوع انسان کے لیے زیادہ محنت سے کام کر سکے گا تو اُس کا یہ آرام پانا قابلِ تعریف ہوگا۔ یا کوئی کھانا اس لیے کھاتا ہو کہ طاقت پیدا ہو اور دین یا دنیا کی خدمت کرسکوں تو یہ بھی قابلِ تعریف ہوگا۔ یا اچھے کپڑے اس لیے پہنتا ہو کہ اللہ نے اُس پر جو احسان کیا ہے اسے ظاہر کرے، صفائی رکھے تو یہ اچھی بات ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی زُہد اختیار کرے یعنی دنیا کی چیزوں کو چھوڑے تو وہ اگر اس لیے چھوڑے کہ لوگ اس کی تعریف کریں تو یہ بُرا فعل ہے۔ لیکن اگر اس لیے چھوڑے کہ لوگوں کو نفع پہنچائے تو اچھا ہے یا اگر اس لیے چھوڑے کہ لوگ اسے پِیر مان لیں تو یہ بُرا ہے۔ لیکن اگر لوگوں کے لیے قربانی کرتا ہے تو یہ اچھا ہے۔

پس اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ لوگوں کو سزا دینا یا ان پر رحم کرنا، کسی کو مارنا یا خود مرنا یا زندہ رہنا اگر خدا کے لیے ہے تو اچھا فعل ہے۔ اور اگر خدا کے لیے نہیں تو پھر اچھا فعل نہیں ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

اِس گُر کے ماتحت رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو دیکھنا چاہیے کہ آپ کی زندگی لوگوں کے فائدہ کے لیے تھی یا اپنے فائدہ کے لیے۔ آپؐ کا مرنا اپنے لیے تھا یا لوگوں کے فائدہ کے لیے۔ آپ نے جو احسان کیے وہ اپنے فائدہ کے لیے تھے یا لوگوں کے فائدہ کے لیے۔ اگر یہ ثابت ہوجائے کہ آپ نے جو احسان کیے وہ اپنے نفس کے لیے تھے تو پھر خواہ آپ کے دس ہزار احسان گِنا دیئے جائیں یہ آپ کی کوئی خوبی نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر یہ ثابت ہوجائے کہ آپ نے کسی کو جو سزا دی وہ غصہ اور انتقام کے طور پر دی تھی تو بے شک یہ بُری بات ہوگی۔ لیکن اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ لوگوں کے فائدہ کے لیے ایسا کیا گیا اور یہ ایسی ہی سزا تھی جیسی خدا تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو دیتا ہے اور جو دوسروں کے فائدہ کے لیے ہوتی ہے تو یہ قابلِ تعریف بات ہوگی۔ اسی طرح اگر یہ ثابت ہوجائے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی اپنے ذاتی آرام و آسائش کے لیے خرچ کی تو یہ بُری بات ہوگی۔ لیکن اگر یہ ثابت کردیا جائے کہ آپ نے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لیے خرچ کی تو یہ مقدس زندگی ہوگی۔ اسی طرح آپ کی موت اپنے لئے ہوئی تو بُری ہوگی لیکن اگر خدا کے لیے ہوئی تو مقدس ہوگی۔

دیکھو کئی دفعہ قربانی بھی بُری ہوجاتی ہے۔ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک شخص آ کر اسلامی لشکر میں شامل ہوگیا اور بڑے زور سے لڑتا رہا۔ لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا یہ بڑی جانبازی سے لڑا ہے مگر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ جہنمی ہے۔ یہ بات سن کر ان لوگوں کو بہت تعجب ہوا۔ اور ایک شخص اس کے پیچھے چل پڑا۔ آخر وہ زخمی ہوا اور اس سے پوچھا گیا کہ تم کیوں لڑے ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں کسی نیک مقصد کے لیے نہیں لڑا۔ بلکہ مجھے اس قوم سے بُغض تھا اس کی وجہ سے لڑا تھا۔ تو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے فعل کو پسند نہ کیا حالانکہ وہ آپ کی طرف سے لڑا تھا۔ بلکہ آپ نے فرمایا چونکہ یہ صداقت کے لیے نہیں لڑا بلکہ نفسانیت کے لیے لڑا ہے اس لیے اس کا یہ فعل ناپسندیدہ ہے۔ (بخاری کتاب القدر باب العمل بِالخواتیم)۔ غرض جب مقصد اور مدعا اچھا ہو تو سزا بھی اچھی ہوتی ہے۔ اور احسان بھی اچھا ہوتا ہے۔ لیکن اگر مقصد خراب ہو تو سزا بھی خراب ہوتی ہے اور احسان بھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقدس

گو احسان اور قربانی میں ہی تقدس کا ذکر آجاتا ہے کیونکہ نیک نیتی کے ساتھ دوسروں کے فائدہ کے لیے خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھ کر کام کرنے کا نام ہی تقدس ہے۔ مگر مَیں اصولی طور پر بھی بعض باتیں بیان کر دیتا ہوں۔

تقدس کا دعویٰ

سب سے پہلی چیز دعویٰ ہوتا ہے۔ اور جب مصلحین کا سوال ہو تو سب سے مقدم امر یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ انہوں نے خود بھی اس امر کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں کہ جو ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمیں صاف لفظوں میں تقدس کا دعویٰ نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ فرمائیں کہ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُراً مِّن قَبْلِهِ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ۔ (یونس:17)۔ ان کے سامنے یہ بات پیش کرو کہ میں بچپن سے تمہارے اندر رہا ہوں۔ بچہ تھا کہ تم میں رہتے ہوئے بڑا ہوا۔ تم نے میری ایک ایک بات دیکھی ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں نے کبھی جھوٹ اور فریب سے کام لیا؟ اگر کبھی نہیں لیا تو پھر تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ آج میں تم سے کوئی فریب کر رہا ہوں۔ یہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے کہ آپ پر لوگ کوئی عیب نہیں لگا سکتے پس وہ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا پر آپ نے جھوٹ بولا۔ اِس دعویٰ کا ردّ چونکہ آپ کے دشمنوں نے نہیں کیا اِس سے معلوم ہوا کہ انہیں بھی آپ کے تقدس کا اقرار تھا۔

تقدس کے دعویٰ کا ایک اَور ثبوت

دوسری شہادت ایک اَور ہے۔ یہ بھی قرآن کریم کی ہے۔ اور قرآن کریم کے نہ ماننے والوں کے لیے گو دلیل نہیں لیکن اس سے دعویٰ ضرور ثابت ہوجاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لاَ يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللّهِ يَجْحَدُونَ۔ (الانعام:34)۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ہمیں معلوم ہے کہ لوگ تجھے جھوٹا اور فریبی کہتے ہیں، مکّار اور ٹھگ قرار دیتے ہیں، طالبِ حکومت اور شوکت بتاتے ہیں۔ اور یہ باتیں تجھے بُری لگتی ہیں۔ مگر اس لیے نہیں کہ یہ تجھے بُرا کہتے ہیں بلکہ اس لیے کہ یہ لوگ ہماری باتوں کا انکار کرتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کسی کے مذہب کو اگر کوئی بُرا بھلا کہے تو اسے اتنا جوش نہیں آتا جتنا اُس وقت آتا ہے جب کوئی اسے گالی دے۔ مگر یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس کی یہ حالت ہے کہ انہیں جو چاہیں کہہ لیں مگر خدا تعالیٰ کی باتوں کا انکار نہ کریں اور اس کی شان کے خلاف باتیں نہ کریں۔ گویا آپ کا غم و حُزن محض اللہ کے لیے تھا اپنی ذات کے لیے نہ تھا۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

گزشتہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین کی اس دوسری مسجد کا افتتاح ہوا۔

اس ملک میں تو ہم نے ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔ اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے جو آج سے کئی صدیاں پہلے کھوئی گئی۔ یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دینِ اسلام کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا، اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر تبلیغ کا کام کرنا ہے۔

مسجد کی خوبصورتی اُس وقت کام آسکتی ہے جب اس کے اندر آنے والوں کی روح کی خوبصورتی نظر آئے۔ جب ہر احمدی کے قول و فعل میں عبادت کے ساتھ ایک دوسرے کے لئے محبت اور پیار کے جذبات نظر آئیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآنِ کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ یہ سب حبل اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی رسّی ہیں۔ اُن میں سے ایک کڑی بھی اگر ایک احمدی نظر انداز کرے گا تو وہ اُن لوگوں میں شمار ہوگا جو دوبارہ آگ کے گڑھے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حبل اللہ کو پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھنا اور اُس کا شکر گزار رہنا تب حقیقت کا روپ دھارے گا، تب یہ قول سے نکل کر عمل کی شکل اختیار کرے گا، جب آپس کی محبت ہوگی، جب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے بھائیوں جیسا سلوک ہوگا۔

آج خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور مذہب کی خوبصورتی اگر کوئی بتا سکتا ہے تو جماعت احمدیہ ہے۔ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں، وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں، جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حبل اللہ کو پکڑنے کے سامان کئے ہوئے ہیں۔

مربیان کو خلیفۂ وقت نے تربیت کے لئے اور تبلیغ کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔ آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔ اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔ اگر مربیان اور مبلغین خود اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے۔

مربیان اور مبلغین کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ مزید اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

عہدیداران کا آپس کا رویہ اور ایک دوسرے کے ساتھ سلوک بھی بہت اچھا ہونا چاہئے۔

عام افرادِ جماعت یہ نہ سمجھیں کہ یہ ساری واقفینِ زندگی اور عہدیداران کی ذمہ داریاں ہیں۔ آپس میں محبت و پیار کو بڑھانا، صلح اور صفائی کو قائم رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سننا اور اُن پر عمل کرنا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانا، خلیفہ وقت کی باتوں پر لبیک کہنا یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ اور یہی چیز جماعت کی اکائی کو بھی قائم رکھ سکتی ہے۔

تبلیغ کے راستے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کھول دیئے۔ اس سے فائدہ اُٹھانا اور ایک ہو کر ایک مہم کی صورت میں تبلیغ کے میدان میں اترنا اب افرادِ جماعت کا کام ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05 اپریل 2013ء بمطابق 05 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمٰن، ویلنسیا (سپین)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖۤ اِخْوَانًا۔ وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْهَا۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ وَ اُوْلٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (سورۃ آل عمران 104-105)
اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ۔ (النحل:126)

یہ آیات سورۃ آل عمران اور سورۃ نحل کی ہیں۔ پہلی دو آیات سورۃ آل عمران کی ہیں، ان کا مطلب ہے کہ: اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

سورۃ نحل کی جو آیت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

گزشتہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین کی اس دوسری مسجد کا افتتاح ہوا۔ جماعت ساری بڑی خوش تھی بلکہ ہے۔ اور میں نے اس کے حوالے سے کچھ باتیں آپ سے کہی تھیں۔ اسی حوالے سے بعض امور کی طرف اب مَیں مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ ہم دنیا میں ہر جگہ دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دے گا“۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ اقتباس مَیں پہلے بھی کئی دفعہ پیش کر چکا ہوں لیکن اس میں بیان کردہ باتیں اتنی اہم ہیں کہ ہر احمدی کو بار بار اُنہیں سامنے رکھنا چاہئے۔ پہلی بات یہ کہ یہ خانۂ خدا ہے۔ خانۂ خدا کے لئے جو باتیں ہمیں پیشِ نظر رکھنی چاہئیں ان کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ یقین ہے کہ خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خدا ہے تو پھر اُس کے گھر کے احترام، عزت اور اُسے آباد کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہو گی۔ اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر اُس کے گھر کو آباد کرنے کی طرف توجہ ہو گی تو پھر عبادت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہو گی۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہو گی۔

اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کے حوالے سے ہی فرماتے ہیں کہ:

”جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں“۔ فرمایا ”جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظرانداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں“۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس پہلی بات جو خانۂ خدا کے حوالے سے یاد رکھنی چاہئے کہ یہ خانۂ خدا ہے اور ہر احمدی نے جو اس علاقے میں رہتا ہے، اس میں باجماعت نمازوں کی طرف توجہ کر کے اس کا حق ادا کرنا ہے۔ اور باجماعت عبادت کا حق پھر اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے محبت اور پیار اور اتفاق سے رہنا ہے۔

فرمایا کہ ”اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے“۔ یہ بات آج سے تقریباً ایک سو آٹھ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی تربیت جس طرح ساتھ ساتھ ہو رہی تھی اور اُن کا تقویٰ جس معیار پر تھا وہ آج سے انتہائی بلند تھا۔ خدا کا خوف اُن میں زیادہ تھا۔ نمازوں کی توجہ اُن میں بہت بڑھ کر تھی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے وہ لوگ تھے جن کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق تھا۔ لیکن نبی کا کام ہے کہ تقویٰ کی تمام باریکیوں کو اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر اُن کو اعلیٰ معیار کی طرف رہنمائی کرے۔ اس لئے آپ نے ہر امکان کو کھول کر اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر نصیحت فرمائی کہ اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ علیہ السلام کو فکر تھی کہ یہ ابتدائی دور ہے۔ اگر اس میں معیارِ تقویٰ بلند نہ ہوا تو آئندہ آنے والوں کے سامنے ایسے نمونے نہیں ہوں گے جس سے وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

میں نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات کا جو سلسلہ شروع کیا تھا، اس میں بہت زیادہ تشنگی رہ گئی ہے کیونکہ تمام صحابہ کے واقعات ہمارے سامنے نہیں آئے اور جو آئے وہ بھی بہت کم اور مختصر تھے۔ لیکن جو سامنے آئے وہی ایسے معیار کے ہیں جو صحابہ کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور اُن صحابہ کی نسل میں سے جو بعض شاید یہاں سپین میں بھی رہنے والے ہوں، اُن کو خاص طور پر اپنے بزرگوں کے لئے دعاؤں اور اُن کے نمونوں پر چلنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور یہاں اس ملک میں تو ہم نے ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔ اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے جو آج سے کئی صدیاں پہلے کھوئی گئی۔ یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دینِ اسلام کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اس کے لئے سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا، اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر تبلیغ کا کام کرنا ہے۔

پس صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وقت ہی اتحاد اور اتفاق کو ترقی دینے کا وقت نہیں تھا بلکہ آج بھی جبکہ ہم بہت بڑا دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے ہیں کہ اس ملک کو اسلام کے جھنڈے تلے لائیں گے، سب سے پہلے اپنے اندر اتفاق واتحاد کو ترقی دینے اور اُس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر تمام عہدیداروں اور ہر فردِ جماعت نے اکائی بننے میں اپنا کردار ادا نہ کیا تو مسجد اور خانۂ خدا کا حق ادا کرنے والے نہیں بن سکتے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مسجد کی خوبصورتی اُس وقت کام آ سکتی ہے جب اس کے اندر آنے والوں کی روح کی خوبصورتی نظر آئے۔ جب ہر احمدی کے قول وفعل میں عبادت کے ساتھ ایک دوسرے کے لئے محبت اور پیار کے جذبات نظر آئیں۔ اس بات کو قرآنِ کریم نے بھی کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ میں نے جو آیت شروع میں تلاوت کی۔ اس کا ترجمہ بھی آپ نے سن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔ پس اگر یہ پیدا نہیں ہو گا تو خدا تعالیٰ کے بِنا گمراہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہے کہ تمہیں اُس نے ایک کر دیا۔ پس خدا تعالیٰ کے ہر ارشاد پر، ہر حکم پر، ہر ہدایت پر ایک سچے مومن کو غور کرنا چاہئے۔ ان حکموں سے نہ مَیں باہر ہوں، نہ آپ باہر ہیں، نہ کوئی عہدیدار باہر ہے، نہ کوئی مربی یا مبلغ باہر ہے، نہ ہی کوئی فردِ جماعت باہر ہے، چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی رسی کو ہم مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے، جب تک ہم قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنے رہیں گے، جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھیں گے کہ اُس نے ہمیں احمدی ہونے اور احمدیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی، ہم اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلامِ صادق اور زمانے کے امام کی باتوں کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا حق ادا کرنے والے اور اُس کے انعاموں اور احسانوں کا شکر ادا کرنے والے ہوں گے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک جو خلیفۂ وقت سے عہدِ بیعت باندھتا ہے، خلیفہ وقت کی باتوں کو نہ صرف سنے گا بلکہ اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرنے والا کہلائے گا۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآنِ کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ یہ سب حبل اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی رسّی ہیں۔ اُن میں سے ایک کڑی بھی اگر ایک احمدی نظر انداز کرے گا تو وہ اُن لوگوں میں شمار ہو گا جو دوبارہ آگ کے گڑھے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حبل اللہ کو پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھنا اور اُس کا شکر گزار ہونا تب حقیقت کا روپ دھارے گا، تب یہ قول سے نکل کر عمل کی شکل اختیار کرے گا جب آپس کی محبت ہو گی۔ جب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے بھائیوں جیسا سلوک ہو گا تب ہی ایک احمدی حقیقت میں ہدایت یافتہ اور آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جانے والا کہلائے گا۔ جب ہر قسم کے تفرقہ سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا تبھی ایک احمدی حقیقی احمدی کہلائے گا۔ جب ہر قسم کی ذاتی اَناؤں سے ہر احمدی اپنے آپ کو بچائے گا، جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے محبت ہو گی تب ہی ایک احمدی حقیقی احمدی بنتا ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس نہج پر اپنی سوچوں کو ڈالیں، اپنے قول کو اس طرح ڈھالیں، اپنے عمل کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ اور جب یہ معیار ہم حاصل کر لیں گے تو پھر ہی دوسروں کو بھی ہم دعوت دے سکتے ہیں اور پکار پکار کر اعلان کر سکتے ہیں کہ ”آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے“۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 225)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

آج بیشک ایک طبقہ دین سے ہٹا ہوا ہے بلکہ بہت بڑی تعداد دنیا میں دین سے ہٹ گئی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خاص طور پر مغربی ممالک میں تو خدا تعالیٰ کے وجود سے بھی انکاری ہیں۔ لیکن سپین ایک ایسا ملک ہے جہاں اب بھی ایک اچھی خاصی تعداد ہے، ایسا طبقہ ہے جس کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہاں دو دن پہلے جو سپینش لوگوں کے ساتھ ریسپشن (Reception) تھی تو میرے ساتھ یہاں ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ باتوں میں مجھے یہ اظہار کرنے لگے اور بڑی فکر سے یہ اظہار تھا کہ اب لوگ دین سے دور جا رہے ہیں، ہمیں اُن لوگوں کو دین کی طرف لانے کی طرف کوشش کرنی چاہئے۔ ابھی تک جن لوگوں سے بھی مغرب میں میرا واسطہ پڑا ہے تو عموماً اس لیول کے آدمی دین سے ہٹے ہوئے ہی ہوتے ہیں اور دنیاداری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں اس سطح پر بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ دین کی طرف رجحان ہے۔ مذہبی آدمی ہیں تو یہ فکر ایسے لوگوں کو بھی ہے۔

دین جو حقیقی دین ہے، وہ تو اب خدا تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ اسلام ہے۔ اس لئے کوئی اور دین نہ تو بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب لا سکتا ہے اور نہ ہی اُس میں اتنی سکت ہے۔ اب صرف دینِ اسلام ہی ہے جو بندے کو خدا کے قریب کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ لیکن اسلام کو پھیلانے کی بھی جن لوگوں کی ذمہ داری ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے حبل اللہ کا سرا پکڑا دیا ہے، وہ احمدی ہیں۔ پس اگر ہمارے قول و فعل میں تضاد ہوگا۔ اگر ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر اختلاف کرنے بیٹھ جائیں گے، ایسے اختلاف جو ہماری اکائی کو نقصان پہنچانے والے ہوں، جو ہمارے ذمّہ کاموں کو بجالانے اور اُن کے اعلیٰ نتائج نکالنے میں روک بننے والے ہوں تو یقیناً ہم خدا تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہوں گے۔

جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ صدیوں پہلے ہزاروں سپینش جن کی بنیاد اسلام تھی، ان میں سے ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اسلام میں دوبارہ داخل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں لیکن حقیقی اسلام کا ابھی ان کو پتہ نہیں تو حقیقی اسلام سے ہم نے اُنہیں آگاہ کرنا ہے۔ یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں وہاں کے مقامی کئی ایسے احمدی ہیں جو روحانیت کی تلاش میں مسلمان ہوئے لیکن مسلمان لیڈروں یا علماء نے اُنہیں اُس روحانی مقام کی طرف رہنمائی نہیں کی جس کی اُن کو تلاش تھی تو پھر مزید جستجو اُن میں پیدا ہوئی اور پھر وہ احمدیت کے قریب لے آئی۔ تو یہ بات ہر احمدی کے لئے باعثِ توجہ ہے کہ نئے آنے والوں کو احمدیت کی آغوش میں روحانی سکون ملتا ہے اور اس کے لئے ہمیں جو پرانے احمدی ہیں اُن کو بھی اپنے اوپر نظر رکھنی ہوگی۔ اگر پرانے احمدیوں نے اور خاص طور پر پاکستانی احمدی جو باہر آباد ہیں، اُنہوں نے اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کیا تو ان سچ کے متلاشیوں کو وہ دین سے دور کرنے والے ہوں گے اور وہ کردار ادا کر رہے ہوں گے کہ ان کو دین سے دور کریں۔

پس ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ ریسپشن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس میں مَیں نے اسلامی تعلیمات کے حوالے سے مختصراً مختلف پہلو بیان کئے تھے تو ایک خاتون جو مجھے سپینش لگیں، کھانے کے بعد ملنے آئیں، سکارف وغیرہ باندھا ہوا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مَیں مسلمان ہوں۔ میں نے اُنہیں کہا آپ شکل سے تو سپینش لگتی ہیں اور یہ بھی بتایا کہ میں فلاں مسلمان تنظیم کی عہدیدار ہوں اور مجھے کہنے لگیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم بڑے اچھے رنگ میں تم نے بیان کی ہے اور مجھے اس کی بڑی خوشی ہوئی ہے۔ جب میں نے اُنہیں یہ کہا کہ آپ سپینش لگتی ہیں تو مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر جو پرانے مبلغ تھے، اُن کے ایک بیٹے جو میرے ساتھ کھڑے تھے، اُنہوں نے کہا کہ سپینش ہی ہیں اور اب انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ انہوں نے لفظ convert ہوئی ہیں، استعمال کیا تھا۔ تو وہ خاتون فوراً بولیں کہ نہیں، مَیں convert نہیں ہوئی بلکہ مَیں اپنے دین میں، اپنے باپ دادا کے دین میں دوبارہ واپس آئی ہوں۔

تو یہاں ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کو اپنے آباؤ اجداد کے دین اور اپنی بنیادوں اور اپنی روٹس (Roots) کی تلاش ہے۔ پس ہمیں ایسے علاقوں میں، ایسے لوگوں میں بہت کوشش سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن بار بار مَیں کہہ رہا ہوں کہ اگر اس کام میں برکت ڈالنی ہے تو اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہمیں ڈھالنا ہوگا۔ حقیقی اسلام کی تلاش کی پیاس ہم ہی بجھا سکتے ہیں۔ ایک احمدی ہی بجھا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ سمجھو کہ اسلام کی ترقی کی بنیاد مسجد بنانے سے پڑ گئی تو ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو، تب فائدہ ہوگا۔ پس مسجد کے قیام اور مسجد کی آبادی میں اخلاص ہی کام آئے گا۔ نہ کہ کوئی چالاکی، نہ ہوشیاری، نہ علم، نہ عقل۔ گو یہ چیزیں بھی ساتھ ساتھ کام کرتی ہیں لیکن اخلاص پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اور جب ذاتی مفادات اور عُہدوں اور اَناؤں سے اونچا ہو کر سوچیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بشارت پیدرو آباد کی برکت بھی ہمیں نظر آئے گی اور مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا کی تعمیر کے خوش کن نتائج بھی ہم دیکھیں گے۔

اس مسجد کے افتتاح میں جیسا کہ میں نے بتایا، پھر ریسپشن ہوئی، اور اتنے بڑے پیمانے پر یہ پہلی ریسپشن جماعت احمدیہ سپین نے آرگنائز کی تھی جس میں ہمسایوں کے علاوہ پڑھے لکھے لوگ اور سرکاری افسران اور سیاستدان بھی آئے۔ ہر طبقے کے لوگ تھے اور بڑا اچھا اثر لے کر گئے ہیں۔ اکثر نے یہ کہا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم آج ہم نے پہلی دفعہ سنی ہے۔ بعض نے کہا ہم بڑے جذباتی ہو رہے تھے بلکہ بعض تو خدا تعالیٰ کا انکار کرنے والے ہیں، جنہیں اتھی اسٹ (atheist) کہتے ہیں، انہوں نے بھی کہا کہ ہمیں بہت کچھ مذہب کے بارے میں پتہ چلا بلکہ ڈاکٹر منصور صاحب کہہ رہے تھے کہ ان کے ایک واقف کار ڈاکٹر ہیں وہ کافی جذباتی تھے۔

پس آج خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور مذہب کی خوبصورتی اگر کوئی بتا سکتا ہے تو جماعت احمدیہ ہے۔ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں۔ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں، جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حبل اللہ کو پکڑنے کے سامان کئے ہوئے ہیں۔ یہ آپ لوگ بعد میں پروگراموں میں بھی دیکھ لیں گے، رپورٹس میں بھی شائع ہو جائے گا۔ ایم ٹی اے نے بھی ریسپشن میں آنے والے بہت سارے لوگوں کے انٹرویو ریکارڈ کئے ہیں جنہوں نے مسجد کے بارے میں بھی، اسلام کے بارے میں بھی اپنے تاثرات بیان کئے ہیں۔ ان میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ویلنسیا کی اسمبلی کے سپیکر بھی تھے۔ یہ کہیں گئے ہوئے تھے، شاید میڈرڈ گئے ہوئے تھے۔ یہاں رہنے والے جانتے ہی ہیں کہ کتنا فاصلہ ہے۔ ٹرین پر بھی تقریباً دو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اُن کو آنے میں دیر ہو گئی تو اُن کے سٹاف نے یہ کہہ دیا کہ وہ نہیں آسکتے۔ لیکن وہ پروگرام سے ایک گھنٹہ پہلے یہاں سٹیشن پر پہنچے اور اپنے ڈرائیور کو کہا کہ سیدھے مسجد چلو۔ اپنے کسی سرکاری کام سے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آج وزیرِ خارجہ کے ساتھ کوئی میٹنگ تھی، مَیں دوپہر وہاں گزار کے آیا ہوں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے مسجد کے پروگرام کو اہمیت دی اور سیدھے یہاں تشریف لائے۔ پہلے ان کا خیال تھا کہ یہاں آدھا گھنٹہ بیٹھوں گا اور پھر چلا جاؤں گا۔ لیکن پھر کافی دیر بیٹھے، بڑی دلچسپی سے باتیں سنیں، باتیں کیں اور کہنے لگے کہ اسلام کی تعلیم بڑی خوبصورت ہے جو تم نے بیان کی ہے۔ اسی طرح کئی اور لوگ بھی تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ سیاست دان تھے، وکیل تھے، ڈاکٹر تھے، ممبر آف پارلیمنٹ تھے تو سب نے بڑا اچھا تأثر لیا۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ پہلا فنکشن تھا جو سپین کی جماعت نے اس پیمانے پر آرگنائز کیا اور 108 کے قریب یہ سپینش افراد تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ ہمسائے جو پہلے یہاں مسجد بنانے کے مخالف تھے، اُن میں سے بھی کئی آئے ہوئے تھے۔ اُن میں بعض کو اگر کوئی شبہات تھے جن کا اُس وقت انہوں نے اظہار بھی کیا تو میری تقریر کے بعد وہ دُور ہو گئے۔ میں نے ہمسایوں کے حقوق اور اسلام میں اس کی اہمیت سے بھی بات شروع کی تھی۔ تو بہرحال اس مسجد کے بننے کے بعد دنیا کی اب اس طرف نظر ہے۔ اب یہ بن گئی ہے اور افتتاح کے بعد اخباروں میں آنے کے بعد مزید نظر ہوگی۔ ہم نے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ پس اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ان تلاوت کردہ آیات میں سے آل عمران کی پہلی آیت میں تو اتفاق و اتحاد کی طرف زور دیا ہے تاکہ ہدایت پر قائم رہو اور گمراہی سے بچو اور اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ لیتے چلے جاؤ۔ تو دوسری آیت میں فرمایا کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ کرنے والی ہو، جو بھلائی کی طرف بلانے والی ہو۔

پس یہ ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے اور یہ جماعت سب سے پہلے مبلغین اور مربیان کی جماعت ہے۔ وہ پہلے مخاطب ہیں۔ کیونکہ آپ مربیان کو خلیفۂ وقت نے تربیت کے لئے اور تبلیغ کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔ آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔ اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔ اگر خود مربیان اور مبلغین اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے۔ مربیان کا کام جماعت کی تربیت بھی ہے اور تبلیغ بھی۔

پس دونوں کاموں کے لئے بلند حوصلہ ہونا اور بلند حوصلہ دکھانا بہت ضروری ہے۔ صبر کے اعلیٰ معیار قائم کرنے بہت ضروری ہیں۔ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا اور کروانا بہت ضروری ہے۔ اپنے قول و فعل

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

میں مطابقت رکھنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، مربیان جماعت کی دینی اور روحانی ترقی کے لئے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ پس اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ سخت حالات بھی آئیں گے۔ بعض لوگوں اور عہدیداران کے رویے ایسے بھی ہوں گے جو پریشان کریں گے۔ بعض موقعوں پر صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہوگا۔ آخر انسان انسان ہے لیکن فوراً دعا اور استغفار اور اس سوچ کو سامنے لائیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ جماعت کی تربیت کے اعلیٰ معیار بھی قائم کرنے ہیں اور بھٹکی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی لے کر آنا ہے۔ جب یہ سوچ ہوگی تو کسی کی بات آپ کو اپنے مقصد کے حصول سے یا حصول کی کوشش سے ہٹا نہیں سکے گی۔ اَلْعِزَّةُ لِلّٰہ ہروقت آپ کے سامنے رہے گا۔ آپ نے اپنی زندگیاں وقف کرنے کا جو ایک عہد کیا ہے وہ آپ کے سامنے رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عزت ہی آپ کے سامنے رہے گی نہ کہ اپنی، تو عہدیداران کے غلط رویّوں کی برداشت آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہی ہوگی۔ کیونکہ ہر قسم کے حالات میں آپ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ پر عمل کر رہے ہوں گے۔

پس مربی کا کام صرف اپنے آپ کو تفرقہ سے بچانا اور آگ کے گڑھے سے دور کرنا نہیں ہے بلکہ دنیا کو بھی تفرقہ سے بچانا ہے اور آگ کے گڑھے سے دُور کرنا ہے اور یہ کام جیسا کہ میں نے کہا، قربانی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

پھر دوسرے نمبر پر اس آیت کے تحت وہ گروہ بھی آتا ہے جو جماعتی عہدیدار ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ جماعتی عہدیداروں کے سپرد بھی ایک امانت ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آسکتے ہیں۔ یہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ تم پوچھے جاؤ گے اور امانت کا حق تبھی ادا ہوگا یا ہوسکتا ہے جب اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کی جائے۔ عُہدے صرف عُہدے لینے کے لئے نہ ہوں بلکہ خدمت کے جذبے اور اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنے اور کروانے کے لئے ہوں۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کا ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر ہو۔ (کنز العمال جلد6 صفحہ 302 کتاب السفر، قسم الاقوال، الفصل الثانی آداب متفرقۃ حدیث نمبر17513 دار الکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن2004ء)۔ عہدیداران کے اپنے نمونے افرادِ جماعت کو بھی نیکیوں پر قائم کرنے والے ہوں۔ اگر خود اپنے قول و فعل میں تضاد ہے تو دوسرے کو کیا اور کس منہ سے نصیحت کر سکتے ہیں۔ دوسرا تو پھر آپ کو منہ پر کہے گا کہ پہلے اپنی برائیاں درست کرو، اپنی زبان کو شستہ کرو، اپنے اخلاق کو بہتر کرو، اپنی دینی حالت کو سنوارو، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرو، اپنی نمازوں کو درست کرو، اپنے دنیاوی معاملات میں بھی انصاف قائم کرو، اپنی ایمانداری کے معیار بھی بڑھاؤ، جماعت کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لئے ایک درد پہلے اپنے اندر پیدا کرو، یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری بھی ہے۔ مربیان جو خلیفہ وقت کے دینی تربیت کے لئے نمائندے ہیں، اُن کا احترام کرو۔ یہ بھی عہدیداروں کا سب سے بڑا کام ہے کہ مربیان کا احترام کریں۔ غرض اپنی ظاہری اور باطنی حالت کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو۔ تب ہی تم یہ کہہ سکتے ہو کہ تم اُن لوگوں میں شامل ہو جو نیکیوں کو قائم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے کا حق رکھتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر سطح پر جماعت کے، ہر عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر صدر جماعت اور امیر جماعت کو، جو جو جہاں جہاں ہے ورنہ یہ لوگ جماعت میں تفرقہ کا موجب بن رہے ہیں۔ مربیان اور مبلغین کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اس سے اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف مزید توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ اور جب ہم ہر سطح پر اس کے معیار حاصل کر لیں گے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تربیت کے مسائل بھی حل ہوں گے، بہتر ہوں گے اور تبلیغ کے میدان میں بھی ہم غیر معمولی فتوحات دیکھیں گے۔ یہ اکائی اور احترام اور اتفاق ہمارے ہر کام میں برکت ڈالے گا۔ یہ بھی واضح کر دوں کہ عہدیداران کا آپس کا رویہ اور سلوک بھی ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھا ہونا چاہئے، معیاری ہونا چاہئے۔ یہ بھی بہت ضروری ہے اور یہ کاموں میں برکت ڈالنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر پھوٹ پڑی رہے، ایک دوسرے سے اختلافات بڑھتے چلے جائیں، عزتوں اور اَناؤں کا سوال پیدا ہوتا چلا جائے، صبر اور حوصلہ کم ہوتا جائے تو پھر نتیجے بہت منفی قسم کے نکلتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آیت کی تفسیر میں ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک رئیس تھا، اُس کے پاس کسی شخص نے شکایت کی کہ آپ کا جو فلاں عزیز ہے یا امیرزادہ ہے اُس نے مجھے بڑی گالیاں دی ہیں۔ اُس رئیس نے اُس کو (دوسرے شخص کو، امیرزادے کو) بلایا اور اُس کو بے انتہا گالیاں دیں اور وہ خاموشی سے سنتا رہا۔ اُس کے بعد رئیس نے اُسے کہا کہ تم نے اس شخص کو کیوں گالیاں دیں؟ تو وہ امیرزادہ کہنے لگا کہ اس شخص نے پہلے مجھے برا بھلا کہا تھا اور مجھ سے صبر نہیں ہوسکا اس لئے میں نے اس کو گالیاں دیں۔ تو اُس رئیس نے اُسے کہا کہ مَیں نے تمہیں گالیاں دیں اور تم خاموشی سے سنتے رہے۔ اس کا مطلب ہے یہ بات نہیں کہ تم میں صبر نہیں تھا۔ تم میں صبر تھا تو تم میری باتیں سنتے رہے۔ صرف اس لئے تم نے اس کو گالیاں دیں اور ضرورت سے زیادہ برا بھلا کہہ دیا کہ وہ تمہارے سے کم تر تھا یا تم اُس کو کمتر سمجھتے تھے اور اگر تم صبر دکھاتے، جو دکھا سکتے تھے اور یہی تم نے میرے سامنے دکھایا جب مَیں نے تمہارے صبر کا ٹیسٹ لیا۔

(ماخوذ از حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 454 سورۃ آل عمران زیر آیت نمبر18)

پس صبر دکھانے کے یہ ہمارے معیار ہیں کہ جس طرح ہم اونچے کے سامنے صبر کرتے ہیں، اپنی حیثیت سے بڑے کے سامنے یا طاقتور کے سامنے ہم صبر کرتے ہیں، کمزور یا اپنے برابر والے سے بھی اتنا ہی صبر دکھائیں تو تبھی ہم ہر قسم کے فتنے اور فساد ختم کر سکتے ہیں۔ دنیا کو ہم نصیحت کرتے ہیں، اسلام کی خوبصورت تعلیم بتاتے ہیں، لیکن وقت آنے پر ہم میں سے وہ اکثریت ہے جو صبر کا دامن چھوڑ دیتی ہے۔ اگر ہم یہ معیار حاصل کر لیں تو ہماری تبلیغ کے میدان بھی مزید کھلتے چلے جائیں گے۔

عام افرادِ جماعت یہ نہ سمجھیں کہ یہ ساری واقفینِ زندگی اور عہدیداران کی ذمہ داریاں ہیں، آپس میں محبت و پیار کو بڑھانا، صلح اور صفائی کو قائم رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سننا اور اُن پر عمل کرنا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانا، خلیفہ وقت کی باتوں پر لبیک کہنا یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور یہی چیز جماعت کی اکائی کو بھی قائم رکھ سکتی ہے۔ عہدیداران کی عزت و احترام کرنا اور جماعتی معاملات میں اُن کی اطاعت کرنا یہ ہر فردِ جماعت پر فرض ہے۔ آپس کے تعلقات میں گھروں میں بھی اور باہر بھی اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنا، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ تبھی آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچائے جائیں گے اور پھر صرف خدا تعالیٰ نے یہی نہیں کہا کہ تبلیغ صرف مبلغین کا کام ہے یا چند اُن لوگوں کا کام ہے جو اپنے آپ کو دعوتِ الی اللہ کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کا ذکر کیا ہے لیکن دعوتِ الی اللہ کے بارے میں عام حکم ہے۔ اگر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کے پیروی کرنے اور اسوہ پر چلنے کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو تبلیغ کے کام میں بھی پیروی کرنی ہوگی۔

مَیں نے جو تیسری آیت سورۃ نحل کی پڑھی، اُس میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے اور یہ ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے۔ یہ ہر ایک کی ذمہ داری ہے، ہر مربی کی، ہر عہدیدار کی، ہر فردِ جماعت کی، مرد کی اور عورت کی کہ خدا کے راستے کی طرف بلائیں اور پھر بلانے کا طریق بھی بتا دیا۔ فرمایا کہ حکمت سے خدا تعالیٰ کی طرف بلاؤ۔

اب جو تمہارا تعارف دنیا میں پھیل رہا ہے، لوگ تمہاری طرف متوجہ ہو رہے ہیں، مسجد کے بننے کے ساتھ مزید راستے تبلیغ کے کھل رہے ہیں، اخباروں نے بھی لکھنا شروع کر دیا ہے تو اللہ یہ فرماتا ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے تبلیغ کی حکمت کو سمجھ کر پھر اس فریضے کو ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے جو حکمت کا لفظ تبلیغ کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کے بہت سے معنی ہیں، مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے راستوں کی طرف نشاندہی کر دی، کس طرح کن لوگوں سے تم نے واسطہ رکھنا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ دین کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآنِ کریم کے پڑھنے، اُس کی تفاسیر کے پڑھنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اس سے اپنی دلیلوں کو مضبوط کرو۔ پھر بعض باتیں جن کی مزید وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں فرمائی ہوئی ہے، اُن کے ذریعہ سے دلیلوں کو مضبوط کرو۔ اسلام کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بعض اعتراض کئے جاتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی مضبوط دلیلیں قائم کرو اور مزید حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

پھر حکمت کے معنی عدل کے بھی ہیں۔ بحث میں ایسی باتیں اور ایسی دلیلیں کبھی نہیں لانی چاہئیں جو

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

اعتراض پر مبنی ہوں اور بجائے اس کے کہ اسلام کی اس تعلیم کے ہر موقع پر ایک مسلمان سے انصاف کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں، بعض ایسی باتیں ہو جائیں جو اچھے اثر کے بجائے غلط اثر ڈالیں، جو انصاف کے بجائے ظلم پر مبنی ہوں۔ غیر احمدیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں علمی لحاظ سے مار کھانے لگتے ہیں، فوراً ظلم اور گالی گلوچ اور ایسی باتوں پر اتر آتے ہیں جو بجائے خدا کے کلام کی حکمت ظاہر کرنے کے اُن کا گند ظاہر کر رہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے علم کلام سے اس قدر لیس فرما دیا ہے کہ ہمارے کسی قول سے تبلیغ کے دوران ناانصافی اور ظلم کا اظہار ہو ہی نہیں سکتا۔

پس حکمت سے تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور یہ صرف تبلیغ میں ہی مدد نہیں دے گا بلکہ یہ ہر احمدی کی تربیت میں بھی ایک کردار ادا کر رہا ہوگا۔

اسی طرح حکمت نرمی اور بردباری کو بھی کہتے ہیں۔ اس میں صبر بھی شامل ہے۔ تبلیغ میں نرمی اور صبر بہت ضروری چیز ہے۔ بہت نئے آنے والے جو ہیں خاص طور پر پوچھتے ہیں کہ ہم اپنے رشتہ داروں کو کس طرح تبلیغ کریں؟ بعض قریبیوں کے لئے اُن کے دل میں بڑا درد ہوتا ہے۔ ان کی ایک بے چینی کی کیفیت ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب وہ اپنے عزیزوں کو احمدیت کے بارے میں بتاتے ہیں تو بجائے باتیں سننے کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں اور سختی سے کلام کرتے ہیں تو اُس وقت ہر احمدی کا کام ہے کہ نرمی اور صبر کا مظاہرہ کرے۔ یہ حکمت ہے اور یہ بہت ضروری چیز ہے۔ بہت سوں کے دل جو ہیں وہ حکمت سے نرم ہو جاتے ہیں۔ صبر اور نرمی سے نرم ہو جاتے ہیں۔ کئی لوگ اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ ہمارے صبر اور حوصلہ ایسا تھا کہ لگتا تھا کہ دامن چھوٹ رہا ہے لیکن ہم صبر کرتے رہے اور ہمارا صبر رنگ لایا اور ہمارا فلاں عزیز اب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

پھر جو حکمت کا قرآنِ کریم میں لفظ آیا، لغت میں اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ جو چیز جہالت سے روکے۔ یعنی تبلیغ کرنے والے کو ایسی بات کہنی چاہئے جو دوسرے کو جاہلانہ باتیں کرنے سے روکے۔ اُس کے مزاج کے مطابق باتیں ہوں۔ ایسی بات نہ ہو کہ ایسی باتیں تمہارے منہ سے نکل جائیں جو اُس کو مزید جہالت پر ابھارنے والی ہوں۔ بیشک مولویوں کا طبقہ یا بعض ایسے لوگوں کا طبقہ جن کے دل پتھر ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے اُن کے لئے جہالت کی موت ہی مقدر کر دی ہے، اگر حکمت سے ان میں سے ہر ایک کی طبیعت اور علم کی حالت کو سمجھتے ہوئے بات کی جائے تو وہاں دل نرم ہونے شروع ہو جاتے ہیں یا کم از کم اگر انسان مانتا نہیں تو خاموش ضرور ہو جاتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والے اور مذہب کے خلاف جو لوگ ہیں اُن کے بھی دل نرم ہو جاتے ہیں اور وہ غلط اور جاہلانہ اعتراضات کرنے سے باز آ جاتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا ریسپشن کی مثال دیتا ہوں، یہاں آنے والوں میں بہت سارے لا مذہب لوگ بھی تھے۔ اُن میں سے ایک جوڑے نے جو ڈاکٹر تھے جب قرآن اور حدیث کے حوالے سے میری باتیں سنیں، تو کہنے لگے کہ یہ مذہب کی باتیں دل کو ایسی لگ رہی ہیں کہ دل چاہتا ہے سنتے چلے جائیں۔ وہ مجھے ملے بھی تھے۔ پس اسلام کی تعلیم تو ایسی پُرحکمت تعلیم ہے کہ اگر ماحول کے مطابق دنیا کے سامنے پیش کی جائے تو دل پر اثر کرتی ہے۔

مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ اب یہ میدان جو صاف ہو رہے ہیں اور یہ تعارف جو بڑھ رہے ہیں انہیں آپ نے سنبھالنا ہوگا۔ اور انہیں سنبھالنا آپ میں سے ہر ایک کا کام ہے۔

پھر حکمت یہ بھی تقاضا کرتی ہے کہ کبھی کوئی غلط بات نہ ہو بلکہ سچی اور صاف بات ہو اور اسلام نے تو ایسی خوبصورت اور سچی تعلیم دی ہے، اسلام ایسا خوبصورت اور سچا مذہب ہے کہ اس کے لئے کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کہ کوئی گول مول بات کی جائے۔ ہم اُن علماء کی طرح نہیں جو کہتے ہیں کہ حکمت کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اگر جھوٹ بھی بولنا ہو تو بول دو اور یہ اُن کی تفسیروں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ وہ حکمت کیسی ہے جس میں جھوٹ ہے؟ جہاں جھوٹ آیا وہاں انصاف، عدل اور امن ختم ہوا۔ اور جہاں یہ چیزیں ختم ہوئیں وہاں فتنہ وفساد پیدا ہوا اور یہی چیز آجکل ہم پاکستان میں اور دوسرے اسلامی ملکوں میں دیکھ رہے ہیں اور جب فتنہ پیدا ہو تو پھر وہاں اسلام نہیں رہتا۔

پس اسلام کی حقیقی تعلیم اگر کوئی پھیلا سکتا ہے، اگر کوئی بتا سکتا ہے تو وہ احمدی ہے جس کی ہر بات صداقت، عدل اور علم پر منحصر ہے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی جو ہم نے ادا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی طرح حکمت کے تقاضے پورے کرو۔ یعنی اپنے علم کو بڑھاؤ، اپنے صبر کے معیار کو بڑھاؤ، اپنے عدل کے معیار کو بڑھاؤ، اپنی روزمرہ زندگی میں جس چیز کا اظہار ہوتا ہو، وہ کرو۔ اپنے اندر مزاج شناسی پیدا کرو کیونکہ مزاج شناسی کے بغیر بھی تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ مزاج شناسی بھی تبلیغ کے لئے ایک اہم گُر ہے۔ تو پھر تمہارا وعظ جو ہے وہ اعلیٰ ہو سکتا ہے، تمہاری جو تبلیغ ہے وہ پُرحکمت ہو سکتی ہے۔ تب تم موعظہ حسنہ پر عمل کرنے والے ہو سکتے ہو۔ موعظہ حسنہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بات جو دل کو نرم کرے۔

پس حکمت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے جو بات ہو وہ دلوں کو نرم کرتی ہے۔ یہاں مختلف قومیں آباد ہیں ان کے لئے مختلف طریق سوچنے ہوں گے کہ کس طرح ان کو احسن رنگ میں تبلیغ کی جائے۔ اس کی طرف بھی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرما دی ہے کہ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَن۔ یعنی تبلیغ ایسی احسن دلیل اور حکمت کے ساتھ ہو، تمہاری نصیحت ایسی دل کو لگنے والی ہو کہ دل نرم ہونے شروع ہو جائیں۔ تبلیغ کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔ باقی اسے پھل لگانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ ہدایت فرمانا خدا تعالیٰ کا کام ہے لیکن اس کام کے لئے جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا اپنی حالتوں کو بدلنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ تبھی بات اثر کرتی ہے۔ تبھی دلیلیں کارگر ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر نصیحت کرنے کے طریق کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”جسے نصیحت کرنی ہو اُسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (النحل:126) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرزِ کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 104 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ حکمت سے بات کرنا آپس میں بھی ضروری ہے اور تبلیغ کے لئے بھی ضروری ہے۔ تربیت کے لئے بھی ضروری ہے اور دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ تبلیغ کے راستے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کھول دیئے۔ اس سے فائدہ اُٹھانا اور ایک ہو کر ایک مہم کی صورت میں تبلیغ کے میدان میں اترنا اب افرادِ جماعت کا کام ہے۔ آپ پر منحصر ہے کہ کس حد تک اس کو بجا لاتے ہیں۔ اخباروں نے تو مسجد کے حوالے سے خبریں لگا دیں کہ اسلام نے جھنڈے گاڑ دیئے۔ خلیفہ نے کہا کہ سترھویں صدی میں مسلمانوں کو یہاں سے نکالا گیا تھا اب ہم نے واپس یہاں آنا ہے۔ لیکن صرف ان خبروں سے تو ہمارا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس سے ملتی جلتی خبریں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بھی اخباروں میں شائع ہوئی تھیں جب مسجد بشارت پیدروآباد کا افتتاح ہوا تھا۔ لیکن جائزہ لیں۔ کیا گزشتہ تیس سال میں ہم نے کچھ حاصل کیا۔ پس ترقی کرنے والی قومیں اخباری خبروں سے خوش نہیں ہوتیں۔ مقصد حاصل کرنے والی قومیں ریسپشن میں یا دوستوں کی مجالس میں مہمانوں کے جذباتی اظہار سے خوش نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ اپنے جائزے لیتی ہیں۔ نئے نئے پروگرام بناتی ہیں۔ آپس میں ایک اکائی بن کر نئے عزم کے ساتھ اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہناتی ہیں۔ اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتیں جب تک اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں اُن کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس ٹوہ میں نہیں رہتیں کہ امیر جماعت نے یا صدر جماعت نے میرے متعلق کیا بات کی تھی بلکہ ایسی باتیں پہنچانے والوں کو ترقی کرنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مَیں نے تو زمانے کے امام کے ساتھ عہدِ بیعت باندھا ہوا ہے اور اُسے میں نے پورا کرنا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ ان باتوں کی طرف توجہ تو میرے خیالات کو منتشر کر دے گی اور مَیں اپنے مقصد کو بھول جاؤں گا۔ اپنے ہم وطنوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے میں یہ باتیں آپس کی چپقلشیں روک بن جائیں گی۔ میرے سے تفرقہ کا اظہار ہوگا۔ اس طرح میں اپنی دنیا و عاقبت برباد کرنے والا بن جاؤں گا۔ پس اگر تمہیں میرے سے ہمدردی ہے، اگر تمہیں جماعت سے ہمدردی ہے تو یہ باتیں مجھ تک نہ پہنچاؤ بلکہ کسی شخص کو بھی ان کے بارے میں جو باتیں تم سنو، وہ نہ بتاؤ کیونکہ یہ چغلی کے زمرہ میں آتی ہیں۔ اگر یہ سوچ ہر احمدی کی، ہر مبلغ کی، ہر عہدیدار کی ہو جائے گی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ پس ہر سطح پر یہ عزم کریں، چاہے وہ خادم ہیں یا انصار ہیں یا لجنہ کے ممبر ہیں کہ میں نے اسلام کی سربلندی کی خاطر ہر قسم کے تفرقے کو ختم کرنا ہے اور ہر قسم کی رنجشوں اور فتنوں کو جڑ سے اکھیڑنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

گزشتہ جمعہ میں نے مسجد کی تعداد کے لحاظ سے ذکر کیا تھا۔ ٹیکنیکلی تو اتنا ہی ہے جو مَیں نے بتایا تھا لیکن مختلف ہالز میں جو capicity ہے، اس کے مطابق کم از کم چھ سو سے اوپر نمازی یہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:

ایک دعا کی تحریک بھی کرنی چاہتا ہوں۔ نوابشاہ کے ہمارے ایک مخلص احمدی دوست، جو پیشہ کے لحاظ سے وکیل بھی ہیں، دو دن پہلے وہ اپنی دوکان سے آ رہے تھے تو مخالفین نے گولیوں کے فائر کر کے ان کو شدید زخمی کر دیا۔ وہ critical حالت میں ہیں۔ ابھی کراچی میں ہسپتال میں ہیں۔ ڈاکٹر کچھ عرصہ، آئندہ چند دن اور دیکھیں گے تب بتایا جا سکتا ہے کہ خطرے سے باہر ہیں کہ نہیں ہیں۔ اُن کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

بقیہ: **خطاب حضورانور** از صفحہ نمبر 2

پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت کے اعزاز سے مشرف ہوا ہے۔ تو جو دولت آپ کے گھر میں موجود ہے اس کو چھوڑ کر دوسرے کے گھر کو اس سے کمتر چیز لینے کے لئے کیوں دیکھتے ہیں۔ اُس طرف کیوں نظر رکھے ہوئے ہیں۔ وہ چشمہ جو تمہارے گھر میں موجود ہے اُس سے اپنی پیاس بجھاؤ بلکہ غیروں کو بھی اس طرف لاؤ۔ بجائے اس کے کہ ایسے سراب کی طرف دوڑا جائے جس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے زندگیاں ختم ہو جاتی ہیں لیکن کچھ نہیں ملتا۔

آج ایم ٹی اے کے ذریعہ سے تمام دنیا میں ہماری یہ بات پہنچتی ہے۔ پس چاہئے کہ سب مسلمان اس سے فیض پائیں۔ اس چشمے سے فیض پائیں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فیض کا منبع ٹھہرایا ہے اور اپنا محبوب بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران: 32)۔ تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا کی ذات میں بخل نہیں اور نہ انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ اُن کی پوجا کی جاوے بلکہ اس لئے کہ لوگوں کو تعلیم دیں کہ ہماری راہ اختیار کرنے والے ہمارے ظلّ کے نیچے آ جاویں گے۔ جیسے فرمایا اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32)۔ یعنی میری پیروی میں تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر محبوب ہونے کی بدولت یہ سب اکرام ہوئے۔ مگر جب کوئی اور شخص محبوب بنے گا تو اُس کو کچھ بھی نہیں ملے گا؟ اگر اسلام ایسا مذہب ہے تو سخت بیزاری ہے ایسے اسلام سے۔ مگر ہرگز اسلام ایسا مذہب نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ مائدہ لائے ہیں کہ جو چاہے اُس کو حاصل کرے۔ وہ نہ تو دنیا کی دولت لائے اور نہ مہاجن بن کر آئے تھے۔ وہ تو خدا کی دولت لائے تھے اور خود اس کے قاسم تھے۔ پس اگر وہ مال دینا نہیں تھا تو کیا وہ گٹھڑی واپس لے گئے؟''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 177-176۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

تو اس مائدہ میں نبوّت کا فیضان بھی ہے۔ جو شخص فنا فی الرسول ہو گیا اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ محبوب بھی بن گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ اُس کو نبوت کے مائدے سے نوازنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جیسا کہ نبوت کی تعریف میں ہم دیکھ چکے ہیں۔ کثرت سے الہام اور وحی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبریں پانا ہی نبوت کی نشانی ہے۔

پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور فیضان ہے کہ آپ کے پیچھے چل کر، فنا ہو کر، اللہ تعالیٰ کا محبوب بن کر انسان اس انعام سے بھی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیشگوئی بھی موجود ہے اور ایسی نبوت کا دعویٰ کرنے والے کے ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی موجود نظر آ رہی ہیں۔ سچا دعویٰ خود بولتا ہے اور گزشتہ سو سال سے زائد کی جماعت احمدیہ کی جو تاریخ ہے اس بات کی گواہ ہے۔ اس کو دیکھ کر اب تو مسلمان ہوش میں آئیں۔ اتنا عرصہ گزر گیا ہے اور یہ جماعت اللہ کے فضل سے ترقی پر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ دیکھ لیں اس عرصہ میں کئی جھوٹے دعویدار پیدا ہوئے ہیں اور اُن کا کیا حشر ہوتا رہا ہے۔ پاکستان میں گزشتہ دنوں بھی اخباروں میں ایک (جھوٹے) دعویدار کا ذکر تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''سعادتِ عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرما دیا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32)۔ یعنی آؤ میری پیروی کرو تا کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔ اگر حقیقتِ مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے؟ اور روزہ کیا چیز ہے؟ خود ہی ایک بات سے رُکے اور خود ہی کرے۔ اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔ اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا، میرا جینا، میری نماز، میری قربانیاں اللہ ہی کے لیے ہیں اور سب سے پہلے مَیں اپنی گردن رکھتا ہوں۔ یہ فخر اسلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اوّلیت کا ہے۔ نہ ابراہیم کو، نہ کسی اور کو۔ یہ اسی کی طرف اشارہ ہے كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ۔ اگرچہ آپؐ سب نبیوں کے بعد آئے، مگر یہ صدا کہ میرا مرنا اور میرا جینا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے دُوسرے کے منہ سے نہیں نکلی''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 429-428۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقامِ ختم نبوت ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی عبودیت کے اعلیٰ ترین معیار قائم ہوئے جن کا خدا تعالیٰ نے خود قرآنِ کریم میں آپ کے ذریعہ سے اعلان فرمایا۔ دیکھیں کس خوبصورتی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقامِ ختم نبوت کو بیان فرمایا ہے۔ جس کو اتنی باریکی میں جا کر اس مقام کا فہم و ادراک ہوا، اُسے یہ کہنا کہ ختمِ نبوت کے منکر ہیں، ظلم نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''کیا تم کہہ سکتے ہو کہ آفتابِ وحی الٰہی اگرچہ پہلے زمانوں میں یقینی رنگ میں طلوع کرتا رہا ہے مگر اب وہ صفائی اُس کو نصیب نہیں۔ گویا یقینی معرفت تک پہنچنے کا کوئی سامان آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا اور گویا خدا کی سلطنت اور حکومت اور فیض رسانی کچھ تھوڑی مدّت تک رہ کر ختم ہو چکی ہے۔ لیکن خدا کا کلام اُس کے برخلاف گواہی دیتا ہے۔ کیونکہ وہ دعا سکھلاتا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحة: 7-6)۔ اس دعا میں اس انعام کی امید دلائی گئی ہے جو پہلے نبیوں اور رسولوں کو دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ ان تمام انعامات میں سے بزرگ تر انعام وحی یقینی کا انعام ہے کیونکہ گفتارِ الٰہی قائمقام دیدارِ الٰہی ہے''۔ (کہ اللہ میاں کا کلام جو ہے وہی اللہ میاں کو دکھانے کا ذریعہ بنتا ہے) ''کیونکہ اسی سے پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ پس اگر کسی کو اس اُمّت میں سے وحی یقینی نصیب ہی نہیں اور وہ اس بات پر جرأت ہی نہیں کر سکتا کہ اپنی وحی کو قطعی طور پر مثل انبیاء علیہم السلام کے یقینی سمجھے اور اُس کی ایسی وحی ہو کہ انبیاء کی طرح اس کے ترکِ متابعت اور ترکِ عمل پر یقینی طور پر دنیا کا ضرر متصوّر ہو سکے تو ایسی دعا سکھلانا محض دھوکا ہوگا۔ کیونکہ اگر خدا کو یہ منظور ہی نہیں کہ بموجبِ دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحة:7-6)، انبیاء علیہم السلام کے انعامات میں اس اُمّت کو بھی شریک کرے تو اُس نے کیوں یہ دعا سکھلائی......''۔ فرمایا ''لیکن یاد رہے کہ ضرور ان انعامات میں جو نبیوں کو دیئے گئے اس اُمّت کے لئے حصہ رکھا گیا ہے''۔ (نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 488-487)

پھر فرماتے ہیں کہ:

''واضح ہو کہ آیت اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں مومنوں کے لئے ایک خوشخبری ہے اور اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے وہ سب کچھ تیار کر رکھا ہے جو اُس نے گزشتہ نبیوں کو دیا تھا۔ اور اسی لئے اُس نے یہ دعا سکھائی تا طالبوں کے لئے خوشخبری ہو۔ پس اس سے لازم آیا کہ محمدی خلفاء کا سلسلہ مثیل عیسیٰ پر ہو تا موسوی سلسلہ کے ساتھ (اس کی) مماثلت مکمل ہو جائے اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اُسے پورا کیا کرتا ہے''۔

(ترجمہ عربی عبارت اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 170 حاشیہ، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 264-263 حاشیہ۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان 2004ء)

پس خدا تعالیٰ تو مسلمانوں کو یہ کہہ رہا ہے کہ دعا کرو تا کہ امتی نبی کے انعام سے حصہ پاؤ۔ جس کو سب سے زیادہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت ہے۔ لیکن نام نہاد علماء کیا کہتے ہیں کہ نہیں۔ یہ توہینِ رسالت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُن کی اُمّت میں سے کوئی نبی آئے، ہاں باہر سے آ سکتا ہے۔ تو اس کے بعد یہ بتائیں کہ کیا توہینِ رسالت بلکہ اللہ تعالیٰ کی توہین کے بھی یہ لوگ مجرم ٹھہرتے ہیں یا احمدی؟

بہرحال قرآنِ کریم میں کئی آیات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف نبی آ سکتا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے نبی کا آنا آپ کے مقام کو اونچا کرتا ہے نہ کہ کم۔ ایک حدیث میں آتا ہے، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوعبداللہ سے روایت ہے جو جہینی کے موالی اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے مصاحبوں میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنا مسجدِ حرام کے سوا دوسری مساجد میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں اور آپؐ کی مسجد تمام مساجد سے آخری، یعنی افضل ہے۔ (صحيح مسلم كتاب الحج باب فضل الصلاة بمسجدی مكة و المدينة۔ حدیث 3376) تو اب اس حدیث کے اگر ظاہر معنی لینے ہیں تو پھر اس مسجد کے بعد کوئی مسجد بھی نہیں بن سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مسجد آخر المساجد ہو گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کیا سمجھا، پہلے بھی ہم دیکھ آئے ہیں۔ کچھ اَور اقتباسات مَیں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور مجھے خدا کی پاک اور مطہّر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ مَیں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَمْ ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے مجھے مشرّف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلاواسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانہ کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو''۔ (اربعین نمبر 1، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 345)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے نہ ہوتے اور قرآنِ شریف جس کی تاثیریں ہمارے ائمہ اور اکابر قدیم سے دیکھتے آئے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں، نازل نہ ہوا ہوتا تو ہمارے لئے یہ امر بڑا ہی مشکل ہوتا کہ جو ہم فقط بائبل کے دیکھنے سے یقینی طور پر شناخت کر سکتے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح اور دوسرے گزشتہ نبی فی الحقیقت اسی پاک اور مقدس جماعت میں سے ہیں جن کو خدا نے اپنے لطف خاص سے اپنی رسالت کے لئے چُن لیا ہے۔ یہ ہم کو فرقانِ مجید کا احسان ماننا چاہئے جس نے اپنی روشنی ہر زمانہ میں آپ دکھلائی اور پھر اس کامل روشنی سے گزشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں۔ اور یہ احسان نہ فقط ہم پر بلکہ آدم سے لے کر مسیح تک اُن تمام نبیوں پر ہے کہ جو قرآنِ شریف سے پہلے گزر چکے اور ہر یک رسول اس عالی جناب کا ممنونِ منّت ہے جس کو خدا نے وہ کامل اور مقدس کتاب عنایت کی جس کی کامل تاثیروں کی برکت سے سب صداقتیں ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں جن سے اُن نبیوں کی نبوت پر یقین کرنے کے لئے ایک راستہ کھلتا ہے۔ اور ان کی نبوتیں شکوک اور شبہات سے محفوظ رہتی ہیں''۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد اول صفحہ 291-290 حاشیہ در حاشیہ نمبر 1)

تو یہ مقامِ ختم نبوت ہے کہ آپ نے ہمیں صحیح ادراک باقی نبیوں کا بھی بتایا کہ وہ نبی آئے تھے۔ یہ نبوت کا، خاتَم ہونے کا صحیح ادراک ہے کہ گزشتہ نبیوں کی بھی تصدیق کی ہے۔ اور اُن کی نبوت پر بھی اپنی نبوت کی مہر ثبت کی ہے نہ کہ صرف اتنا کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قدر دعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل میں ایک پیاس لگا دی تھی کہ لوگ مسلمان ہوں اور خدائے واحد کے پرستار ہوں''۔ فرمایا ''جس قدر کوئی نبی عظیم الشان ہوتا ہے اسی قدر یہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور یہ پیاس جس قدر تیز ہوتی ہے اسی قدر جذب اور کشش اس میں ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء اور جمیع کمالات نبوّت کے مظہر تھے اسی لیے یہ پیاس آپؐ میں بہت زیادہ تھی۔ اور چونکہ یہ پیاس بہت تھی اسی وجہ سے آپؐ میں جذب اور کشش کی قوت بھی تمام راستبازوں اور ماموروں سے بڑھ کر تھی جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ آپؐ کی زندگی ہی میں کُل عرب مسلمان ہو گیا۔ یہ کشش اور جذب جو مامورین کو دیا جاتا ہے وہ مستعد دلوں کو تو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ان لوگوں کو جو اس سے حصہ نہیں رکھتے دشمنی میں ترقی کرنے کا موقعہ دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 421۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

ابھی بھی یہی ہوتا ہے۔ کسی اعتراض کرنے والے نے کبھی سوچا ہے کہ مقامِ ختم نبوت کیا ہے؟ سب نبیوں سے زیادہ آپؐ کو یہ فکر تھی کہ اللہ تعالیٰ کے قریب لوگوں کو لایا جائے۔ یہ تھا نبوت کا مقام کہ جو سب نبیوں سے زیادہ آپ کو یہ فکر تھی۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ میں کیا مشکل ہے؟ قرآنِ مجید میں ہے کہ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا (البقرة:30)۔ زمین میں جو کچھ ہے وہ عام آدمیوں کی خاطر ہے۔ تو کیا خاص انسانوں میں سے ایسے نہیں ہو سکتے کہ ان کے لئے اَفلاک بھی ہوں؟ دراصل آدم کو جو خلیفہ بنایا گیا تو اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ وہ اس مخلوقات سے اپنے منشاء کا خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے

موافق کام لے۔ اور جن پر اُس کا تصرف نہیں وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے انسان کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ سورج، چاند، ستارے وغیرہ‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 213۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

تو دیکھیں یہ مقام ہے جو آپؐ نے خاتم الانبیاء کا بیان فرمایا کہ صرف نبیوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام کائنات کی پیدائش پر آپ کی مہر ثبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ آپ کو پیدا کرنا تھا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُتّبع نہیں بن سکتا جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین یقین نہ کر لے۔ .... ہمارا مُدّعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے۔ اور تمام جھوٹی نبوّتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں‘‘۔ (یہ نبوت کی توہین کرنے والے ہیں جو دین میں بدعتیں پیدا کرنے والے ہیں) ’’ان ساری گدّیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ہم ایمان لائے ہیں یا وہ؟‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 64۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

دیکھ لیں ایسے ایسے معجزات بعض جگہ گدی نشینوں کے بیان کئے جاتے ہیں جن کو ہم نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی نہیں سنا۔ وہ تو اپنے پیروں فقیروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا دیتے ہیں۔ تو مقامِ ختم نبوت کی تو وہ توہین کرنے والے ہیں نہ کہ ہم۔

پھر آپؐ نے فرمایا:

’’یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیّین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرو اور اپنی ایک الگ شریعت بنالو۔ بغدادی نماز، معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں‘‘ (مختلف قسم کی نمازیں) ’’کیا قرآن شریف یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتہ لگتا ہے۔ اور ایسا ہی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود بھی نہ تھا۔ پھر یہ کس نے بتایا تھا؟ شرم کرو۔ کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اِسی کا نام ہے؟ اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا اِن باتوں کو مان کر، ایسے عمل رکھ کر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیّین کی مہر کو توڑا ہے۔ اصل اور سچی بات یہی ہے کہ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت پر ایمان لاکر آپؐ کے طرزِ عمل اور نقشِ قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0092 47 6212515
0044 20 3609 4712

میرے آنے ہی کی کیا ضرورت ہوتی۔ تمہاری ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی اللہ تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو ان جھوٹی نبوّتوں کے بُت کو توڑ کر نیست و نابُود کرے۔ پس اسی کام کے لیے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ مَیں نے سنا ہے کہ غوث علی پانی پتی کے ہاں شاکت مت کا ایک منتر رکھا ہوا ہے جس کا وظیفہ کیا جاتا ہے اور ان گدّی نشینوں کو سجدہ کرنا یا اُن کے مکانات کا طواف کرنا، یہ تو بالکل معمولی اَور عام باتیں ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 65۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہمیں الزام دینے کی بجائے اور اندھی مخالفت کرنے کی بجائے زمانے کی حالت کو دیکھیں کہ زمانہ کیا محسوس کر رہا تھا۔ کیا یہ زمانہ اس کا مطالبہ نہیں کر رہا؟ صرف احمدیوں پر الزام نہ لگائیں بلکہ تحقیق کریں۔ اور احمدی خود بھی اپنے ماحول میں اس میں ان کی مدد کریں۔ دعوتِ الی اللہ کے پیغام کو مزید وسیع کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو مزید وسیع کریں۔ اُنہیں بتائیں کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے، ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو، قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں؟ بالخصوص قصّوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشرِ اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانُہٗ نے قرآنِ شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآنِ شریف سے ثابت ہے ان پر سب ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہلِ سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے، وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اُس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اُس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ اَلَا اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ وَالْمُفْتَرِيْنَ‘‘۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323-324)

مَیں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچیں۔ صرف ہم پر الزام تراشی نہ کریں۔ اپنے اندر دیکھیں کہ کیا آپ نے اُس مقامِ ختم نبوت کو پہچانا ہے جس کی چند جھلکیاں مَیں نے دکھائی ہیں؟ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں۔ صرف اس بات پر جوش میں نہ آجائیں کہ نبوت کا دعویٰ کیوں کیا ہے؟ ہم پر الزام لگا کر اور ابھی تک اپنی بات پر اڑے رہ کہیں کر حضرت مسیح موعودؑ کی اس دعا کے نیچے نہ آجائیں۔ میں پھر بڑی ہمدردی کے جذبے سے مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ توبہ کریں۔ توبہ کریں اور توبہ کریں۔ احمدیوں کے خلاف دنیا میں جہاں جہاں بھی یہ مختلف حرکات ہو رہی ہیں، اُن کو چھوڑ دیں۔ اپنے جائزے لیں کہ کیا اس عظیم نبی کی اُمّت کے افراد کو ایسا ہونا چاہئے۔ کیا ظلم و تعدّی کی یہ مثالیں دکھانی چاہئیں۔ کیا آج کل جو اُمّت کے حالات ہیں، جو حالت گزر رہی ہے، اُن پر نظر رکھتے ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے؟ یا یہ چیز یہ احساس دلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور اُس کے آگے رو رو کے دعائیں مانگیں۔ بجائے اس کے کہ غیروں کے آگے جھک رہے ہوں، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہئے۔

لیکن آپ احمدی، مسیح موعود کے ماننے والے جو اس وقت یہاں میرے سامنے بیٹھے ہیں، یہ باتیں آج مَیں نے صرف غیروں کو سنانے کے لئے نہیں کہیں بلکہ آپ کے لئے بھی ہیں کہ اس مقام کو سمجھیں اور اپنے اندر اور اپنی نسلوں کے اندر وہ معیار قائم کرتے چلے جائیں۔ کیونکہ آج آپ احمدی ہی ہیں جنہوں نے اس خاتم النبیّین کے مقام کو پہچانا ہے۔ آپ ہیں جنہوں نے اس مقام سے دوسروں کو بھی آشنا کرنا ہے۔ اپنی عبادتوں کے وہ اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں جو اس خاتم الانبیاء نے کئے۔ اور جس کے نمونے ہمیں اس کے غلامِ صادق نے دکھا کر ہم سے توقع کی کہ ہم بھی ایسے بنیں اور اس سنّت پر چلیں۔ آج آپ ہیں جنہوں نے اس خاتم النبیین اور محسنِ انسانیت کے صلح، آشتی اور محبت کے پیغام کو مشرق میں بھی پہنچانا ہے اور مغرب میں بھی پہنچانا ہے اور شمال میں بھی پہنچانا ہے اور جنوب میں بھی پہنچانا ہے اور تمام دنیا کے ہر انسان کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کروانے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑنا۔ اگر آج ہم میں سے ہر ایک نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا اور اس غلامِ صادق کا غلام ہونے کے بعد جس نے اس (قادیان کی) بستی سے اس نبیوں کے سردار کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کا بیڑا اُٹھایا تھا، اگر ہم نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا اور اگر ہم یہ کام نہ کریں گے تو ہم بھی ان لوگوں کی صف میں کھڑے ہوں گے جنہوں نے باوجود محبت اور اُمّتی ہونے کے دعوے کے اس مقامِ ختم نبوت کو نہیں پہچانا۔ اس دعویٰ کو اپنے عمل سے ثابت نہیں کیا۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 260 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء) اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق یہ کام کر رہا ہے اور پہنچا رہا ہے اور اللہ کے فضل سے آج دنیا کے کونے کونے میں احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے لیکن ہم اگر اس سے بے اعتنائی برتتے رہے اور توجہ نہ دی تو اُن برکات سے فیضیاب نہیں ہو سکیں گے جن برکات کا وعدہ ہے۔ اللہ ہر احمدی کو ہمیشہ ان برکات سے فیضیاب کرتا چلا جائے۔

خدا تعالیٰ آپ کو اس جلسہ کی برکات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ اس روحانی ماحول میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو جھولیاں آپ نے بھری ہیں، اللہ کرے کہ یہ ہمیشہ بھری رہیں۔ آپ کی نسلیں بھی اس سے فیض پاتی رہیں۔ اللہ کرے آپ سب ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں کے وارث بنے رہیں۔ آمین

اب دعا کرلیں۔ (دعا)

دعاکے بعد حضور ایدہ اللّٰہ نے فرمایا:

اس وقت جلسہ سالانہ کے انتظام کی جو یہ رپورٹ ہے اس کے مطابق اس سال کی جو حاضری ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستّر ہزار (70000) ہے۔ گزشتہ سال یہ بتیس ہزار (32000) تھی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بقیہ: **مصالح العرب** از صفحہ 3

لیکن استخارہ کے بعد انشراح صدر نہ ہوا۔ دوسری جانب ہم مسلسل حضور انور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھتے رہے اور خود بھی دعائیں کرتے رہے۔ ایک روز مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں اور دونوں احمدی برادران رافت یونس صاحب اور مازن عقلہ صاحب اور بعض دیگر احمدی احباب کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے منتظر ہیں۔ حضور انور تشریف لاتے ہیں اور سلام کے بعد مجھے معانقہ کا شرف بخشتے ہیں اور ایک تحفہ عطا فرماتے ہیں جس کے بعد ہم تقریباً آدھا گھنٹہ باتیں کرتے رہتے ہیں۔ حضور انور کے ساتھ اتنی لمبی بات چیت سے مجھے دلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ جب میں خواب میں ہی اپنے گھر پہنچ کر حضور انور کا عطا فرمودہ تحفہ کھولتا ہوں تو اس میں سے ریل گاڑی کا ایک ماڈل نکلتا ہے۔

جہاں اس رؤیا سے مجھے سکون و اطمینان نصیب ہوا وہاں یہ بھی سمجھ آگئی کہ انشاء اللہ میری اہلیہ کا سفر بفضلہٖ تعالیٰ جلد اور بسہولت ممکن ہو جائے گا۔

ابھی چند روز ہی گزرے تھے کہ میری اہلیہ کو مصر میں کینیڈین سفارتخانے سے ویزا مل گیا۔ یوں 24 ماہ کی بجائے محض 11 ماہ میں یہ کام ہو گیا۔ اور یہ سب کچھ پیارے آقا کی دعاؤں کی برکت سے ہوا۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔

اگلی قسط میں ہم مکرم محمد خیر حسن صاحب کی اہلیہ مکرمہ ندی الشند علی صاحبہ کے احمدیت کی طرف سفر کی کہانی پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

(باقی آئندہ)

جائیداد برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسطی علاقہ بالمقابل ایوان محمود، جائیداد (مکان اور دکانیں) برائے فروخت ہے۔ (ڈیلر حضرات سے معذرت)
رابطہ: انس احمد۔ حال لندن
فون: +44-7917275766

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 11؍فروری 2013ء بروز سوموار، نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم فضل احمد ججہ صاحب مرحوم سابق صدر جماعت خان پور ضلع رحیم یار خان) کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔ 7 فروری 2013 کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا تعلق گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ سے تھا اور آپ کی شادی خان پور ضلع رحیم یار خان میں ہوئی تھی۔ آپ کے میاں نے مرکزی مہمانوں اور مربیان کے لئے ایک گیسٹ ہاؤس بنوایا ہوا تھا جس کے ساتھ نماز سنٹر بھی تھا۔ آپ یہاں آنے والے مہمانوں کے لئے خود کھانا تیار کر کے بھجواتیں اور بڑے شوق سے ان کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ جماعتی کاموں اور خلیفۂ وقت کی طرف سے ہونے والی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، نظامِ جماعت کی مطیع، نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ چند ماہ قبل اپنا سارا زیور بیچ کر فضل مسجد کی توسیع کے لئے پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی:

(1) **مکرم عبدالحکیم جوزا صاحب**۔ مربی سلسلہ (ابن مکرم محمد موسیٰ صاحب آف ڈیرہ غازی خان) 3؍جنوری 2013 کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے ملتان، ڈیرہ غازی خان، بھکّر اور گھانا میں خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں کچھ عرصہ وکالتِ تصنیف میں کام کیا اور پھر جامعہ احمدیہ میں بحیثیت استاد خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور، مخلوقِ خدا کے ہمدرد اور خدمت کے جذبہ سے سرشار، لوگوں کی غلطیوں پر درگزر کرنے والے، منکسر المزاج، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) **مکرمہ امۃ القیوم خالد صاحبہ** (اہلیہ مکرم خالد احمد ورک صاحب۔ آف اسلام آباد) 31؍دسمبر 2012 کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ لمبا عرصہ شعبہ تدریس سے منسلک رہیں۔ محکمہ تعلیم کے افسران احمدی ہونے کے باوجود آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، کثرت سے نوافل پڑھنے والی، چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) **مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب** (سابق مبلغ انڈونیشیا) 19؍اکتوبر 2012 کو کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، قناعت پسند، غریب پرور، تقویٰ شعار، لوگوں سے بے حد پیار کرنے والی، نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت اخلاص اور پیار کا تعلق تھا۔

(4) **مکرم غازی عمر فاروق صاحب** (معلم سلسلہ بنگلہ دیش) 17؍دسمبر 2012 کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو جوانی میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ قبول احمدیت کے بعد آپ کو بہت زیادہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ 1999 میں کھلنا کے بم دھماکہ میں شدید زخمی ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی جان بچائی۔ آپ بڑے ہردلعزیز اور ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ انصار اللہ کے اجتماع اور شوریٰ سے واپسی پر اچانک وفات پا گئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

(5) **مکرم میاں قمر احمد صاحب** (ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم۔ جوائنٹ ڈائریکٹر (ر) پنجاب لیبر ڈیپارٹمنٹ) 20؍دسمبر 2012 کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مولوی محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ سابق ناظر تعلیم کے پوتے اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کے سب سے چھوٹے داماد تھے۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز، بےنفس، منکسر المزاج، نافع الناس، ہردلعزیز، رحم دل اور باوفا، نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر ممتاز احمد عمر صاحب آج کل نصرت جہاں سکیم کے تحت ENT سپیشلسٹ کے طور پر سیرالیون میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(6) **مکرم عبدالمنان صاحب** (المعروف منان آئس کریم۔ ربوہ) 25؍دسمبر 2012 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت صدرالدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ 1948 میں کشمیر کے محاذ پر فرقان بٹالین میں شامل ہو کر چار ماہ خدمت کی توفیق پائی اور اس خدمت پر آپ کو تمغہ دفاع پاکستان بھی ملا۔ باجماعت نمازوں کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، سادہ طبیعت، خوش مزاج، بے لوث خدمت کرنے والے، نیک اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بے پناہ عشق تھا۔ اولاد کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ کے والد اور مکرم مجید احمد بشیر صاحب (ایڈیشنل ناظم علاقہ لاہور و انچارج شہداء سیل) کے سسر تھے۔

(7) **مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب آف نیویارک، امریکہ) 10؍دسمبر 2012 کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ (ہرسیاں والے) صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بہو تھیں اور مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب (آف کھاریاں) کی بیٹی تھیں۔ بہت دعا گو، خلافت سے پیار اور وفا کا تعلق رکھنے والی، مہمان نواز، مالی قربانی میں پیش پیش، غریب پرور، واقفین زندگی کا احترام کرنے والی، ہر دل عزیز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بھی دلی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم وسیم احمد ظفر صاحب (مربی سلسلہ برازیل) اور مکرم محمد اسلم خالد صاحب (دفتر PS لندن) کی ممانی تھیں۔

(8) **مکرم رانا نصر اللہ خان صاحب** (ابن مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب۔ 2TDA ضلع خوشاب) 7؍دسمبر 2012 کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے اپنی جماعت میں صدر کے علاوہ سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے گاؤں میں مسجد تعمیر کروائی۔ مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گذار، صابر و شاکر، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ پیار و وفا کا تعلق تھا۔ نظامِ جماعت کے اطاعت گزار اور مُربیان اور عہدیداران کے ساتھ بہت عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت پیار تھا اور رمضان میں ایک سے زیادہ مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) **عزیزم عطاء الباری سیف** (ابن مکرم مرزا محمد اکرم صاحب) 14؍نومبر 2011 کو اچانک تیز بخار کی وجہ سے پانچ سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اتنی چھوٹی عمر کے باوجود اسے خلافت کے ساتھ بہت محبت تھی۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) **مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم مرزا محمد یامین صاحب آف کراچی) 18؍مارچ 2012 کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 13 سال کی عمر میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ جب ان کے والد کو پتہ چلا تو انہوں نے ان پر مظالم کی انتہا کر دی۔ حتی کہ نماز کی حالت میں بھی انہیں مارتے اور بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ آپ نے ان حالات میں نہایت صبر اور استقامت کا مظاہرہ کیا اور جماعت سے محبت اور اخلاص و وفا میں بڑھتی چلی گئیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت حلیم الطبع، پیار کرنے والی، باحیاء، صابر و شاکر نیک اور بااخلاق خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) **مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم محمد یعقوب صاحب آف شیخوپورہ) 26؍ستمبر 2012 کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نماز، روزہ کی پابند، تہجد گزار نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت میاں روشن الدین صاحبؓ کی پڑپوتی اور مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم معلم سلسلہ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ جماعت کی ایک فعال رکن اور موصیہ تھیں۔

(12) **مکرم حکیم محمد اسماعیل صاحب** (آف چک 45 ضلع رحیم یار خان) 9؍دسمبر 2012 کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1956 میں جب بیعت کی تو انہیں سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن احمدیت پر ثابت قدمی سے قائم رہے۔ آپ نے اپنی جماعت میں صدر اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، عبادت کا بے حد شغف رکھنے والے، بہت نیک اور شفیق انسان تھے۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ خلافت اور نظامِ جماعت سے والہانہ عقیدت تھی۔ آپ کو اسیر راہِ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(13) **مکرمہ فضیلت شاہد صاحبہ** (اہلیہ مکرم شاہد احمد راجہ صاحب۔ آف کراچی) 9؍دسمبر 2012 کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، پردہ کی پابند، نظام خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت گزار، نیک اور متقی خاتون تھیں۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(14) **مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم مظفر احمد صاحب مرحوم۔ آف لاہور) 16؍دسمبر 2012 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، غرباء اور یتامیٰ کی ہمدرد، بہت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔ نظامِ جماعت کی اطاعت گزار اور نظام خلافت سے عشق کی حد تک پیار و وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ عہدیداران کا بھی بہت احترام کرتی تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر USA کی خالہ تھیں۔

(15) **مکرم میر عبدالقادر صاحب** (ابن مکرم میاں صلاح محمد صاحب مرحوم۔ آف پونچھ) 9 دسمبر 2012 کو 93 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نہایت دلیر اور نڈر احمدی تھے۔ آپ کی راستبازی اور جذبہ خدمت کے غیر احمدی بھی معترف تھے۔ خلافت سے والہانہ پیار اور اخلاص کا تعلق تھا اور نظام جماعت کے وفادار تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ میر غلام احمد صاحب نسیم (ریٹائرڈ مربی سلسلہ) کے بڑے بھائی اور مکرم میر عبد القدیر صاحب (ریٹائرڈ مربی سلسلہ) کے والد تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(16) **مکرم ملک محمد عظیم مجوکہ صاحب** (آف ٹوبہ ٹیک سنگھ) 29؍اکتوبر 2012 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے کئی سال تک اپنی جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، مہمان نواز، نیک اور باوفا انسان تھے۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے۔ پسماندگان میں 7 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(17) **مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم عبدالحئی خان صاحب مرحوم۔ آف فیصل آباد) یکم دسمبر 2012 کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، صابر و شاکر، نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(18) **مکرم چوہدری نیاز احمد صاحب** (ولد چوہدری غلام محمد صاحب۔ آف راجن پور) 31؍مئی 2012 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے 1994 میں سندھ میں بیعت کی۔ سارے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور بڑی ثابت قدمی کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد

(باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں)

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ سپین 2013ء

واقفین نو بچوں کی کلاس، مسلمانوں کے سپین سے انخلاء کے دردناک واقعات کا تذکرہ۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس، بچیوں کے سوالات کے جوابات۔ انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں،

❁...... نومبائعات کی تعلیم و تربیت کے لئے باقاعدہ نصاب تیار کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں اور باقاعدہ تبلیغی پروگراموں کا حصہ بنائیں۔

❁...... سڑکوں پر مانگنے والوں کو دینے کی بجائے ہمیں جماعتی طور پر چندہ جمع کرنے میں بہتری پیدا کرنی چاہئے۔

——— (نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات)

(ویلنسیا (سپین) میں حضور انور کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

31 مارچ 2013ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ آج 31 مارچ کے دن سے یورپین ممالک کے وقت میں تبدیلی ہوئی ہے اور گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے ہوئی ہیں جس کی وجہ سے نمازوں کے اوقات میں بھی تبدیلی ہوئی ہے۔ آج اس تبدیل شدہ وقت کے مطابق نماز فجر پونے چھ بجے کی بجائے پونے سات بجے ادا ہوئی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن اور دنیا کے دوسرے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محمد سلمان طاہر نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم طاہر احمد فضل نے تلاوت قرآن کریم کا سپینش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم تحسین احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پیش کی کہ ''حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں ایسا گھر تعمیر کرتا ہے۔''

اس حدیث کا سپینش زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

اس کے بعد عزیزم سفیر احمد، اطہر احمد اور عزیزم بلال خان نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَان
يَسْعٰى اِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْآن

میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

بعد ازاں عزیزم ساگر شفیق نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل دو اقتباس کشتی نوح اور ملفوظات سے پیش کئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اس کی توحید زمین میں پھیلانے کے لئے اپنی طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو''۔ (کشتی نوح)

''اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو مسجد بنا دینی چاہئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 93)

اس کے بعد عزیزم عطاء المنعم طارق، عزیزم جری اللہ مبشر اور عزیزم طاہر احمد فضل نے مل کر ایک Presentation دی جس کا عنوان تھا: "The Expulsion of the Moorish From Spain" یعنی:

مسلمانوں کا سپین سے خروج

قریباً چارسو سال قبل مسلمانوں کو سپین کی سرزمین سے نکلنے پر مجبور کیا گیا۔ مسلمانوں کے سپین سے انخلاء کے بعد سپین کی سرزمین پر کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جس نے کیتھولک مذہب اختیار نہ کیا ہو۔ سب سے پہلے بالنسیا میں سے مسلمانوں کو نکالا گیا۔ لیکن ان کے خروج کی وجوہات بیان کرنے سے قبل یہ بتانا ضروری ہے کہ مسلمان کون لوگ تھے اور وہ سپین میں کس طرح رہے۔

1492ء میں کیتھولک مونارکس (Catholic Monarchs) کی فوج نے غرناطہ پر حملہ کیا اور غرناطہ پر قبضہ کرلیا۔ اس حملہ کے بعد عیسائی حاکم کے زیر تسلّط جو مسلمان غرناطہ میں موجود رہے انہیں Mudejar کہا جاتا ہے۔ غرناطہ پر حملہ کے بعد کچھ عرصہ تک تو مسلمانوں کے مذہبی عقائد اور رسوم رواج کا خیال رکھا جاتا رہا لیکن 1520ء تا 1525ء کے درمیان مسلمانوں کو زبردستی عیسائیت اختیار کرنے پر مجبور کیا جانے لگا یہاں تک کہ سب مسلمانوں کو عیسائی ہونا پڑا۔ اس کے بعد ایسے مسلمانوں کو Morrish (مورِش) کہا جانے لگا جو کہ بظاہر تو عیسائی ہوگئے تھے مگر دل سے مسلمان ہی تھے۔

سولہویں صدی کے نصف دوم اور سترھویں صدی کے آغاز میں اندازاً تین لاکھ بیس ہزار (320,000) مسلمان سپین میں موجود تھے۔ انہیں New Christians بھی کہا جاتا تھا۔ ان مسلمانوں کی بڑی تعداد غرناطہ اور بالنسیا میں موجود تھی۔ ان میں بعض کا تعلق تجارت سے بھی تھا لیکن اکثریت سادہ لوح مسلمان تھے جن میں بعض دیہاتوں میں رہنے والے کسان تھے اور معمولی کھیتی باڑی کرتے تھے اور بعضوں کے جانوروں کے چھوٹے چھوٹے ریوڑ تھے۔ ایک طرف تو ان کو سٹیٹ ٹیکس ادا کرنا پڑتا اور دوسری طرف حکومت اور چرچ کی طرف سے اپنے عقائد کو چھوڑنے کا بھی دباؤ تھا۔

ایک عرصہ تک مسلمان اپنے گھروں میں چھپ کر عبادتیں کرتے تھے اور اسلامی روایات جس میں روزہ اور نماز وغیرہ شامل تھیں کا اہتمام کرتے تھے۔ جس طرح بظاہر مسلمانوں کے دو مذاہب تھے اسی طرح ان کے نام بھی دو تھے۔ ایک وہ نام جو ان کے آباؤاجداد نے رکھا تھا اور دوسرا عیسائی نام جو کہ بپتسمہ لینے کے بعد چرچ کی طرف سے دیا جاتا تھا۔ یہ آپس میں ہسپانوی عربی بولتے اور عیسائیوں کے ساتھ بالنسیا میں بولی جانے والی Valenciano زبان میں بات کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو سپین کے باسی ہی تصور کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان کا سپین سے مختلف علاقوں کی طرف انخلاء ہوا تو انہوں نے اپنے آپ کو اندلسی ہی کہا۔

چرچ کی طرف سے کئی تحریکات چلائی گئیں جن کا مقصد مسلمانوں کو پکّے عیسائی بنانا تھا۔ ان تحریکات میں بعض ایسی ظالمانہ تحریکات تھیں کہ ان کی وجہ سے مسلمانوں کو ملک سے بھاگنا پڑا۔ اُس وقت زیادہ تر مسلمانوں نے شمالی افریقہ کی طرف ہجرت کی۔

اس عرصہ میں مسلمانوں کی طرف سے ایک مرتبہ شدید احتجاج بھی کیا گیا۔ غرناطہ کے قریب ایک پہاڑی مقام Alpujarras میں احتجاج کا یہ سلسلہ 1568ء سے شروع ہوا اور 1570ء تک جاری رہا۔ حکومت کی طرف سے اس احتجاج کو مکمل طور پر دبا دیا گیا جس کے بعد مسلمان ملک کے دوسرے حصوں میں بکھر گئے۔

فلپ سوئم کے زمانہ میں جب چرچ کی طرف سے چلائی گئی تحریکات ناکام ہوگئیں تو مسلمانوں کو سپین سے باہر نکالنے کے حوالہ سے ایک معاہدہ کیا گیا۔ فلپ سوئم نے اس معاہدہ پر 19 ستمبر 1609ء کو دستخط کئے اور بالنسیا سے سب سے پہلے مسلمانوں کو نکلنا پڑا۔

اس سال ستمبر اور اگلے سال جنوری کے درمیان ایک لاکھ سے زائد مسلمان Denia, Alicante اور Valencia کی بندرگاہوں سے روانہ ہوئے۔ ان میں سے اکثر کو الجیریا اور تیونس لے جایا گیا لیکن ان میں سے سب اپنی منزل تک نہ پہنچ سکے اور بہت سے راستے میں ہی ہلاک ہوگئے۔

Laguar Valley

گو کہ مسلمانوں کو اپنے آباؤاجداد کی زمین چھوڑنے کا انتہائی افسوس تھا تاہم ابتدا میں مسلمانوں نے اپنے خروج کو پُرامن انداز میں تسلیم کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس خیال سے بڑی خوشی سے سرِ تسلیم خم کرلیا کہ وہ دیگر علاقوں میں جہاں ان کے ہم مسلک افراد ہوں گے، زیادہ

عزت اور آزادی کی زندگی گزار سکیں گے۔ لیکن جلد ہی انہیں الجیریا پہنچنے والوں کی بدحالی کی خبریں موصول ہوئیں اور اس بات نے پیچھے رہ جانے والوں میں ایک بغاوت کی لہر دوڑا دی۔ اور اس جلاوطنی سے بچنے کے لئے ہزاروں مسلمان بیک وقت دو وادیوں یعنی Muelas de Cortes (Ayora Valley) اور Laguar Valley میں جمع ہوگئے۔ Laugar Valley میں جو کہ Alicante سے قریبی وادی ہے، بیس ہزار مسلمان پناہ گزین جمع ہوئے اور Mellini نامی شخص کو اپنا لیڈر بنالیا۔ ان پناہ گزین مسلمانوں میں بہت سی خواتین، بچے اور عمر رسیدہ افراد شامل تھے۔ یہ تمام مسلمان اس خوبصورت وادی میں اپنی بچی کھچی املاک اور مویشیوں کے ساتھ جمع ہوگئے۔ اس وادی میں Caballo Verde (یعنی سبز گھوڑا) نامی پہاڑی سلسلہ ہے جس کی شباہت گھوڑے کی کاٹھی یا زین کی مانند ہے۔ پرانی روایت کے مطابق کہا جاتا ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان مسلمان سالار روپوش ہے جو کہ صدیوں سے اس پہاڑی سے آنے والے عیسائی حملہ آوروں کے مقابلہ پر مسلمانوں کی حفاظت کر رہا ہے۔

16 نومبر کو عیسائی افواج اس وادی میں داخل ہوئیں۔ ان کا مقصد یہاں پناہ گزین مسلمانوں کو نکال باہر کرنا تھا۔ مسلمان قلعہ Azabares کی باقیات پر قابض تھے۔ یہ قلعہ اس وادی کے شروع میں واقع ہے۔ یہاں جو جنگ وجدل کا سماں بندھا وہ یقیناً قتل وغارت گری کا نمونہ تھا۔ ہر طرح سے لیس کئی ہزار فوجی ایک صبح Caballo Verde کے پہاڑی سلسلہ پر نمودار ہوتے ہیں اور لٹے پٹے مسلمانوں، جن کے پاس صرف غلیلیں اور Crossbows تھیں، کو قتل کرنے یا انہیں پیچھے دھکیلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے اس کسمپرسی کے باوجود بھرپور دفاع کیا۔ لیکن آخرکار ہزاروں مسلمان Caballo Verde کی بلند ترین چوٹی کی طرف نکلنے پر مجبور ہوگئے جہاں کہا جاتا ہے کہ de Pop نامی ناقابل تسخیر قلعہ کی باقیات موجود ہیں۔ لیکن نکلتے ہوئے بھی تقریباً دو ہزار مسلمان بڑی بے دردی سے قتل کر دیئے گئے۔ Mellini جو مسلمانوں کا رہنما تھا، بھی بڑی جرأت سے لڑتا لڑتا ہلاک ہوگیا۔

Caballo Verde کی بلند ترین چوٹی پر بھی عیسائیوں نے مسلمانوں کا پیچھا نہ چھوڑا اور 9 دن تک ہزاروں مسلمان اس چوٹی پر عیسائی فوج کے محاصرہ میں قید رہے۔ انہیں پانی اور خوراک تک کی رسائی نہ دی گئی۔ جب کبھی رات چھپ کر پانی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی تو یا تو ایسے مسلمان کو قتل کر دیا جاتا یا قید کر لیا جاتا۔ ان میں سے چند ایک جو کہ کسی طرح فرار ہوگئے، باقی ہزاروں افراد نے 29 نومبر کو عیسائیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ مسلمان تقریباً 13 ہزار تھے جو کہ بھوک اور پیاس سے مجبور ہوکر چوٹی سے نیچے اتر آئے۔

مسلمان بچے

Luguar Valley سے تقریباً ایک ہزار بچے یرغمال بنالئے گئے۔ دیگر 1400 بطور نوکر اور غلام رکھے گئے۔ ان بچوں کو مختلف مقامات پر لے جایا گیا۔ اعداد وشمار کے مطابق بالنسیا میں 492 ، Denia میں 200 اور Alicante صوبہ کے مختلف شہروں میں 1136 بچے لے جائے گئے۔ لوکل چرچ کمیونٹی کے ریکارڈ کے مطابق جب یہ بچے بڑے ہوئے تو ان بچوں نے مسلمانوں میں ہی شادیاں کیں۔

22 ستمبر 1609ء میں معاہدہ خروج طے پایا تو مسلمان بچوں کے بارے میں یہ فیصلہ ہوا کہ چار سال سے کم عمر بچے سپین میں ہی رہیں۔ مگر عملاً بہت سے ایسے بچے بھی اپنے والدین کے ساتھ دیگر ممالک میں نکل گئے۔ Laguar Valley اور Muela de Cortes کے غدر کے بعد سپین میں رہ جانے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ جو والدین اپنے بچوں کو سپین میں چھوڑ کر جاتے وہ انہیں ایسے معمر عیسائیوں کے ذمہ کر جاتے جن پر انہیں اعتبار ہوتا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ والدین جاتے ہوئے اپنے بچوں پر پوشیدہ نشان بھی لگا دیتے تاکہ کبھی دوبارہ ملنے کا موقع بنے تو پہچان میں آسانی ہو۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ ان میں سے بہت سے بچے اپنے والدین کی مرضی سے نہ چھوڑے گئے بلکہ انہیں یرغمال بنالیا گیا۔

افریقہ

سپین سے خروج کے بعد افریقہ کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کی آمد ہوئی۔ ان میں اکثر الجیریا اور تیونس میں آکر آباد ہوئے۔ الجیریا کے دارالحکومت میں ایک مقام Les Andalousies کے نام سے موسوم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں نسبتاً مالدار مسلمان آباد ہوئے تھے۔

اب بھی تیونس میں بہت سے مقامات سپین کے علاقوں کے ناموں سے موسوم ہیں۔ ان میں واضح ترین Alancanti ہے جو کہ بالنسیا کے جنوب میں ایک علاقہ کا نام ہے۔

بالنسیا میں جماعت احمدیہ

1979ء میں بالنسیا میں جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا اور احمدیہ جماعت کے ذریعہ 370 سال کے بعد اس علاقہ میں اسلام کی حقیقی تعلیمات پہنچیں۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے 29 مارچ 2013ء کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں سپین میں احمدیہ مسلم جماعت کی دوسری مسجد کا افتتاح فرمایا۔

۞...... بعد ازاں عزیزم ابوبکر خان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

میں سے منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

کوئز پروگرام

۞......اس کے بعد ایک کوئز پروگرام ہوا۔ واقفین نو بچوں نے درج ذیل سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ سوالات اور جوابات درج کئے جا رہے ہیں تاکہ واقفین نو بچے اور بچیاں اس سے استفادہ کر سکیں۔

س: وقف نو سکیم کب جاری ہوئی؟

ج: 3/اپریل 1987ء کو۔

س: کون سے خلیفۃ المسیح نے وقف نو سکیم جاری فرمائی تھی؟

ج: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔

س: شروع میں وقف نو سکیم کتنی مدّت کے لئے جاری ہوئی؟

ج: دو سال کے لئے۔

س: پھر وقف نو سکیم کو کتنی مدّت کے لئے بڑھایا گیا؟

ج: مزید دو سال کے لئے۔

س: وقف نو سکیم کو کس سال سے مستقل کر دیا گیا؟

ج: 1991ء سے۔

س: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال وقف نو کے بارہ میں کب خطبہ ارشاد فرمایا؟

ج: 18 جنوری 2013ء کو۔

س: اس خطبہ میں پیارے حضور نے کن ماؤں کی مثال دی؟

ج: احمدی ماؤں کی۔

س: اس خطبہ میں پیارے حضور نے کس عمر کے واقفین نو بچوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی؟

ج: 12 سے 13 سال اور 15 سال کے بچوں کو۔

س: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 18 جنوری 2013ء کے خطبہ میں کون کونسی سورتوں کی آیات تلاوت فرمائیں؟

ج: سورۃ آل عمران، سورۃ التوبہ، سورۃ الصافات۔

س: حضور انور ایدہ اللہ نے ماں باپ کے عہد سے پیچھے نہ ہٹنے والے واقفین نو بچوں کو کس نام سے پکارا؟

ج: امّت محمدیہ کے باوفا لوگ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں ہونے کا حق ادا کرنے والے۔

س: حضور انور ایدہ اللہ نے 18 جنوری 2013ء کے خطبہ جمعہ میں دنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے کون سے علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: دین اور قرآن کریم کا علم۔

س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نو بچوں کو قرآن مجید اور احادیث کے علاوہ کونسی کتب پڑھنے کی تلقین فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب۔

س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نو بچوں کو والدین کے احسان کا ذکر کرتے ہوئے کونسی دعا کے لئے فرمایا؟

ج: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نو بچوں کو کڑے حالات میں بھی کون سا عہد پورا کرنے اور اس پر آنچ نہ آنے دینے کی تلقین فرمائی؟

ج: والدین کے عہد کو (وقف نو کے بارہ میں)۔

س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین نو بچوں میں قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے کون سے نبی کی قربانی کا ذکر فرمایا؟

ج: حضرت اسماعیل علیہ السلام۔

س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف نو کے حوالہ سے وفا کے جذبہ کا ذکر فرماتے ہیں۔ کوئی شعر جس میں وفا کا ذکر ہو۔

ج: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یا صدق محمدؐ عربی ہے یا احمدؑ ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو

۞...... اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں سے دریافت فرمایا کہ جامعہ میں جانے کا کس کس کا ارادہ ہے۔ اس پر چار طلباء نے ہاتھ کھڑے کئے تو اس پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ: انشاء اللہ۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ڈاکٹر کس نے بننا ہے؟ تو اس پر ایک واقف نو نے بتایا کہ وہ ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ دو سال باقی رہ گئے ہیں۔ حضور انور نے انہیں ہدایت فرمائی کہ جنرل سرجری میں سپیشلائز کریں اس کی افریقہ میں ہمیں بہت ضرورت ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک طالبعلم سے فرمایا: آپ تو انجینئر بن رہے ہیں۔ کس فیلڈ میں جانا ہے۔ نیز فرمایا کہ construction کے شعبہ میں چلے جائیں۔

ایک اور نوجوان سے حضور انور نے فرمایا کہ آپ تو انجینئر بن کر فیلڈ میں چلے گئے ہیں۔

ایک نوجوان کو حضور انور نے فرمایا کہ سپینش زبان سیکھیں اور اس میں سپیشلائزیشن کریں۔

ایک واقف نو نے کہا کہ مَیں نے مربی صاحب بننا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا صاحب نہ بننا، صرف مربی بننا۔ صاحب بن گئے تو پھر کام نہیں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اصل چیز ''وفا'' ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں آیت قرآنیہ وَ اِبۡرٰهِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی کے حوالہ سے فرمایا کہ اصل چیز وفا ہے اور اپنے عہد کو پورا کرنا ہے۔ پس یہ وفا ہی ہے جو تم کو آگے بڑھائے گی۔ اصل بات یہی ہے کہ وفا کے ساتھ اپنے عہد پر قائم رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ میں جانے والے واقفین نو کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو جو ملے گا اُسی پر آپ نے گزارہ کرنا ہے۔ جنگلوں میں رہنا پڑے تو رہنا ہے۔ جیسے یہاں ویلنسیا کے علاقہ میں مسلمان (Moorish لوگ) ایک لمبا عرصہ پہاڑوں کے اندر رہتے رہے ہیں۔ تکالیف برداشت کیں لیکن اپنے ایمان پر قائم رہے۔

حضور انور نے فرمایا جب یہ جامعہ سے مربی بن کر نکلیں گے تو اُس وقت اہل سپین کو صحیح رنگ میں اسلام کا پیغام پہنچے گا اور یہاں اسلام احمدیت کی ترقی ہوگی۔

واقفین نو بچوں کے ساتھ یہ کلاس بارہ بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور نے چھوٹے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقفاتِ نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نصرت جہاں نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مناہل محمود نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ شافعیہ نعمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پیش کی کہ ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں ایسا گھر تعمیر کرتا ہے''۔

بعد ازاں بچیوں کے ایک گروپ نے کورس کی صورت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ''یہ روز کر مبارک سبحٰن مَن یرانی'' میں سے چند منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

اس کے بعد عزیزہ انیلہ شکور نے مسجد کے تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کیا جو واقفین نو کی کلاس کی رپورٹ میں درج ہو چکا ہے۔

بعد ازاں عزیزہ ذنوبیہ عفّت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی جس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ:

یَا عَیۡنَ فَیۡضِ اللّٰہِ وَالۡعِرۡفَانِ
یَسۡعٰی اِلَیۡکَ الۡخَلۡقُ کَالظَّمۡاٰنِ

میں سے چند منتخبہ اشعار پیش کئے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق تین واقفات نو بچیوں عزیزہ عمیرہ خولہ، قرۃ العین اور عزیزہ زرناب مقصود نے ''اسلام اور احمدیت کی سپین میں بنیاد، آغاز'' کے عنوان پر ایک پریزینٹیشن دی اور ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائیں۔

بعد ازاں عزیزہ شرمیلہ ندرت نے اپنے گروپ کے

ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام:

''کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا''

ترنّم کے ساتھ سپینش زبان میں پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر سوال و جواب کی صورت میں وہی کوئز پروگرام ہوا جس کی تفصیل واقفین نو کی کلاس کی رپورٹ میں درج ہو چکی ہے۔

مجلس سوال و جواب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کے سوالات کے جوابات دیئے اور نصائح سے نوازا۔

❁...... **ایک واقفۂ نو بچی نے سوال کیا کہ اگر ہم وقف نو میں شامل نہ ہوں تو ہم جماعت کی کیسے خدمت کر سکتی ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وقف نہیں بھی ہیں تو بہت سے ایسے کام ہیں جو کہ لجنہ کر سکتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ جو وقف ہے، وہ تو پیدا ہی جماعت کی خدمت کے لئے ہوئی ہے۔ لیکن دیگر بہت سی بچیاں بھی جماعت کی بھرپور خدمت کر رہی ہیں اور وہ وقف نہیں ہیں۔ بہت سی ڈاکٹرز، ٹیچرز ہیں، بہت سی بچیاں جماعتی کتب کا ترجمہ کر رہی ہیں وغیرہ۔ نئی نسل کو زیادہ فعال ہونے کی ضرورت ہے۔

❁...... **اس سوال کے جواب میں کہ اگر نماز کے دوران دیگر خیالات سے توجہ بٹ رہی ہو، تو اس کا کیا علاج ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے بہترین علاج تو استغفار ہے۔ استغفار کریں اور دوبارہ سے نماز میں توجہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، بڑوں کی بھی بعض دفعہ کسی خیال کی وجہ سے توجہ بٹ جاتی ہے۔ میرا خیال ہے آپ اپنی سہیلیوں کے بارے میں سوچ رہی ہوتی ہیں، کیوں ٹھیک ہے نا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں آپ کو ایک امام کی کہانی سناتا ہوں جو نماز پڑھا رہا تھا۔ اس امام کے پیچھے ایک معمر شخص بھی نماز پڑھ رہا تھا۔ امام نماز میں ہی اپنے کاروبار کا سوچنے لگا، کہاں جائے اور کیسے اپنے کاروبار کو بڑھائے، اس قسم کی سوچیں تھیں۔ اس نے سوچا کہ وہ اپنے کاروبار کو کلکتہ انڈیا میں بڑھائے، پھر اس کی توجہ مکہ کی طرف ہوئی اور پھر اس کو خیال آیا کہ روس میں بھی کاروبار کے اچھے مواقع ہیں۔ تو جو معمر بزرگ اس امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، اسے خدا تعالیٰ نے کشفی طور پر امام کی یہ کیفیت بتا دی جس پر وہ امام کے پیچھے نماز چھوڑ کر اپنی نماز پڑھنے لگا۔ اس پر امام بہت غصہ ہوا اور اس سے الگ نماز پڑھنے کی وجہ پوچھی اور کہا کہ تم نہیں سمجھتے کہ تم نے ایسا کر کے گناہ کیا ہے۔ اس معمر بزرگ نے جواب دیا کہ معاف کیجئے گا، میں آپ کے ساتھ مکہ تک تو جا سکتا تھا، مگر میں کافی بوڑھا ہوں اور روس تک نہیں جا سکا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ صرف استغفار پڑھا کریں اور بار بار کوشش کر کے نماز میں توجہ قائم کیا کریں تو انشاء اللہ توجہ قائم ہو جائے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ نماز قائم کرنے کے ایک یہ بھی معنی ہیں کہ اگر ادھر اُدھر کے خیالات آتے ہیں تو دوبارہ استغفار کر کے نماز کی طرف توجہ کرو تو پھر آہستہ آہستہ توجہ قائم رکھنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ چھوٹوں کو، بڑوں کو سب کو خیال آ جاتے ہیں۔ کوئی بات نہیں۔ اس لئے طریقہ یہی ہے کہ استغفار پڑھ کے نماز میں واپس آ جاؤ، بجائے اس کے کہ نماز میں، خیالات میں یہ کر دُور کے سفر پہ چلے جاؤ۔

❁...... **ایک واقفۂ نو بچی نے سوال کیا: مربی کا کیا مطلب ہے اور وہ ہماری رہنمائی کیسے کر سکتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: مربی اور مبلغ میں معمولی سا فرق ہے۔ مربی کی اہم ذمہ داری تربیت کرنا ہے اور مبلغ کی زیادہ توجہ تبلیغ کی طرف ہوتی ہے۔ لجنہ بھی ایک طرح سے مربی ہیں کیونکہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہے۔ آپ سب اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں گی تو آپ بھی اچھی مربی ہوں گی۔ اگر آپ دیکھتی ہیں کہ ایک مربی صاحب ٹھیک ذمہ داری ادا نہیں کر رہے ہیں تو آپ انہیں توجہ دلائیں اور انہیں بتائیں کہ اپنا کام بہتر انداز میں کیسے کر سکتے ہیں۔

❁...... **اس سوال کے جواب میں کہ سفر پر ہوں تو قصر صلوٰۃ کیوں کرتے ہیں؟** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سہولت دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہر وقت خطرہ ہوتا تھا۔ دشمن کسی بھی وقت حملہ کر سکتا تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت دی کہ نماز قصر کی جائے۔ اور اس وجہ سے ہم جب بھی سفر پر ہوں تو نماز قصر کر کے پڑھتے ہیں کہ ہم اپنے علاقہ میں نہیں ہوتے اور حفاظتی نقطہ نظر سے ایسا کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آ رہے تھے تو دُور سے مدینہ کے گھر بھی نظر آ رہے تھے لیکن سفر کے دوران وہیں رُک کر نماز قصر کی۔ یہ نہیں کہ مدینہ میں پہنچ کر گھر چل کر نماز پڑھ لیں گے۔ شاید اس لئے راستہ میں پڑھی کہ وقت پر مدینہ نہیں پہنچ سکتے ہوں گے۔

❁...... **ایک واقفۂ نو نے سوال کیا کہ خواتین اذان کیوں نہیں دیتیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیونکہ اذان ان لوگوں کو بلانے کے لئے دی جاتی ہے جو نماز والے کمرے سے دور ہوتے ہیں۔ چونکہ خواتین چھوٹے گروہوں میں نماز پڑھتی ہیں اس لئے انہیں اذان دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے اذان مرد ہی دیتے ہیں کیونکہ ان کا مقصد ہوتا ہے کہ دور رہنے والے افراد کو بھی بلایا جائے۔

❁...... **ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا خواتین تکبیر کہہ سکتی ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیوں نہیں، جب صرف خواتین نماز پڑھ رہی ہوں تو تکبیر کہہ سکتی ہیں۔

❁...... **اس سوال کے جواب میں کہ شوال کے روزے کب رکھے جائیں؟** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: شوال کا مہینہ رمضان کے بعد آتا ہے۔ اس لئے شوال کے چھ روزے ضرور رکھنے چاہئیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ عید کے فوری بعد ہی رکھے جائیں، یہ شوال کے مہینہ میں کسی بھی دن رکھے جا سکتے ہیں۔ اور رمضان کے چُھوٹے ہوئے روزے سال کے کسی حصہ میں پورے کئے جائیں۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس ایک بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج سپین کی جماعت ویلنسیا کی چھ فیملیز اور چھ احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر 34 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ سپین کے علاوہ ناروے سے آنے والی ایک فیملی اور پرتگال کے ایک دوست نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ان ملاقات کرنے والی سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر 20 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور رہائشی علاقہ کے اردگرد کے علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً سات بجے واپس تشریف لائے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بج کر دس منٹ پر ''نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری صاحبہ سے سپین لجنہ کی تجنید، مجالس اور حلقہ جات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز فرمایا کہ Mallorca کی لجنہ کس مجلس میں شامل ہے؟

اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ یہاں سپین میں لجنہ کی مجموعی تجنید 127 ہے اور ہماری چار بڑی مجالس ہیں: میڈرڈ، بارسلونا، پیدروآباد اور ویلنسیا۔ اور باقی جو دوسری مختلف جگہوں پر کم تعداد میں لجنہ موجود ہے وہ سب کسی نہ کسی بڑی مجلس کے ساتھ شامل ہے۔

❁...... نومبائعات کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کے لئے کوئی نصاب تیار کریں۔ باقاعدہ نصاب ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین کی تربیت کے لئے بہت کوشش کی ضرورت ہے تا کہ یہ اسلام کی بنیادی تعلیمات جان جائیں۔ ان کو نماز کی طرف توجہ دلائیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ نبوّت کا تصوّر واضح ہو۔ ان کو اپنے تبلیغی پروگراموں کا بھی حصہ بنائیں اور اپنے ساتھ کاموں پر لگائیں تا کہ ان کو جماعتی روایات کا علم ہو اور ان کی پرانی عادات و اطوار ختم ہوں اور یہ نئے طور طریق اور نئی باتیں اپنائیں اور جماعت کا ایک مضبوط اور فعال حصہ بنائیں۔

مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا (سپین)

اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ماہانہ نیوز لیٹرز حسب سابق جاری رہنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لجنات تک یہ لیٹر پہنچنا چاہئے۔

سیکرٹری تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی تجنید کے متعلق دریافت فرمایا۔ جس پر سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ ہماری تجنید 127 ہے۔ اور ہمارا سبھی سے رابطہ قائم ہے۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا لجنہ کی تربیت کیلئے کوئی نصاب تیار کیا گیا ہے؟ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صدر صاحبہ لجنہ کو چاہئے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ نیشنل عاملہ کی ہر ممبر کی تربیت کی نگرانی بھی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ میں سے کتنے فیصد لجنات تربیتی کلاسز میں شامل ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ تربیتی کلاسز کی حاضری میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے

عہدیداران کو نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ میٹنگز یا کلاسوں کیلئے بلاتے وقت کسی قسم کی کوئی سختی نہیں ہونی چاہئے۔ لوگوں کے گھروں میں جا کر نرمی کے ساتھ انہیں بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماؤں سے بھی پوچھنا چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کیا کر رہی ہیں؟ کیا وہ اپنے بچوں کو قرآن کریم سکھا رہی ہیں؟ کیا وہ اپنے بچوں کو ایم ٹی اے کے پروگرامز دکھاتی ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس طرف توجہ دیں۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تعلیم کے نصاب میں اس وقت قرآن کریم کی کونسی سورۃ شامل کی گئی ہے؟ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ نصاب ہر لجنہ تک پہنچتا ہے؟ اور سال میں اس نصاب کے کتنے امتحانات ہوتے ہیں؟ اور ممبرانِ عاملہ میں سے کتنی ایسی ہیں جو اس امتحان میں شامل ہوتی ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نیشنل عاملہ کی ہر ممبر کو ان امتحانات میں شامل ہونا چاہئے۔ اگر کوئی ممبر نہیں شامل ہوتی تو مرکز کو اس کی رپورٹ کریں۔ اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ تمام ممبرات امتحان میں شامل ہوں۔

سیکرٹری شعبہ مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا ساری لجنات چندہ ادا کرتی ہیں؟ جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ 120 لجنات چندہ ادا کرتی ہیں۔ اور جو ابھی شامل نہیں ہوئیں ان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

سیکرٹری شعبہ تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی بیعتوں کا ٹارگٹ کم ہے۔ کم از کم نیشنل عاملہ کی ممبران کی تعداد کے برابر آپ کا ٹارگٹ ہونا چاہئے۔ اور پھر اس کے حصول کے لئے کوشش بھی ہونی چاہئے۔

سیکرٹری خدمت خلق کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدمتِ خلق کے تحت جمع ہونے والا چندہ افریقہ بھجوایا جاسکتا ہے۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سڑکوں پر مانگنے والوں کو دینے کی بجائے ہمیں جماعتی طور پر چندہ جمع کرنے میں بہتری پیدا کرنی چاہئے۔

سیکرٹری صنعت و تجارت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ صنعت و تجارت کے شعبہ میں بہتری لانی چاہئے۔ بالخصوص ایسی لجنات کے ذریعہ جن کے پاس آمدنی کے کوئی ذرائع نہیں ہیں وہ سہولت سے بعض کام کر کے آمدنی پیدا کر سکتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعات کے مواقع پر handicrafts وغیرہ کی نمائش لگائے جانے کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔

سیکرٹری صحت جسمانی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی لجنات ایسی ہیں جو روزانہ ورزش کرتی ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس شعبہ کو بھی بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

سیکرٹری اشاعت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ کا میگزین 'النصرت' کتنے عرصہ بعد شائع ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ خطبات جمعہ میں سے منتخب حصوں کو اس میگزین میں شائع کیا کریں۔ جس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ یہ میگزین سہ ماہی ہے۔

سیکرٹری ناصرات سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپین میں موجود کل ناصرات کی تعداد دریافت فرمائی۔ نیز دریافت فرمایا کہ ان میں کتنی ہیں جو روزانہ تلاوت کرتی ہیں؟ ناصرات کا چندہ کتنا ہے؟ جس پر سیکرٹری صاحبہ ناصرات نے بتایا کہ 18 ناصرات روزانہ تلاوت کرتی ہیں اور ان کا سالانہ چندہ 280 یوروز ہے۔

حضور انور نے توجہ دلائی کہ ناصرات کو روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کی عادت ڈالیں۔

❁...... سیکرٹری تربیت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ چہرہ کے پردہ کی کیا اہمیت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم کے مطابق جسم اور بالوں کا پردہ فرض ہے۔ چہرہ کا ایک مخصوص حصہ پردے میں شامل ہے۔ ماتھے کا اوپر کا حصہ اور ٹھوڑی کا حصہ ڈھکا ہوا ہونا چاہئے بشرطیکہ عورت نے میک اَپ نہ کیا ہو۔ ورنہ اسے اپنا چہرہ بھی ڈھانپنا ہوگا۔

❁...... سیکرٹری نو مبائع نے سوال کیا کہ عرب لوگوں کو تبلیغ کرنے کیلئے کیا طریق اختیار کئے جاسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کیلئے دو باتیں ہیں: اوّل یہ کہ عرب نو مبائعات کی تربیت کا خاص خیال رکھا جائے۔ دوم: جب یہ نو مبائعات تیار ہو جائیں تو وہ اپنے اپنے دائرہ میں اپنے حلقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باقاعدگی کے ساتھ سیمینارز کا بھی انعقاد کرنا چاہئے۔

❁...... سیکرٹری تربیت نے پوچھا کہ ایسی لجنات جو مسلسل جماعتی پروگراموں میں شامل نہیں ہوتیں ان کا کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا فرض ہے کہ ان کو باقاعدگی کے ساتھ پروگراموں کی اطلاع دیتی رہیں۔ ان کو مسلسل نصیحت کرتی رہیں۔ قرآن کریم نے یہی طریق بتلایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نہ آنے والیوں میں سے پچاس فیصد تو ایسی ہوتی ہیں جن کے دلوں میں عہدیداران کے متعلق کوئی نہ کوئی بات ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ ہمیشہ نرمی کا سلوک کرنا چاہئے۔ عہدیداران کو چاہئے کہ وہ ان کے ساتھ نرم رویہ رکھیں اور ان کو نظام کے قریب لانے کی کوشش کرتی رہیں۔

❁...... سیکرٹری مال نے سوال کیا کہ ایسی ممبرات جو چندہ ادا نہیں کرتیں کیا وہ ووٹ دے سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چندہ عام خواتین کیلئے ضروری نہیں ہے۔ لیکن چندہ وصیت اور چندہ اجتماع ضروری ہیں۔ اس لئے ایسی خواتین کے متعلق مرکز سے باقاعدہ اجازت حاصل کرنی چاہئے کہ کیا وہ ووٹ دے سکتی ہیں؟

❁...... صدر صاحبہ لجنہ نے پوچھا کہ کیا وہ میڈرڈ جماعت کی صدر صاحبہ کو نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں شامل کر سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ملک کی مرکزی جماعت کی صدر نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں شامل ہو سکتی ہے۔ (یعنی سپین میں اگر جماعت کا مرکز پیدروآباد میں ہے تو پیدروآباد جماعت کی صدر کو نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔) ورنہ وہ نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں شامل نہیں ہو سکتیں جب تک کہ وہ نیشنل عاملہ کی ممبر نہ ہوں۔

❁...... صدر صاحبہ لجنہ نے ایک افریقن عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ بعض معاملات کی وجہ سے جیل میں ہیں۔ کیا ان سے چندہ لیا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ افریقنوں کی تربیت کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کی مدد کرنی چاہئے۔ اگر وہ چندہ دینا چاہتی ہیں تو ان سے چندہ لے لیا جائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ محنت کریں تو آپ کی جماعت ایک ماڈل جماعت بن سکتی ہے۔ آپ کو اس بات سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے کہ آپ کی عاملہ کی ممبران پورے سپین میں پھیلی ہوئی ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کی یہ میٹنگ آٹھ بج کر 50 منٹ پر اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں تشریف لے گئے۔ یہ پلاٹ بھی جماعت نے خریدا ہوا ہے۔ یہاں ایک گھر بھی بنا ہوا ہے جہاں اس وقت مبلغ سلسلہ کی رہائش ہے۔

اس پلاٹ کے کھلے احاطہ میں ایک مارکی لگا کر لنگر خانہ قائم کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا اور منتظمین سے آج شام کے لئے تیار کئے گئے کھانے کے بارے میں دریافت فرمایا۔ منتظمین نے بتایا کہ آلو گوشت کا سالن تیار کیا گیا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سالن کا معیار دیکھا اور فرمایا کہ اچھا پکا ہوا ہے۔

معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم اپریل 2013ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے اپنی رہائشگاہ کے اردگرد کے علاقہ میں مختلف راستوں پر بھی سیر کی اور ساڑھے سات بجے واپس تشریف لائے۔

سیر سے واپس آتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ممبران قافلہ کے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے آئے اور ازراہ شفقت ممبران سے گفتگو فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ایڈیشنل وکیل التبشیر اور ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے باری باری اپنی ڈاک پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں قیام کے دوران رپورٹ ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن تصاویر (لندن) نے سپین میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد ''مسجد بیت الرحمٰن'' کی مختلف تصاویر Laptop پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیں۔ یہ تصاویر بڑی محنت کے ساتھ مختلف مقامات پر جا کر مختلف زاویوں سے تیار کی گئی تھیں۔ حضور انور نے باری باری تمام تصاویر ملاحظہ فرمائیں اور اظہار خوشنودی فرمایا اور مزید ہدایات بھی دیں۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے گئے۔ حضور انور کچھ دیر مینار کے قریب کھڑے رہے اور جماعت کے آرکیٹیکٹ سے مینار کے حوالہ سے گفتگو فرمائی اور مزید ہدایات دیں۔

بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: **نمازِ جنازہ** از صفحہ 12

گزار، چندوں میں باقاعدہ، نظام خلافت اور نظام جماعت کے وفادار اور اطاعت گزار نیک اور باوفا انسان تھے۔ بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

(19) **مکرم رانا فضل الرحمٰن نعیم صاحب** (ابن مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن اتالیق مرحوم۔ آف لاہور) 29 دسمبر 2012 کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا شمار وقف جدید کے ابتدائی کارکنان میں ہوتا ہے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعا گو، ہر حال میں اللہ پر توکل رکھنے والے، صاحبِ رؤیا، نظام جماعت کے اطاعت گزار، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(20) **مکرم عبد الشکور صاحب** (ابن مکرم حکیم عبد الصمد صاحب آف حیدر آباد دکن) 10 جنوری 2013 کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، نظامِ جماعت کے اطاعت گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عشق و پیار کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(21) **مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ** (اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب مرحوم) 6 جنوری 2013ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق رکھنے والی، بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شبیر احمد جان صاحب وقفِ جدید کے معلم ہیں اور آجکل رحمٰن آباد (نوابشاہ۔ سندھ) میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ایوان طاہر، بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو میں عزت مآب وزیراعظم کینیڈا کی آمد اور حکومت کینیڈا کے Office of Religious Freedom کا قیام

(رپورٹ: محمد آصف منہاس۔ کینیڈا)

کینیڈا دنیا بھر میں مذہبی آزادی، انسانی حقوق اور غیر جانبداری کے حوالہ سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔ اسی طرح کینیڈا دنیا بھر میں مذہب کے نام پر ہونے والے مظالم کے خلاف مختلف فورمز پر آواز اٹھاتا رہتا ہے۔ کینیڈا میں مختلف مذاہب اور اقوام کے لوگ رہائش پذیر ہیں اور ہر کوئی اپنے مذاہب، رسوم و رواج اور نظریات پر آزادی کے ساتھ عمل پیرا ہے۔ کینیڈا کی اسی خوبصورتی پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ:

''میری خواہش ہے کہ کینیڈا ساری دنیا بن جائے اور ساری دنیا کینیڈا ہو جائے۔''

دفتر برائے مذہبی آزادی کے قیام کے اغراض و مقاصد

Office of Religious Freedom

کینیڈین حکومت نے دنیا میں ہونے والے مذہب کے نام پر مظالم کے خلاف منظّم اور مؤثر آواز اٹھانے کے لئے تقریباً 2 سال قبل مذہبی آزادی کے دفتر کے قیام کا فیصلہ کیا تھا۔ اس دفتر کے قیام کا مقصد کینیڈین اقدار کے مطابق مذہب اور عقائد کی آزادی کا فروغ ہے۔ یہ دفتر دنیا بھر میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ، مذہبی آزادی، آزادئ ضمیر، مذہبی ہم آہنگی میں قانون سازی کے لئے کام کرے گا۔ اقلیتوں کو مذہبی منافرت، عدم تشدد اور عدم برداشت سے بچانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اور اسی طرح تحمل، برداشت اور مذہبی رواداری کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ اس کی خلاف ورزی پر دنیا میں آواز بلند کرے گا۔

حال ہی میں حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ عزت مآب وزیراعظم کینیڈا اس دفتر کے قیام کا باضابطہ اعلان کریں اور ساتھ ہی اس دفتر کے لئے کینیڈین حکومت کی طرف سے ایک سفیر (Ambassador) مقرر کریں۔ تا کہ اس دفتر کے قیام کے مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔

حکومت نے اس مقصد کے لئے مذہب کے نام پر تفریق اور مظالم کی شکار جماعت احمدیہ کے ہیڈ کوارٹرز میں واقع ایوان طاہر سے اس اعلان کا عندیہ ظاہر کیا۔ حکومت نے اس غرض سے جب جماعت سے رابطہ کیا تو جماعت نے بخوشی اس امر کی اجازت دے دی۔

کینیڈا کے قومی میڈیا (قریباً تمام اخبارات اور ٹی وی) میں بھی اس بات کا چرچا ہوا کہ احمدیہ مسلم جماعت کے سینٹر سے اس دفتر کے قیام کا اعلان کیا جائے گا۔ مختلف مذاہب کے راہنماؤں نے بھی اس موقع پر جماعت کی تعریف کی اور اس خیال کا اظہار کیا کہ جگہ کا یہ انتخاب نہایت موزوں ہے۔

ایوان طاہر

ایوان طاہر کے منصوبہ کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے عطا فرمائی اور یہ ایوان آپ ہی کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی تعمیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جولائی 2010ء میں شروع ہوئی اور 11 جولائی 2012ء کو حضور انور نے اس کا افتتاح فرمایا۔ یہ 56,000 مربع فٹ کی ایک عمارت ہے جس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا مشن ہاؤس، جامعہ احمدیہ کینیڈا اور ایک بڑا جمنیزیم ہے۔ اسی ایوان طاہر کو حکومت کینیڈا نے ''آفس آف ریلیجیس فریڈم'' Office of Religious Freedom کے اعلان کے لئے چنا تھا۔

وزیراعظم کی ایوانِ طاہر میں آمد

19 فروری 2013ء کو وزیراعظم کے دفتر کے لوگ، نیشنل میڈیا، RCMP (Royal Canadian Mounted Police) آفیسرز اور حکومتی انتظامیہ کے لوگ صبح سے ہی طاہر ہال پہنچ گئے تھے۔ تقریباً بارہ بجے عزت مآب وزیراعظم کینیڈا مشن ہاؤس میں تشریف لائے جہاں محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کا استقبال کیا۔

محترم امیر صاحب کے دفتر کو وزیراعظم کے دفتر کے طور پر اور ملحقہ کمروں کو ان کی کابینہ، سٹاف اور کھانے کے انتظامات کے لئے مختص کر دیا گیا تھا۔

کھانے اور دوسری مصروفیات کے بعد نیشنل مجلس عاملہ کے چند اراکین کے ساتھ وزیراعظم کا گروپ فوٹو ہوا۔ محترم امیر صاحب نے ان کو جماعت کی طرف سے تحفہ پیش کیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اسی طرح مذکورہ بالا دفتر برائے مذہبی آزادی کے لئے مقرر کئے گئے نئے سفیر کے ساتھ وزیراعظم اور محترم امیر صاحب کی تصویر ہوئی۔

تقریب

ڈیڑھ بجے ایوان طاہر کے Gym میں باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکزی دفتر بیت الاسلام مشن ہاؤس کے حلقہ وان کے ممبر پارلیمنٹ اور وفاقی وزیر برائے بین الاقوامی تعاون عزت مآب جولین فانٹینو Hon.Julian Fantino نے تقریب کا آغاز کیا۔ انہوں نے مختصراً مذکورہ بالا دفتر کے قیام کا مقصد بیان کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی رواداری اور مذہبی ہم آہنگی کی تعریف کی۔

اس کے بعد کینیڈا کا قومی ترانہ پڑھا گیا۔

ترانے کے بعد وفاقی وزیر برائے سیٹیزن شپ و امیگریشن عزت مآب جیسن کینی Hon.Jason Kanney نے مختصر کلمات کہے۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ وہ جماعت ہے جو مذہبی منافرت سے بخوبی آگاہ ہے۔ یہاں موجود لوگوں نے اسی مذہبی تفریق کی بنا پر اپنے بہت سے پیارے کھوئے ہیں۔

The Right Honorable Stephen Harper

عزت مآب وزیراعظم کینیڈا کا خطاب

ان کے بعد وزیراعظم The Right Hon. Stephen Harper نے 20 منٹ کے قریب حاضرین اور قوم سے خطاب کیا جس میں جماعت کا شکریہ ادا کیا اور بہت ہی تعریفی کلمات کے ساتھ جماعت کا ذکر کیا کہ سخت مظالم کے نتیجہ میں کینیڈا میں آکر آباد ہونے کے بعد اس جماعت کا کام نہایت ہی قابل رشک ہے۔ اور یہ کہ جماعت رواداری، تحمل، برداشت اور ہم آہنگی پر یقین رکھتی ہے۔ اور کینیڈا کے کثیر الثقافتی معاشرے کی بہتری میں اپنا مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔ اور اپنے ساتھی کینیڈینز کو یہ باور کروا رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کو جو مذہبی آزادی یہاں میسر ہے وہ بیش قیمت ہے وہ ہمیں مفت میں نہیں ملی۔ چنانچہ آپ کے وزیراعظم کی حیثیت سے میں تمام کینیڈینز کی نمائندگی میں آپ کی کینیڈا کی ساکھ کو مضبوط و مستحکم بنانے اور سجانے کی کوششوں پر آپ کا ممنون ہوں۔

اس کے ساتھ ہی وزیراعظم نے Professor Dr. Andrew Bennett کو آفس آف ریلیجیس فریڈم Office of Religious Freedom کا پہلا سفیر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر آندریو بینیٹ

Prof. Dr. Andrew Bennett

پروفیسر صاحب موصوف نے ایڈنبرا یونیورسٹی سے سیاسیات (Political Science) میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ آپ علوم تاریخ، فلسفہ، سیاسیات، تقابلی ادیان عالم، سماجی اور معاشرتی مسائل پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ آپ ایک دانشور، بااصول اور گہری سوچ رکھنے والے انسان ہیں۔ اور Augustine College آٹواہ میں ڈین (Dean) کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ وہ اس سے قبل ایک بیوروکریٹ کے طور پر بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔

مکرم امیر صاحب کا اظہار تشکر

وزیراعظم کے خطاب کے بعد محترم امیر صاحب کینیڈا نے مختصر خطاب کیا اور اس اہم اعلان کے لئے ایوان طاہر کا انتخاب کرنے پر وزیراعظم کا شکریہ ادا کیا اور وزیر سیٹیزن شپ وامیگریشن عزت مآب جیسن کینی (Hon. Jason Kenney) اور وزیر خارجہ امور عزت مآب جان بئیرڈ (Hon. John Baird) کے لندن یوکے میں مسجد فضل حاضر ہو کر حضور انور سے ملنے کا ذکر کیا۔ ساتھ ہی حضور انور کے اس بیان کا بھی ذکر کیا کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ تمام لوگ مذہبی آزادی کے حق میں مؤثر آواز اٹھائیں خواہ وہ کسی بھی مذہب پر ایمان نہ رکھتے ہوں یا خدا کی ہستی پر بھی یقین نہ رکھتے ہوں۔

(بعد میں وزیراعظم نے بھی اخباری نمائندوں سے سوال وجواب کی نشست میں ایک صحافی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور کے اس بیان کی طرف اشارہ بھی کیا۔)

محترم امیر صاحب نے قرآن کریم کے ارشاد ''مذہب میں کوئی جبر نہیں'' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عیسائی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا ذکر کیا۔ اس کے بعد یہ کہا کہ کینیڈا کو دنیا کے ممالک میں اپنے اثرورسوخ کو مذہبی آزادی کے فروغ کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔

حاضرین نے اسلام کی اس حسین تعلیم کو بہت سراہا اور تقریر کے بعد کھڑے ہو کر اس خوبصورت تعلیم کے حق میں تالیاں بجائیں۔ ان حاضرین میں وفاقی، صوبائی ممبر پارلیمنٹ اور دیگر سیاستدانوں نے شرکت کی۔

ان کے علاوہ عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، بدھ، مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے لیڈرز اور مختلف طبقۂ فکر کے لوگ بھی شامل تھے۔ حاضرین کی کل تعداد 500 سے زائد تھی۔

پریس کانفرنس

آخر میں وزیراعظم نے میڈیا کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اور تقریباً اڑھائی بجے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

کینیڈین میڈیا

CBC (کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) نے یہ پروگرام براہ راست نشر کیا، مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کینیڈا اور دوسرے ٹیلی ویژن چینلز نے بھرپور کوریج کی۔ تمام بڑے قومی اخبارات کے چالیس نمائندے ہال میں موجود تھے۔

دوسرے دن کینیڈا کے تمام بڑے اخبارات میں یہ خبر مع تصاویر نمایاں طور پر شائع ہوئی اور جماعت احمدیہ کا بھی ذکر ہوا۔ اس پروگرام کی مکمل ویڈیو جماعت احمدیہ کینیڈا کی ویب سائٹ www.ahmadiyya.ca پر بھی دستیاب ہے۔

شعبہ ضیافت و مہمان نوازی

شعبہ ضیافت نے طاہر ہال کی پہلی منزل پر محترم امیر صاحب کے دفتر اور ملحقہ کمروں کو وزیراعظم، وزراء، ممبرز پالیمنٹ اور ان کے دیگر عملہ کے کھانے کے لئے مختص کر دیا گیا تھا اور یہیں پر ان کے لئے نہایت عمدہ خصوصی ظہرانے کا اہتمام کیا گیا۔

جم کے ہال میں دونوں طرف دیواروں کے ساتھ ریفرشمنٹ کے خوبصورت سٹالز سجائے ہوئے تھے اور وافر مقدار میں سینڈ وچ، sweet bites، متفرق پھل و مشروبات، چائے اور کافی وغیرہ کا بہت اعلیٰ انتظام تھا۔ اس شاندار تقریب کے اختتام کے بعد پانچ سو سے زائد مہمانوں کے لئے ریفرشمنٹ پیش کیا گیا۔ رضا کار مہمانوں کی میزبانی کرتے ہوئے شاداں و فرحاں نظر آرہے تھے۔

حرف آخر

اللہ تعالیٰ اس دفتر برائے آزادی مذہب کا قیام جماعت احمدیہ اور تمام مذاہب عالم کے حق میں ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور کینیڈا کو حق اور انصاف کا علمبردار بنتے ہوئے حق کی آواز کو دنیا بھر میں اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

جماعت کو نصیحت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اب مَیں اپنی جماعت کو بھی ایک نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تمہارے دشمن تمہیں پامال کرنے پر تُلے ہوئے ہیں لیکن اگر تم ایمان سے معمور سینہ رکھتے ہو وہ تمہیں پامال نہیں کر سکتے۔ آپ اپنے اقوال، افعال، عقائد، اخلاق اور معاملات کو درست کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم بقدم چلو۔ کمزوریاں اور سستیاں چھوڑ دو۔ تمہیں بہت بڑا کام درپیش ہے، بڑی مہم ہے جو تمہیں سر کرنی ہے۔ تم نے احمدیت کو پھیلانا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا جب تک تم بداخلاقی کو نہ چھوڑو، بدمعاملگی کو نہ چھوڑو اور نمازوں اور دیگر دین کے احکام میں پوری پابندی نہ اختیار کرو۔ کوشش کرو، کوشش کرو کہ فتح پاؤ۔ تمہیں سچی فتح ہوگی اور دشمن کی جھوٹی فتح بھی اس کے لئے سوگواری کا موجب ہوگی اور دشمن تم سے اس طرح جائے گا جیسے لَاحَول سے شیطان بھاگتا ہے۔ ...... مولویوں کی قوم بزدل قوم ہے اور ان کو ظاہری سامانوں پر ہی بھروسہ ہے۔ وہ اس قوتوں اور طاقتوں کے خزانے سے غافل ہیں جو خدا تعالیٰ سے ملتا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک اپنے فرض منصبی کو بجالائے اور لوگوں کو احمدی بنانے کے درپے ہو جائے۔ پھر تم دیکھو گے کہ دشمن کے لئے ہماری کامیابی ماتم کا موجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی دے۔ ہماری حالت کو درست بنائے، ہماری کمزوریوں کو معاف کرے۔ ہمیں کامیابی دے اور کامیابی کو روشن کرے۔ آمین'' (معیار صداقت۔ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 64-65، مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

سینیگال کے چند مخلص احمدی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18؍فروری 2010ء میں مکرم منور احمد خورشید صاحب امیر و مربی انچارج سینیگال نے سینیگال کے چند مخلص احمدیوں کے ایمان افروز واقعات بیان کئے ہیں۔

✿...... کولخ کے علاقہ میں ایک چھوٹا سا گاؤں Palado چند گھرانوں پر مشتمل ہے۔ اس گاؤں میں ایک بار تبلیغ کی غرض سے گئے۔ کچھ پھل بھی ملے۔ کچھ روز بعد ایک احمدی دوست احمد باہ کا پیغام ملا کہ ایک دوست Gatam Jallo جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ دوبارہ اس علاقہ میں جاکر ہم اس بزرگ سے ملے۔ کافی بحث و تمحیص کے بعد وہ کہنے لگے کہ جس روز مجھے کوئی شافی ثبوت مل گیا تو مَیں بیعت کرلوں گا۔

اتفاق سے چند ماہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ گیمبیا کے دورہ پر تشریف لائے۔ فرافینی نامی قصبہ میں بھی حضورؒ کی آمد کا پروگرام تھا اس لئے خاکسار نے سینیگال کے سرحدی علاقہ میں اطلاع کردی کہ سب لوگ فرافینی پہنچ جائیں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے حضورؒ کی آمد پر سب سے بڑا اجتماع فرافینی میں ہوا جس میں اکثر احباب سینیگال کے تھے۔ ان لوگوں میں مکرم گاتم جالو صاحب بھی تھے۔ جلسہ کی بہت کامیاب کارروائی کے بعد لوگ واپس پہنچ گئے۔ کچھ عرصہ بعد مَیں مکرم گاتم جالو صاحب کے علاقہ میں گیا تو انہوں نے فوراً اپنے احمدی ہونے کا اعلان کردیا اور کہنے لگے مجھے اب دلیل مل گئی ہے۔ میرے لئے حضور انور کا چہرہ مبارک ہی کافی ثبوت ہے کیونکہ اس قدر نورانی چہرہ صرف خدا کے پیاروں کا ہی ہوسکتا ہے۔

مکرم Gatam Jallo صاحب ایک عام سیدھے سادھے زمیندار ہیں۔ بیعت کے بعد انہوں نے اپنے اندر بڑا انقلاب پیدا کیا۔ آپ احمدی ہونے سے قبل تعویذ گنڈہ کا کام کرتے تھے اور کافی لوگ ان پر اعتقاد رکھتے تھے۔ اس کام میں عزت و احترام کے علاوہ مالی منفعت بھی تھی۔ بیعت کے بعد آپ نے یہ کام چھوڑ دیا اور لوگوں کو بتایا کرتے کہ مَیں اب احمدی ہوگیا ہوں اس لئے جو کام خلاف دین ہوں، وہ نہیں کرسکتا۔

✿...... گیمبیا کے ایک شہر بصّے میں ایک بزرگ احمدی محمد تراول صاحب رہتے ہیں۔ نہایت ہی غریب مالی حالت بہت خراب، ذرائع آمد مفقود اور پھر افراد خانہ بھی خاصے تھے۔ ایک شام مَیں اُن کے ہاں گیا۔ کہنے لگے: ہم کھانا تو کھا رہے ہیں لیکن ہم آپ کو اس کی دعوت نہیں دے سکتے۔ مَیں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے سادہ چاول اُبالے ہیں اور ساتھ نمک مرچ پانی میں گھول کر اس کا شوربہ بنایا ہے۔ اُس کو چاولوں پر ڈال کر کھا رہے ہیں۔ اس واقعہ سے ان کی مالی حالت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

خاکسار نے ایک روز خطبہ جمعہ کے دوران بصّے کے احباب جماعت کو ایک زرعی فارم بنانے کی تحریک کی۔ چونکہ اکثر احباب تجارت پیشہ تھے اس لئے کوئی خاطرخواہ نتیجہ نہ نکلا۔ نماز جمعہ کے بعد یہ بزرگ مجھے میرے کمرہ میں آئے اور کہنے لگے: کل آپ میرے کھیت میں پہنچ جائیں۔ مَیں نے پوچھا: خیریت ہے؟ کہنے لگے: بس آپ آجائیں پھر بتاؤں گا۔

مَیں اگلے روز اس جگہ پہنچ گیا۔ تراول صاحب اپنے کھیت میں ہل چلا رہے تھے۔ مجھے ساتھ لے کر کھیت کے وسط میں چلے گئے اور کہنے لگے اس میں آدھا کھیت میرا اور آدھا جماعت کو دے دیا ہے، کام مَیں کروں گا اور آمد جماعت کو جائے گی۔ ان کے اخلاص کا آج تک میرے ذہن پر بڑا گہرا اثر ہے کہ کس طرح ایک غریب احمدی نے اپنے کھیت کو جماعتی خدمت کے لئے پیش کردیا تاکہ جماعت کی آمد بڑھ سکے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مالی حالت بہت بہتر ہے۔

✿...... سینیگال جماعت کے ایک نہایت مخلص دوست سابق ممبر آف پارلیمنٹ اور بفضل اللہ تعالیٰ اس وقت ریجن Tamba Kunda کے پریذیڈنٹ ہیں (یہ عہدہ گورنر کے برابر ہوتا ہے)۔ 1999ء میں یہ ممبر آف پارلیمنٹ تھے تو اس دوران ان کی ایک وزیر سے کچھ چپقلش ہوگئی جس پر صدر مملکت نے ان کو اگلے انتخاب میں پارٹی کی طرف سے امیدوار کا ٹکٹ دینے سے انکار کردیا۔ انہوں نے بڑی کوشش کی، ہر قسم کے تعلقات استعمال کئے مگر بے سود۔

اُنہی دنوں خاکسار نے ان کو جماعت میں مالی قربانی کی اہمیت کے بارہ میں تفصیل سے بتایا تو یہ کہنے لگے کہ مَیں ہر ماہ 25 پاؤنڈ چندہ ادا کیا کروں گا۔ مَیں نے کہا: ذرا سوچ لیں یہ کوئی جذباتی تحریک نہیں بلکہ باقاعدگی سے ادائیگی کرنا ہوگی۔ کہنے لگے مَیں نے فیصلہ کرلیا ہے انشاء اللہ باقاعدہ ادائیگی کروں گا۔

اگلے ماہ جب وہ اپنے علاقہ سے ڈاکار تشریف لائے تو مجھے فون کیا کہ اُن کی گاڑی خراب ہے اس لئے مَیں انہیں ہوٹل میں آکر ملوں۔ مَیں جاکر ملا تو انہوں نے Brief Case کھول کر سال بھر کا چندہ ادا کردیا۔ مَیں نے حیرانی اور خوشی سے اُسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو Fax کی کہ یہ دوست آجکل اپنے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں، گورنمنٹ تعاون نہیں کر رہی۔ لیکن ان حالات کے باوجود انہوں نے بہت بڑی مالی قربانی کی ہے۔ اگلے ہفتہ حضورؒ کا جواب آیا کہ مَیں نے ان کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو پہلے سے اعلیٰ مقام سے نوازے گا۔

تقریباً دو ہفتے بعد انہوں نے مجھے فون پر بتایا کہ مجھے پریذیڈنٹ نیشنل اسمبلی کا مشیر مقرر کیا گیا ہے جس میں ممبر آف پارلیمنٹ سے زیادہ مراعات اور زیادہ عزت بھی ہے۔ اس طرح خداتعالیٰ نے حضور انور کی دعا لفظ بلفظ پوری فرمائی۔

✿...... نیشنل اسمبلی سینیگال کے ایک ممتاز ممبر آنریبل احمد مختار نڈاؤ صاحب عرصہ 15 سال سے ممبر چلے آرہے ہیں۔ جرمنی میں جماعت کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ممبرز آف پارلیمنٹ کا ایک وفد تشکیل دیا گیا تو اُن سے بھی رابطہ کیا گیا اور وہ تیار ہوگئے۔ اس وقت انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات مَیں نے ایک عجیب خواب دیکھی ہے۔ مَیں ایک نہایت ہی نورانی چہرہ بزرگ وجود کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور وہ میرے لئے دعا کر رہے ہیں اور وہ بزرگ افریقن نہیں ہیں اور نہ ہی زندگی میں کبھی ان سے ملاقات ہوئی ہے اور انہوں نے مجھ سے کوئی بات بھی کی ہے۔ اور یہ خواب انہوں نے دوران سفر اپنی کار میں اپنے ڈرائیور اور اپنی بیٹی کو بھی سنائی۔ اسی روز ان کو جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔

جب یہ وفد سینیگال سے جرمنی پہنچا۔ اس وقت حضور انور مئی مارکیٹ من ہائم میں جلسہ کی تیاری کا معائنہ کرنے کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہمارا وفد سیدھا جلسہ گاہ میں لے جایا گیا۔ جب حضورؒ کو وفد کی آمد کی اطلاع ملی تو حضورؒ ادھر تشریف لے آئے اور جملہ ممبرز حضرات کو شرف مصافحہ بخشا۔ جب حضور انور نے مکرم احمد مختار نڈاؤ صاحب سے مصافحہ کیا تو ان کے مونہہ سے بے اختیار یہ جملہ نکلا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جو مَیں نے خواب میں دیکھے تھے۔ ایک اور اتفاق یہ ہوا کہ عالمی بیعت کے وقت مکرم احمد مختار نڈاؤ صاحب کو بالکل حضور انور کے قدموں میں جگہ ملی۔ بعد از دعا حضور نے خاکسار سے دریافت فرمایا کہ یہ دوست کون ہیں؟ سوائے اُن کے کسی اَور ممبر کے بارہ میں حضورؒ نے اس وقت استفسار نہیں فرمایا۔

✿ ✿ ✿

مکرم محمد اعظم طاہر صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 3؍مارچ 2010ء میں مکرم محمد اعظم طاہر صاحب شہید احمدیت کا ذکرخیر اُن کے چھوٹے بھائی مکرم محمد ایوب صابر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ مرحوم کی شہادت کا ذکر قبل ازیں ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ 15 جون 2012ء کے اسی کالم میں کیا جاچکا ہے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ شہید مرحوم بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھے۔ مقامی سکول سے میٹرک کرنے کے بعد ربوہ طبیہ کالج اور بہاولپور طبیہ کالج میں حکمت کی تعلیم حاصل کی۔ حکمت کی ڈگری لینے کے بعد کوشش کرکے اوچ شریف میں فری طبی ڈسپنسری قائم کروائی اور وہاں کا پہلا معالج مقرر ہوئے۔ فنڈز ختم ہونے کی وجہ سے یہ ڈسپنسری بند کردی گئی تو مرحوم نے شیخ زید ہسپتال رحیم یارخان سے دوسال کا ٹیکنیشن کا کورس کیا اور پھر مختلف دیہی ہیلتھ سینٹروں میں 24 سال تک کام کرتے رہے۔ اکثر علاقے انتہائی پسماندہ، غریب اور چھوٹی موٹی برائیوں سے بھرے ہوئے ہیں لیکن مرحوم کے اخلاق اور کردار کی وجہ سے وہاں کے لوگ آپ کے گرویدہ ہوگئے۔ اپنے گھروں کے مسئلے اور مشورے تک آپ سے کرتے حتیٰ کہ الیکشن کے دنوں میں پوچھتے کہ کس کو ووٹ دیں۔ غرض جہاں بھی رہے محبت کرنے والوں کا ایک حلقۂ احباب بناتے گئے۔

ہمارا ایک بھائی پیدا ہوا جو کچھ دن بعد فوت ہوگیا اس کا نام ’’محمد محسن‘‘ رکھا گیا تھا۔ بھائی اعظم کی جب شادی ہوئی تو آپ نے اپنے پہلے بیٹے کا نام بھی محمد محسن رکھا۔ خاندان میں سے بعض عورتوں نے یہ نام رکھنے سے روکا لیکن مرحوم نے اللہ پہ توکل کرکے یہ نام رکھا۔ خدا کی قدرت کہ ان کا یہ بیٹا بھی کچھ دن بعد بیمار ہوکر فوت ہوگیا۔ آپ نے پھر اپنے دوسرے بیٹے کا نام بھی محسن رکھا اور کہا کہ چاہے کچھ ہوجائے میں یہ نام ضرور رکھوں گا۔ اب اللہ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں شامل یہ بیٹا چارسالہ ہومیو پیتھک کا کورس مکمل کرنے کے بعد ایم ایس سی سائیکالوجی کر رہا ہے۔

خدمت دین کو ایک فضل الٰہی جانتے ہوئے ہمہ وقت سرگرداں رہتے۔ وقارعمل ہوتا تو خود بھی خوب کام کرتے اور ہم سے بھی کراتے۔ پرانی مسجد بیت الحمد (اوچ شریف) کی تعمیر کے وقت بنیادوں کی کھدائی اور ملبے کو وہاں سے ہٹانے کا کام بخوبی سرانجام دیا۔

مرحوم نماز باجماعت کی ہرممکن پابندی کرتے اور دوسروں کی بھی نگرانی کرتے۔ سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور جماعتی چندہ کی خاص طور پر احتیاط کرتے کہ کہیں ناجائز خرچ نہ ہو اور اگر کوئی بل زیادہ محسوس کرتے تو وضاحت طلب کرتے کہ کس وجہ سے یہ خرچ زیادہ ہوا ہے۔ شہادت سے دو دن قبل خاکسار والد صاحب کو علاج کے لئے بہاولپور لے جارہا تھا تو مرحوم نے اپنے بیٹے کو ساتھ بھیجا تاکہ امیر صاحب کو چندہ جمع کروادے۔

مرحوم مشورہ دیتے وقت ہمیشہ صحیح حقائق پیش کرتے۔ عاملہ میں بھی اپنا مشورہ دیتے اور اگر اکثریت قبول نہ کرتی تو اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے۔

مرحوم خوبصورتی اور خوب سیرتی کا اعلیٰ امتزاج تھے۔ خوش لباس، خوش خوراک اور خوش گفتار طبیعت تھی۔ آپ نڈر اور دلیر تھے۔ دیہی علاقوں میں رہے راتوں کو لوگوں کے علاج کے لئے بے باک ہوکر چلے جاتے۔ گرمیوں کی ایک رات ڈاکو آپ کے گھر آئے تو مرحوم نے فوراً اپنا لحاف لے کر ایک ڈاکو پر چھلانگ لگادی۔ ڈاکو اچانک گھبرا گئے اور باہر بھاگے تو آپ نے بھی باہر تک ان کا پیچھا کیا حالانکہ ان کے پاس اسلحہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور سب محفوظ رہے۔

✿ ✿ ✿

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23؍جنوری 2010ء میں شامل اشاعت مکرم فاروق محمود صاحب ایک طویل نظم ’’جوابِ معترض‘‘ میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ثباتِ مہر و وفا شرطِ وصلِ منزل ہے
خِرَد وبال ہے گر عشق کے مقابل ہے
جو علم باعثِ نخوت ہو زہرِ قاتل ہے
امامِ وقت کے تابع نہ ہو تو باطِل ہے
جوابِ معترض ایسا کوئی محال ہے کیا؟
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے کیا

اے نکتہ چیں تری باتوں سے اُٹھتی کِبر کی بُو
منافقت کی علامت ہے اعتراض کی خُو
رگوں میں تیرے ہے اسلافِ باوفا کا لہو
تو پھر یہ طرزِ تکلّم میں کیوں ہے رنگِ عدُو
یقین۔ دولتِ مومن ہے! قیل وقال ہے کیا؟
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے کیا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
3rd May 2013 – 9th May 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 3rd May 2013

00:05 MTA World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05 Yassarnal Qur'an
01:25 Huzoor's Tour Of West Africa: Rec. 6th April 2004
02:35 Japanese Service
03:00 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 13th August 1996.
04:15 Aaina
04:55 Liqa Ma'al Arab: Recorded on 23rd April 1996.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an
06:50 Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Huzoor's tour to Burkino Faso in Benin, including Jalsa gathering at Calavi, recorded 4th April 2004.
07:40 Siraiki Service
08:25 Rah-e-Huda
10:00 Indonesian Service
11:00 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:35 Dars-e-Hadith
12:00 Live Friday Sermon
13:15 Seerat-un-Nabi (saw)
14:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
14:10 Yassarnal Qur'an
14:25 Bengali Reply to Allegations
15:40 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:30 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir: : Live Arabic discussion programme.
20:30 Tour Of UK Mosques: A programme featuring a tour of UK mosques inaugurated during the Khilafat Centenary year.
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]

Saturday 4th May 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:45 Yassarnal Qur'an
01:15 Huzoor's Tours Of West Africa
02:10 Friday Sermon: recorded on 3rd May 2013.
03:20 Rah-e-Huda
04:50 Liqa Ma'al Arab: recorded on 24th April 1996
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al Tarteel
07:00 Jalsa Salana UK Address: A speech to Lajna by Huzoor on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom 2011, Recorded on 22nd July 2011.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
08:55 Question And Answer Session: Part 1, recorded on 3rd December 1995.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on 3rd May 2013
12:15 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:25 Al Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Spotlight
16:00 Rah-e-Huda: Recorded on 27th April 2013.
17:35 Al-Tarteel [R]
18:05 MTA World News
18:30 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35 International Jama'at News [R]
21:05 Rah-e-Huda [R]
22:40 Story Time [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 5th May 2013

00:05 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Al Tarteel
01:20 Jalsa Salana UK Address
02:30 Story Time
03:00 Friday Sermon: recorded on 3rd May 2013
04:10 Spotlight
04:50 Liqa Maal Arab: recorded on 25th April 1996.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:45 Bustan-e-Waqfe Nau: Rec. on 12th February 2011.
07:50 Faith Matters
09:00 Question and Answer Session: Part 2, recorded on 7th June 1998.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 8th June 2012.
12:10 Tilawat & Dars-e-hadith
12:35 Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon: Recorded on 3rd May 2013.
14:00 Bengali Reply To Allegation
15:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:15 Kids Time
17:00 Live Beacon Of Truth
18:00 MTA World News
18:30 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:40 Attractions Of Canada: A documentary about New Brunswick, one of Canada's Maritime provinces.
21:20 Tour Of UK Mosques
22:00 Friday Sermon [R]
23:15 Question and Answer Session [R]

Monday 6th May 2013

00:10 MTA World News
00:30 Tilawat& Dars-e-Hadith
01:05 Yassarnal Qur'an
01:30 Bustan-e-Waqfe Nau
03:00 Attractions Of Canada
03:35 Friday Sermon: recorded on 3rd May 2013.
04:55 Liqa Ma'al Arab: Rec. 30th June 1996.
06:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:10 Al-Tarteel
06:45 Huzoor's Tours Of West Africa: includes an address by Huzoor and Ba'iat ceremony in Benin.
08:20 International Jama'at News
08:55 Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, Recorded on 23rd February 1998.
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on 15th February 2013.
11:15 Tamil Service
11:55 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:10 Insight: recent news in the field of science
12:35 Al-Tarteel
13:05 Friday Sermon: Recorded on 13th July 2007
13:55 Bangla Shomprochar
14:55 Tamil Service [R]
15:30 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:05 MTA World News
18:25 Huzoor's Tour Of West Africa [R]
20:00 Real Talk
21:00 Rah-e-Huda [R]
22:35 Friday Sermon [R]
23:30 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday 7th May 2013

00:10 MTA World News
00:25 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:35 Insight: recent news in the field of science
01:00 Al Tarteel
01:30 Huzoor's Tour Of West Africa
03:05 Friday Sermon
04:05 Tamil Sevice
04:50 Liqa Ma'al Arab: recorded on 1st May 1996.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:50 Jalsa Salana UK Address: A speech to Lajna by Huzoor on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom 2011, Recorded on 22nd July 2011.
08:10 Insight: recent news in the field of science
08:40 Birdville Track: A documentary exploring the famous Birdville Track situated in Australia.
09:00 Question and Answer Session: Part 2, recorded on 7th June 1998.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on 3rd May 2013.
12:05 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Spanish Service
15:35 Aao Kahani Sunain
16:10 Seerat-un-Nabi (saw)
17:00 Ilmul Abdaan
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana UK Address [R]
19:40 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 3rd May 2013.
20:40 Insight: recent news in the field of science
21:15 Aao Kahanai Sunain
21:40 Birdville Track
22:15 Seerat-un-Nabi (saw)
23:00 Question and Answer Session [R]

Wednesday 8th May 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Jalsa Salana UK Address
02:40 Birdville Track
03:05 Ilmul Abdaan
03:30 Aao Kahani Sunain
04:00 Seerat-un-Nabi
04:50 Liqa Ma'al Arab: Recorded on 2nd May 1996.
06:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:20 Al-Tarteel
06:50 Jalsa Salana UK Address: Rec. 24th July 2011
08:15 Real Talk
09:15 Question and Answer Session: Recorded on 25th February 1996.
10:00 Indonesian Service
11:05 Swahili Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on 27th July 2007.
13:50 Bangla Shomprochar
14:55 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
15:35 Kids Time
16:10 Faith Matters
17:05 Maidane Amal Ki Kahani
17:35 Al Tarteel
18:05 MTA World News
18:25 Jalsa Salana UK Address [R]
19:45 Real Talk
20:50 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:30 Kids Time
22:05 Maidane Amal Ki Kahani
22:35 Friday Sermon [R]
23:20 Intikhab-e-Sukhan

Thursday 9th May 2013

00:25 MTA World News
00:40 Tilawat:
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana UK Address
02:50 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
03:30 Persecution Of Ahmadis
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab: recorded on 7th May 1996.
06:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:15 Yassarnal Qur'an
06:35 Huzoor's Tours Of West Africa: includes an address by Huzoor and Ba'iat ceremony in Benin.
07:50 Beacon of Truth
08:55 Tarjamatul Qur'an class: recorded on 19th August 1996.
10:00 Indonesian Service
11:10 Pushto Service
12:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:25 Yassarnal Qur'an
12:55 Beacon Of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on 3rd May 2013.
15:05 Kasre Saleeb
15:45 Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:25 Tarjamatul Qur'an class [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:25 Huzoor's Tours Of West Africa [R]
19:40 Faith Matters
20:40 Aaina
21:20 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:25 Kasre Saleeb R]
23:00 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 Friday 26 April , 2013 Issue No. 17

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات ۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر82)

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’...........وہ خدا جس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں اوروہ حلیم ہے اس لئے وہ باوجود علم کے نافرمان کو جلدی سزانہیں دیتا یعنی وہ سزا دینے میں دھیما ہے۔ پس اگرکسی ظلم اورخیانت کے وقت کوئی شخص اپنے کیفر کردارکونہ پہنچے تو اُس کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ خدا کواس کی اس مجرمانہ حرکت کی خبرنہیں بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ بباعث خدا کے حکم کے یہ تاخیر واقع ہوئی ہے اورآخر شریرآدمی کووہ سزادیتاہے جس کے وہ لائق ہوتا ہے ؎

ہاں مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد23 صفحہ:213-214)

بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ و السلام کے معانی وحکمت سے لبریز اس مندرجہ بالا پیغام کواپنوں اورغیروں کے لئے بطوریاددہانی درج کرنے کے بعد ماہانہ Persecution Report بابت ماہ اکتوبر سے چندواقعات لکھتاہوں:

....

❁......**میرپورخاص، نگرپارکر، سندھ، 21 ستمبر:** شہر میں اس دن ہڑتال ہوئی اور احمدیوں کے تعلق میں مندرجہ ذیل واقعات سامنے آئے۔

(1) مخالفین کی طرف سے ایک جلوس نکالا گیا جو احمدیہ مشن ہاؤس، کمپیوٹرسیکشن کے سامنے سے گزرا، جلوس کے شرکاء مرکزی دروازے کے سامنے رک کرنعرے بازی کرتے رہے۔ یوں اسلامی جمہوریہ میں امام مہدی علیہ السلام کوگندی گالیاں دی گئیں، یعنی تیرہ صدیوں کے مسلمان توامام مہدی کا انتظارکرتے گزر گئے اور گزشتہ ایک صدی سے مسلمان کہلا کرامام مہدی کے خلاف غلاظتیں بکنے والوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس جلوس کے نام پر جمع ہونے والے شرپسندوں میں سے ایک شخص مسلسل آہنی راڈ کے ساتھ مرکزی دروازے پرضربیں لگاتا رہا۔

(2) یہ مشتعل لوگ جلوس کی شکل میں شہر کے گلی کوچوں میں پھرتے رہے اور ایک احمدی نوجوان کوبھی جلوس میں شامل ہونے کا کہا گیا تو اس احمدی نے معذرت ظاہرکی۔ اس نوجوان کے احمدی ہونے کی اطلاع پاکر مولوی نے اس خادم کے منہ پربھرے بازارمیں طمانچہ مارا۔ وائے برصیدکہ یک باشدوصیادے چند!!

(3) مشتعل مظاہرین سیٹلائٹ ٹاؤن میں واقع احمدیہ گیسٹ ہاؤس پہنچااورشرکاء نے ہوائی فائرنگ کی اور جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت غلیظ زبان کا استعمال کرتے ہوئے نعرہ بازی کی۔

❁......**میرپورخاص، 16 اکتوبر:** مکرم محمدصدیق بھٹی صاحب اس علاقہ کے معروف احمدی ہیں۔ گزشتہ چالیس برس سے لوگ آپ کی نیک نامی کے گواہ ہیں، مرکزی شاہی بازار میں آپ کا بہت اچھا کاروبار چل رہا تھا لیکن آپ گزشتہ کچھ عرصہ سے مخالفین کے نشانے پر ہیں، ان معاندین نے مکرم صدیق بھٹی صاحب کے بیٹے کو بری طرح زدوکوب کیا۔

خفیہ اطلاعات کے مطابق سنی تحریک اور سپاہ صحابہ کے نام پرقتل وغارت میں ملوث گروہ مکرم بھٹی صاحب کے درپے ہیں۔ اورمناسب موقع کے انتظارمیں ہیں۔ کراچی میں پکڑے جانے والے بعض ٹارگٹ کلرز نے بھی اعتراف کیاہے کہ انہیں میرپورخاص کے محمدصدیق بھٹی کوقتل کرنے کا ٹارگٹ مل چکا تھا۔

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سر میدان مگر جھکی تو نہیں

بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے والے!!

❁......**کالاشاہ کاکو، لاہور، 30 ستمبر:** زمانے کی رفتار بتارہی ہے کہ بریلوی مسلک والوں نے اب یہ عزم صمیم کرلیاہے کہ وہ بھی حق دشمنی کی اس بہتی گنگا میں نہ صرف ہاتھ دھوئیں گے بلکہ دیگر مکاتب کے ساتھ ملکر یہاں ڈبکیاں بھی لگائیں گے۔ کیونکہ اگر آج تمام عزتیں اور شہرتیں امام مہدی کے ساتھ وابستہ ہیں تو تمام ذلتیں اور بدنامیاں بھی اسی جری اللہ علیہ السلام کے مخالفین کے لئے لکھی جاچکی ہیں۔ ان بریلویوں نے لوح ایام کے مطالعہ سے یہی اخذ کیاہے کہ اسلامی جمہوریہ میں ’’ناموس رسالت‘‘ اور ’’تحفظ ختم نبوت‘‘ جیسے نعرے لگاکرہی کمائی ممکن ہے۔ ان بریلویوں نے کالاشاہ کاکو میں جی ٹی روڈ لاہور پر اپنے عالمی سیکرٹریٹ میں جماعت اہل سنت والجماعت کے عنوان سے ریلی منعقد کی۔ یہاں ان کے عمائدین نے بظاہرنظر تو بدامنی کی مذمت کی لیکن ان کی تقاریرکے الفاظ سے ان لوگوں کے درپردہ حقیقی عزائم پوشیدہ نہ رہ سکے۔ مثلاً ’ہم سب حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پرقربان ہوجائیں گے۔ اگرامریکہ نے گستاخوں کی سرپرستی ختم نہ کی تو ہم اس کے خلاف جہاد کا اعلان کریں گے۔ قادیانی اسلام کے غدار اور باغی ہیں۔ امریکہ کو چاہئے کہ وہ تمام گستاخ ہمارے حوالہ کردے۔ اہل یورپ اورامریکہ مسلمانوں نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات سے خوفزدہ ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔ قادیانی لوگ صوبہ بلوچستان میں جاری بدامنی کا اصل سبب ہیں۔ قادیانیوں کواسلامی نام رکھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ اسلامی سربراہی کانفرنس محض ’’مردبیمار‘‘ بن چکی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔‘

درج ذیل مولویوں نے مندرجہ بالا تقاریرکیں۔

حامدسعید کاظمی، صاجزادہ فضل کریم۔ مفتی منیب الرحمٰن، راغب حسین نعیمی، میاں نذیراختر (سابق جج ہائی کورٹ) پیرریاض حسین، مظہرسعید کاظمی، وغیرہ وغیرہ

ایک اور بریلوی جلسہ

❁......**شاہدرہ، لاہور، اکتوبر:** معلوم یوں پڑتا ہے کہ مولوی کے نام سے معروف گروہ اشرار جب ایک جگہ بدزبانی کرتا ہے اورحکومتی مشینری کوخاموش بلکہ اپناہمنواپاتا ہے تو پھر مادرپدرآزاد ہوجاتا ہے اورگلی گلی نفرتوں کی فصلیں بونے لگتاہے۔ روزنامہ اوصاف کے مطابق تحریک فدائیان ختم نبوت نے شاہدرہ میں ختم نبوت کانفرنس کی جس کی صدارت واجدعلی شاہ گیلانی نے کی اورمقررین میں پیر اشرف رسول (ایم پی اے، مسلم لیگ نواز) جسٹس (ر) نذیراختر، مفتی حسیب قادری وغیرہ شامل تھے۔ ریٹائرڈ جج صاحب نے اپنی جوشیلی تقریر کے دوران مطالبہ کیا کہ مرتد کی سزاموت کا اطلاق پاکستان میں کیا جائے اورقادیانیوں پرمکمل پابندی لگائی جائے۔

خداجانے اسلامی جمہوریہ کے اس ریٹائرڈ منصف کے کتنے ہی ہم خیال ابھی حاضرسروس ہیں۔ ویسے جس تیزی سے پاکستانی مولوی احمدیوں کے خلاف شکائتیں اٹھا کرعدالتوں کا رخ کررہے ہیں، ایسے قاضیوں کی تعداد اور نوعیت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں رہاہے۔

❁......**ہیرآباد، ضلع حیدرآباد:** مکرم ظفراللہ صدیقی اخونداس علاقہ کے معروف احمدی ہیں اورمقامی بازارمیں آپ کی کپڑے کی دوکان ہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے اس احمدی کوشدید مخالفت اوردشمنی کا سامنا ہے۔ معاندین نے آپ کی رہائش اور کاروبار کے علاقوں میں سخت اشتعال پیدا کررکھاہے۔ مشکوک لوگوں کی آمدورفت بھی مشاہدہ کی جارہی ہے۔ ایک دن دوموٹر سائیکل سوار اس احمدی کی دوکان کے چکرلگاتے رہے۔ یہ دونوں آدمی مسلح تھے اور سروں پر فلسطینی پرچم باندھے ہوئے تھے۔ ایک ساتھی دکاندار نے مکرم ظفراللہ صاحب کومطلع کیا کہ یہ دونوں آپ پرحملہ کے لئے موقع کی تلاش میں ہیں۔

میرا احساس ہے گھائل میری آنکھیں نم ہیں
میرے چہرے پر لکھا ہے مجھے کیا کیا غم ہیں
اپنے مسکن سے نہیں ترکِ تعلق ممکن
ورنہ اس شہر میں جینے کے مواقع کم ہیں

شرم تم کومگرنہیں آتی!!!

❁......عوام کے سامنے عالمی سطح پرایٹمی ہتھیاروں کی غیرقانونی نقل وحمل اوراپنی چوری چکاری کا اعتراف جرم کرنے والے ڈاکٹرعبدالقدیر جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی، ناواجب گفتگو اور الزام تراشی کا ایک بھی موقع ضائع نہیں کرتے ہیں اوراب تو شائدارذل العمر کا اثر ہے کہ بے پرکی اڑانے لگے ہیں۔ مثلاً جیوٹی وی پرڈاکٹر عامر لیاقت حسین کے ساتھ محوگفتگو ہوتے ہوئے ان قدیر صاحب نے اپنے بھوپالی ہونے کا یوں اظہارکیا کہ بھوپال کودوفخر حاصل ہیں۔

اول: بھوپال سے کبھی کوئی غدارنہیں ہواہے،

دوم: بھوپال میں کوئی بھی قادیانی نہیں تھا۔

ویسے تاریخی اعتبار سے اس نہایت بھونڈے اور بے سروپا بیان کیلئے ڈاکٹر عامرلیاقت حسین کا پروگرام بھی مناسب ترین جگہ تھی کیونکہ آخری زمانہ میں غیرتعلیم یافتہ مسلمانوں کوگمراہ کرنے کی ذمہ داری ان علمائے دین نے ہی اٹھارکھی ہے۔ امور دینیہ میں کجروی کا موجب بننے والے یہ علماء اب تاریخی حقائق پربھی تبررکھنے لگے ہیں۔ اب ان محدودصفحات میں بھوپال کے احمدیوں کے اسماء گنوانا بے فائدہ ہے۔ ہاں’’ بھوپال سے کوئی غدار پیدا نہیں ہوا‘‘ قدیرخان سے منہ سے بہت بھلامعلوم ہوا۔

یادرہے کہ تقسیم ہند کے وقت والی بھوپال جووالیان ریاست کی کونسل کے سربراہ بھی تھے، نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ایک صحابی حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کوہی قانونی مشاورت کے لئے مقرر کیا تھا۔ قادیانی اورغدارکا بیک وقت ذکرکرنے والے یہ صاحب جہاں پاکستان کے لئے شرمندگی کا باعث ہیں وہاں اہل بھوپال کے لئے بھی موجب فخرنہ ہیں۔ احسان فراموشی کی انتہاہے کہ ساٹھ سال بعداپنے محسن کے خلاف بیان دے رہے ہیں۔ ویسے جوقوم حق کی دشمنی میں اپنی نئی نسل کوملک کے اولین وزیرخارجہ کا نام ہی بدل کر بتانے لگےتواس کے ساتھ تاریخ کیا سلوک کررہی ہے وہ زیادہ موجب حیرت نہیں ہونا چاہئے۔ بقول قدسی ؎

تمہارے گھر کی بھی بنیاد ہم نے رکھی ہے
ہمیں گھروں سے نکالنے والو!

ڈاکٹر قدیرخان کی احمدیت دشمنی اورطبقہ اشرار سے دوستی اپنی جگہ، ان صاحب کا احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے حسدظاہروباہر ہے۔ حالانکہ نیوکلیئر فزکس سے تعلق رکھنے کے باوجودان دونوں میں باہمی فرق اتناہی ہے جتنامشرق ومغرب کا۔

(باقی آئندہ)

معانداحمدیت، شریراورفتنہ پرورمفسدمُلّاؤں اوران کے سرپرستوں اورہمنواؤں کوپیش نظررکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّ قْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کررکھ دے اوران کی خاک اڑادے۔